رسالہ چہل جواب تاریخی

یعنے

اسمین چالیس سوال تاریخی کا جواب ہے اور سوالات اور حالات متفرق کوائف بعض ممالک اور بعض حکمران

راجستان اور حدود ملک گیری نعش شیران اور آثار شجاعت علوم اہل اسلام وغیرہ کے شامل ہین

جو

صاحبزادہ عبید اللہ خانصاحب بہادر نائب ریاست ٹونک کے پاس کہین سے آئے تھے اور ریاست مذکور کے

اکثر عالی دماغ حضرات نے اوسکے جوابات لکھنے مین بہت طبع آزمائی کی ہے مگر تاہم

حسب تحریک بعض احباب کے

منشی دیبی پرشاد صاحب خلف منشی چھمن لال صاحب متخلص بہ بہجت قوم کایستہ سکسینہ متوطن قدیم بھوپال

خوش باش شہر ٹونک نے کتب تواریخ معتبرہ سے بعرق ریزی تمام استخراج کرکے بحسن لطافت تصنیف کیا

ماہ فروری ۱۸۹۸ع

مطبع نامی گرامی منشی نولکشور مین مقام لکھنؤ طبع ہوا

فہرست رسالہ چہل جواب تاریخی

اشتہار

ذیل سطور مین مطبع کے ذخیرہ کتب فن تاریخ سے اسلیے درج کیجاتے ہین کہ ہمارے قدردان ایک کتاب کی خریداری سے اور اور کتب بھی جو اس فن کی کتبخانہ مین فروخت کے لیے موجود ہین اوس سے آگاہ ہوکر توجہ فرماوینگے - ۲- عام قیمت مجوزہ کارخانہ کتاب کے مقابل مین لکھی گئی ہے خرید تاجرانہ اور دیگر شرائط سے تخفیف قیمت مقررہ مین مطبع سے ہوسکتی ہے مطبع کے نام خط کتابت فرمانے سے قدردانون کو فہرست مطول جسمین ہر قسم کی کتابین موجود ہین بغیر ورود درخواست وارسال ٹکٹ ار محصول فہرست مطول ارسال ہوسکتی ہے - و شرائط تخفیف قیمت اوس فہرست سے معلوم ہونگی ❊

کتب تاریخ زبان اردو

ازالۂ ریب	۱؍	تاریخ عہدنامجات واقرارنامجات وعظام مشاہد	عہ؍
اقوام الوحشیہ	۲؍	تاریخ جید ولیہ	عہ؍
تاریخ چین	سے؍	تاریخ نپولین بونا پارٹ	۱۲؍
تذکرۃ الکاملین	۸؍	سفرنامہ جناب فورسایتھ صاحب	۸؍
عجائبات روزگار	۸؍	قصص الانبیا اردو مولفہ محمد طاہر	۵؍

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
قصص الانبیا مطبوعہ شعلہ طور	۱۲/	تاریخ انگلستان	۱۲/
تاریخ بغاوت ہند مسمی بہ محاربہ عظیم	۱عہ/	وقائع نگار انگلستان	۱عہ ۸/
وقائع کیب	۴/	مرآۃ السلاطین	۱عہ/
تاریخ حبیب اللہ	۸/	ترجمہ مغازی الرسول	۱عہ ۱۰/
حیات افغانی	۱۱عہ	فتوح الشام	۱عہ ۸/
گلدستہ قنوج	۶	فتوحات عجم	۱عہ ۲/
تاریخ پنجاب	۵عہ/	مجموعہ ترجمہ اردو فتوحات	[illegible]
سیر سیاح	۱۰/	واقدی	
تاریخ ستارہ ہند	۲۰/	ترجمہ منتخب التواریخ	
ریاض الامرا	۲/	طلسم ہند	
الف لیلہ کاغذ خانی	۱۰/	ترجمہ راجستھان ٹاڈ	
تاریخ گورکھپور	۲/	آثار الصنادید	
تاریخ مسعودی	دو پیسے	تزک جہانگیری	
تاریخ تجارت روس	۱عہ/	انیس السیاحین	۲/
گلزار سکندری	۸/	تاریخ گلشن پنجاب	۱عہ/

بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان
چہل جواہرات تاریخی
مطبع نامی گرامی منشی نولکشور میں طبع ہوئی
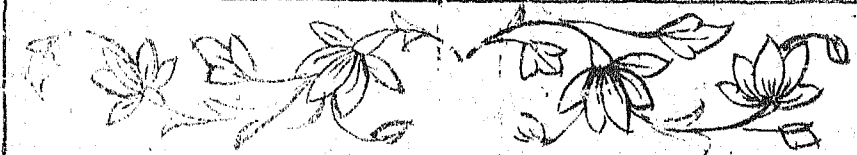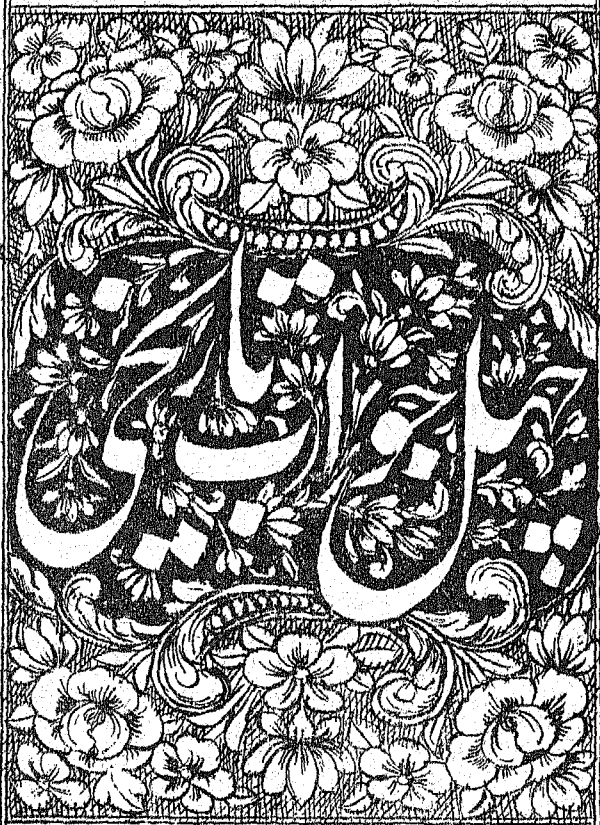
بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خالق کائنات و رازق مخلوقات کے ضعیف العباد بندہ دیبی پرشاد خلف منشی نتھن لال بہجت تخلص شائقین علم تواریخ کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ ان دنون مین کہین[1] سے اکتالیس سوال تاریخی صاحبزادہ عبید اللہ خانصاحب بہادر نائب ریاست ٹونک کے پاس بطلب جواب آئے تھے ہر چند کہ اس ریاست کے اکثر عالی دماغ شخصون نے طبع آزمائی کرکے اونکے جواب لکھے اور شاید کہ کوئی سوال باقی نہین چھوڑا مگر تاہم اس ہیچمدان کو بعض بعض عنایت فرماؤن کے اصرار سے جو اوسکے حق مین تاریخ دانی کا گمان رکھتے ہین اونکی طرف متوجہ ہونا پڑا اور ہر سوال کا منشا اپنی فہم ناقص کے موافق سمجھکر اوسکا جواب کتب معتبرہ کی رو سے لکھا اور اونکی خدمت مین پیش کیا +

[1] اس بارے مین کہ یہ سوال کہان سے آئے ہین بڑا اختلاف ہے کوئی تو کہتا ہے دہلی سے آئے ہین کسیکا قول ہے کہ انجمن شاہجہانپور نے بھیجے ہین کوئی کوئی انجمن اجمیر اور بنارس کا نام لیتے ہین اور یہ کہ فرستندہ کا نام بتصراحت کیون نہین لکھا میری نارسائی اور بجالت نا پرسان ہونے مین داخل ہے +

ان سوالون مین دو سوال ایسے تھے کہ اونکا منشا ایک ہی معلوم ہوا اسلیے دونون کا جواب ایکجا لکھا گیا اسوجہ سے اکتالیس سوال کے چالیس جواب ہوے اور اس مختصر رسالہ کا نام جمل جواب رکھا بزرگون سے امید ہے کہ املا اور انشا کی غلطیون کو بخیال بے استعدادی مولف کے درست فرما دین —

وہ سوال یہ ہین

[1] جوناگڈہ کی وجہ تسمیہ کیا ہے — [2] ٹانک کون قوم تھی — [3] بسیلدیو چوہان والی اجمیر نے جو گجرات اور میواڑ کے راجاؤن پر فتح پائی تھی اسکا کچھ ثبوت بھی ہے — [4] فیروز شاہ کی لاٹ واقع دہلی پر جو ہندی کتبہ ہے اوسکا مطلب کیا ہے — [5] قونات کی وجہ تسمیہ کیا ہے — [6] سلیمان بن داؤد اور سکندر کے سچے سچے حالات سے ایک دلچسپ انتخاب لکھو — [7] نوشیروان نے کہان سے کہان تک ملک گیری کی تھی — [8] کنفیوشس نے کیا کیا کام کیے — [9] پٹھان بنی اسرائیل ہین یا نہین — [10] ہربانس لکھلا کون تھا — [11] ہارون رشید کے وقت مین ہندوستان کا کون بید گیا تھا — [12] مامون رشید کے عہد مین سنسکرت کی کون کون کتابون کا عربی ترجمہ ہوا — [13] لکرگس کے قانون کیسے تھے — [14] نوح کے طوفان مین کسقدر آدمی غرقاب ہوے — [15] واٹرلو کی لڑائی قبل از سنہ مسیح ہوئی تھی یا بعد اور اوسکا ثبوت کیا ہے — [16] دنیا مین اول اول کون کون قوم عقلمند مشہور تھی — [17] مسلمانون کے علوم نے کہان سے کہان تک اثر پیدا کیا — [18] یونانیون نے علم کہان سے حاصل کیا تھا — [19] پارلیمنٹ کی رسم کہان سے نکلی ہے — [20] سیواجی مرہٹہ کا سوانح عمری اور حسب نسب بیان کرو — [21] سمرائس بیگم جو حسب بیان انگریزون کے سب سے پہلے ہند پر حملہ آور ہوئی تھی کس ملک مین حکومت کرتی تھی — [22] چین مین عجیب چیز کیا ہے —

روس[۲۳] کی عجائبات بیان کرو۔ ہندوستان[۲۴] مین کون کون عمارتین عمدہ ہین۔ یہ صحیح[۲۵] ہے
کہ فارس کے بادشاہون نے تمام دنیا مین فرمانروائی کی تھی۔ راجپوت[۲۶] کس کس چیز
کی زیادہ عزت کرتے ہین۔ یہ کیونکر تحقیق[۲۷] ہوا کہ مامون رشید نے چیتور پر حملہ کیا تھا
ہمالا[۲۸] کون قوم ہے۔ یورپ[۲۹] کا ملک مسلمانون کی چڑہائیون سے کیونکر محفوظ رہا۔
نرائن[۳۰] کنہان کسکو کہتے ہین۔ قوم[۳۱] موری راجپوتون مین داخل ہے کہ نہین۔
ہند کو[۳۲] مسلمانون کے آنے سے کیا فائدہ ہوا۔ قوم[۳۳] سیسودیا نیپال مین کیسے قابض
ہوئی[۳۴] بخت نصر کا خواب اور اوسکی تعبیر مع ثبوت کے بیان کرو۔ ہند کی وجہ[۳۵] تسمیہ کیا ہے
قطب[۳۶] مینار کسنے ایجاد کیا۔ رانا[۳۷] سانگا اور رانا پرتاپ کا مختصر احوال لکھو۔ عالمگیر[۳۸] کی قلمرو
کا عرض طول بیان کرو۔ دنیا[۳۹] مین بہادر شخص کون ہو گذرا ہے۔ روم[۴۰] کے قدیم
بادشاہ آگسٹس کو ہند کے کس راجہ نے شوقیہ خط لکھا تھا۔ مصر کب[۴۱] سے روم مین
شامل ہے اور کلیوپٹرہ کون تھا۔

سوال کرنے والے نے اگرچہ ایسے ایسے متفرق سوال کیے ہین کہ جنکے جواب لکھنے کو
تمام دنیا کی تاریخون کی معلومات مطلوب ہے لیکن توبھی بعض بعض سوال ایسے عجیب
ہین کہ اونسے سائل کی عالی دماغی اور اوسکے مذاق کی عمدگی بخوبی پائی جاتی ہے
بعض بعض سوال اون کے مضمون اوسکی تاریخی معلومات اور سوال کرنے کی لیاقت کو بھی
ظاہر کرتے ہین اور یہ سب سوال باعتبار مناسبت کے جو ایک کو دوسرے سے ہے
اسطرح پر ترتیب وار ہو سکتے ہین۔

متعلق تواریخ راجپوت۔ ۱۳۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۱۰۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۳
متعلق تواریخ بنی اسرائیل۔ ۱۔ ۳۴ سوال کا پہلا حصہ۔ ۹۔ ....

متعلق تواریخ عباسیون کے ۳ - ۱۱ - ۱۲ ۲۷ ....
متعلق تواریخ یونانیون کے ۳ چوتھے سوال کا پچھلا حصہ - ۱۳ ۱۸ - ۱۹ ....
متعلق تواریخ تمام مسلمانون کے ۱ - ۱۷ - ....
متعلق تواریخ بابل کے - ۲۱ - ۳۴ - ....
متعلق تواریخ چین - ۱ - ۲۲ - ....
متعلق تواریخ روس - ۱ - ۲۳ - ....
متعلق تواریخ ہندوستان - ۴ ۱ - ۲۴ - ۳۵ - ۴۰ - ....
متعلق تواریخ فارس - ۳ ۷ - ۸ - ۲۵ - ....
متعلق تواریخ فرانس ۲ - ۱۵ - ۲۹ - ....
متعلق تواریخ سلاطین تیموریہ ۱ - ۳۰ - ....
متعلق تواریخ ادوم قدیم - ۱ - ۴۰ - ....
متعلق تواریخ مصر - ۱ - ۴۱ ....
متعلق تواریخ مرہٹہ - ۱ - ۲۰ - ....
سوال طبع آزمائی یا امتحان معلومات کے ۶ - ۱۴ - ۱۶ - ۲۵ - ۳۴ - ۳۳ - ۳۷ - ۳۹ ...

نوان سوال پٹھانون کی تواریخ سے بھی علاقہ رکھتا ہے جیسے [illegible] سوال [illegible]
اور راجپوتون کی تواریخ سے متعلق ہے علی ہذا القیاس -
مین یہ نہین کہہ سکتا کہ مینے ان سوالون کے جواب اور مضمون کو بہ نسبت [illegible] اچھے یا
اچھے لکھے [illegible] کوئی خیالی مضمون یا مشاعرہ کی طرح [illegible]
کی بندش مین نئے طرز سے آوے ہان یہ ضرور ہے کہ ہر ایک [illegible]

دوسری تواریخون مین کبھی عموماً کچھہ نہ کچھہ اختلاف رہتا ہی ہے اس سے البتہ ایکدوسرے
کی تحریر کیسقدر بیش وکم یا کبھی کچھہ مختلف ہوسکتی ہے معہذا مورخ کو چند باتون کا عادی
ہونا فرض ہے - اول یہ کہ جس ملک یا قوم کی تاریخ کی طرف متوجہ ہو تو سب سے پہلے اسکے
زمانہ کو تحقیق کرے اور تقلید کو چھوڑ دے کیونکہ قدیم حالات اکثر بے تحقیق لکھے گئے ہین
جیسے بعض مورخ کیخسرو کے غار مین چھپنے کو سلیمان کے خوف سے بیان کرتے ہین -
حالانکہ سلیمان کیخسرو سے چارسو برس پیشتر مرچکا تھا اسی طرح فرشتہ اردشیر ایرانی کو راجہ
بکرماجیت کا ہمعصر بیان کرتا ہے اور یہ سراسر غلط ہے کیونکہ اردشیر سنہ ۲۲۶ ع مین والی ایران
ہوا تھا اور اوسوقت بکرماجیت کے سمت سے دوسو تراسی ۲۸۳ برس گذر چکے تھے -
دوسرے علم جغرافیہ کی رو سے سلطنتون کے عرض طول اور مقامات بود و باش اصناف
مخلوقات کو تحقیق و تصدیق کرنا کیونکہ بغیر اسکے بادشاہون کے جاہ و جلال اور ہر ایک
قوم کے طور طریق خو خصلت معلوم نہین ہوسکتی جغرافیہ تاریخ کا رکن اعظم ہے عالم جغرافیہ
مورخون کی غلطیونکی تمیز کرسکتا ہے جیسے راجہ کندن لال بہادر اپنی کتاب مین لکھتے ہین
کہ چینے تبائونمین کے حال مین دیکھا ہے کہ اونمین سے ایک نے چین پر لشکر کشی کی
اور تاریخ شام مین لکھا ہے کہ ہند سے ایک بڑا لشکر وہان پہونچا اور جہاز و مرکب وغیرہ کا
کچھہ ذکر نہین ہے پس عالم جغرافیہ ہرگز یقین نہ کریگا کہ یہ خبرین صحیح ہون *
ایسے ہی محمود غزنوی کی فوجین ہم مین گہوڑون کی تعداد بہت خراب بیان کی گئی ہے جیسا
فرشتہ لکھتا ہے کہ پنجاب سے پہلے وہ قنوج مین گیا اور وہانسے میرٹھہ آیا اور میرٹھہ سے متھرا کو گیا **

---

* منتخب تنقیح الاخبار صفحہ ٦ -

** تواریخ فرشتہ جلد اول مقالہ اول -

تیسرے مختلف روایتون مین ذہن اور قرائن سے غور کرکے سچ کو جھوٹ سے جدا کر لینا

چوتھے تعصب مذہب کو تواریخ نویسی مین دخل نہ دینا اور ہر سے بھلے آدمیون کے نامون کے ساتھ تعریف اور ہجو کے الفاظ ایزاد نہ کرنا —

پانچوین جو حال کسی کتاب سے لینا یا انتخاب کرنا تو ذیل مین اوسکا حوالہ لکھدینا کہ یہ بات مورخ کی صداقت پر دلالت کرتی ہے۔

پہلے میرا یہ بھی ارادہ ہوا تھا کہ ان سوالون کے مختصر مختصر جواب لکھکر ذیل مین اون کتابون کے حوالے لکھدون جن سے مفصل احوال معلوم ہوسکتا ہے مگر اوسمین عمدہ کارروائی اور حصول مطلب سائل نہ دیکھکر ناچار درگذر کی ہر چند کہ انگریزی مورخ بخوف اطناب ایسا ہی کرتے ہین اور اونکی تصنیفات مین صدہا جگہ اس قسم کے حوالہ ہوتے ہین مثلاً دیکھو فلان صاحب کی کتاب - اور فلان سوسیٹی کا فلان رسالہ اور فلان تاریخ کا ترجمہ - اسمین یہ نقص ہے کہ جسکے پاس کتب مصرحہ ہونگی وہ تو اونکی تصنیفات سے بخوبی حظ اوٹھائے گا اور جسکے پاس نہ ہونگی وہ کوچۂ مطلب سے نابلد رہے گا اور اون کتابون کا منتظر ہی —

اب مین اس تقریر کو اس دعا پر ختم کرتا ہون کہ خداوند تعالی ہر مورخ کو قوت بیان اور قوت حافظہ عطا کرے کہ علم تاریخ مین صرف دو چیزین یعنی واقفیت کامل اور حافظہ کی درستی کار آمد ہوتی ہین —

آغاز کتاب

سوال

جوناگڈہ کی وجہ تسمیہ کیا ہے —

جواب

یہ قلعہ معلوم نہین کہ کسنے بنایا تھا اور کون لوگ یہان رہتے تھے کیونکہ جب ایک لکڑی کاٹنے والے نے اوسکی دیوار جھاڑیون مین دیکھکر بن تھلی کے راجہ کو اطلاع دی اور راجہ نے
جہاڑی کٹوانے کے بعد اس قلعہ کو دیکھا تو بہت متعجب ہوا کیونکہ یہان سے بن تھلی تک
صرف پانچ کوس کا فاصلہ تھا اور باوجود اس قرب کے کوئی بھی اوس سے واقف نہ تھا
یہان تک کہ بڑے بڑے مورخ اور معمر آدمی اوسکا احوال نہین بتا سکے تب راجہ نے اوسکا
جوناگڈہ نام رکھا یعنی پرانا قلعہ — اور بن تھلی چھوڑکر اوسمین بود و باش اختیار کی پس رفتہ رفتہ
جوناگڈہ سورٹ کا صدر مقام ہوگیا + پہلے سولنکھی راجون کے پاس تھا جنکو منڈلیک
کہتے تھے پھر گجرات سلطان بادشاہون کے قبضہ مین آیا اور اب بابی افغانون کے
پاس ہے —

سوال ۴ — ٹانک کون قوم تھی سوال ۵ — ٹونک کی وجہ تسمیہ کیا ہے —

جواب ۴ — قوم ٹانک قدیم راجپوتون مین داخل ہے وہ بر وقت حملہ سکندر کے سندھ ندی
کے کنارون پر آباد تھی بعد چیسلمیر کے بھاٹیون نے زابلستان سے آکر اوسکو
وہان سے خارج کی تب وہ اسیر مین جاکر آباد ہوئی جب کہمان راول کے وقت مین
چیتوڑ کی حفاظت کو ۳۶ قوم کے راجپوت جمع ہوئے تھے تو ٹانک لوگ بھی اسیر سے آئے
تھے چند کبیشر نے پرتھی راج کی صفات مین اس قوم کی بہادریون کا ذکر بہت کچھ لکھا ہے
اور یہ اوسوقت پرتھی راج کے نشان بردار تھے شہر ٹونک بھی انہین کا بسایا ہوا ہے
ہو کہ اب یہ قوم بالکل معدوم ہوگئی ہے اسلیے ٹونک کی وجہ تسمیہ مین نئی نئی روایتین
داخل کی گئی ہین ۱ +

حملات سکندری اکبر نامہ ... افغانستان —

سوال ۳

بیسلدیو چوہان والی اجمیر نے جو گجرات اور میواڑ کے راجاؤن پر فتح پائی تھی اسکا کچھہ ثبوت بھی ہے —

جواب ۳

گجرات کی فتح کا ثبوت تو یہ ہے کہ جب بالک راج سولنکھی والی گجرات بیسلدیو سے ہارا تو اوسنے ایک نوجوان عورت مع چند کرور روپیہ کے اوسکے پاس بھیجی بیسلدیو نے عورت تو رکھہ لی اور روپیہ واپس کرکے سولنکھی راجہ کو حکم دیا کہ جہان ہمنے فتح پائی ہے وہان ان روپیون کے صرف سے ایک شہر آباد کرو وچنانچہ اوسنے اس موقع پر بیسل نگر نامی ایک شہر آباد کیا جو اب بھی گجرات کے شمالی حصہ مین موجود ہے + +
اسی طرح بیسلدیو نے میواڑ کو فتح کرکے ایک ستون اوسکی یادگاری کا بمقام چرپانڈل قائم کیا تھا مگر تھوڑا عرصہ ہوا کہ اہل میواڑ نے اوسکو اوکھاڑ ڈالا ‡

سوال ۴

فیروز شاہ کی لاٹ واقع دہلی کے اوپر جو ہندی کتبہ ہے اوسکا مطلب کیا ہے —

جواب ۴

اس کتبہ مین بیسلدیو اور پرتھی راج چوہان کے مسلمانون پر فتح پانے کا ذکر ہے اور لفظی ترجمہ اوسکا مسٹر ٹیم جون اور مسٹر کالبروک اور کرنیل ولفورڈ کی تصنیفات مین درج ہے ‡

+ + نبس بہاسکر — ٹاڈ راجستان — ٭ ٹاڈ راجستان —

‡ ٹاڈ راجستان جلد دوم

سوال ۶

سلیمان بن داؤد اور سکندر کے سچے سچے حالات سے ایک دلچسپ انتخاب لکھو۔

جواب ۶

اگرچہ ان دونوں نامی بادشاہوں کے حالات کو عرب کے مورخوں نے بڑی شرح و بسط کے ساتھ لکھا ہے اور اون میں عجیب و غریب باتیں داخل کی ہیں مگر سچ پوچھو تو ان بادشاہوں کے سچے سچے حالات وہی ہیں جو اسرائیلی اور یونانی مورخوں نے لکھے ہیں کیونکہ وہ اون کے ہم وطن اور ہم قوم تھے دوسری دلیل یہ ہے کہ جیسے دیسی مورخ اپنے ممالک کے جزوی اور کلی واقعات سے واقف ہوتے ہیں ویسے غیر ملک والے واقف نہیں ہوتے اگر کوئی اعتراض کرے کہ ہندوستان کی تواریخ سے جیسے صاحبان انگریز واقف ہیں ویسے ہندو لوگ واقف نہیں حالانکہ وہ خاص باشندے یہاں کے ہیں تو اوسکا جواب یہ ہے کہ ہندوؤں کو تواریخ کا اسقدر شوق نہیں ہے اگر کچھ بھی توجہ کریں تو اون سے زیادہ واقفیت حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ انہوں نے جو کچھ حاصل کیا ہے اوسکے ذریعہ اور سامان اونکو یہیں سے ملے تھے۔

پس اس صورت میں ہم ایشیائی مورخوں سے قطع نظر کر کے سلیمان اور سکندر کے حالات کو اون کے ہم وطن مورخوں کی تحریرات سے منتخب کرتے ہیں۔

سلیمان بن داؤد کا احوال

بنی اسرائیل کی تواریخ سے مترشح ہوتا ہے کہ سلیمان اس خاندان کا تیسرا بادشاہ تھا اوسکے

باپ داؤد نے جو سنہ عیسوی سے ایکہزار چپن برس پہلے ساول طالوت + بادشاہ اول
کا جانشین ہوا تہا شہر اورسلیم کو دشمنون سے چہوڑا کر بزور شمشیر ایک بڑی سلطنت پیدا کرلی
تہی اور اوسکا ایسا انتظام کیا تہا کہ فتنہ وفساد کا نام کو بھی نشان باقی نہ رہا تہا سلیمان
سنہ عیسوی سے ایکہزار سولہ برس پہلے ایسی عمدہ بادشاہت کا وارث ہو کر علم اور ہنر کی
ترقی مین مشغول ہوا اور فرصت وقت کو غنیمت سمجھکر ہیرام صور کے بادشاہ سے
موافقت کی اور اوسکی رعیت سے تجارت کی حکمت سیکھی اور اہل فینس کی دیکھا دیکھی
ممالک شرقی مین تجارت کا ارادہ کر کے ایلات اور اذیو انجبیر مین آیا اور اپنے دوست
ہیرام صور کے بادشاہ سے چند ملاحون کو طلب کر کے ان دونون شہرون مین لبائے
اور اون سے ایک حلقہ جہازون کا تیار کر دیا اور جہازون مین عرب ہند اور افریقہ
کے سفر کے لیے سونا اگرچہ کی اسباب بھرے پس فینس + کے ملاحون نے اوسکو بحیرۂ
قلزم کی راہ سے عرب اور افریقہ مین پہونچایا اور ملک زنگبار مین اکثر اجناس کا مبادلہ
کر دیا چنانچہ اس پہلے ہی سفر مین سلیمان کو اسقدر زر سرخ حاصل ہوا کہ جسکے ۲۳ کرور ۲۰
لاکھ روپیہ ہوتے ہین اور اوسنے اسی طرح اون دونون شہرون کے واسطے سے

+ ساول طالوت سے پہلے بنی اسرائیل کا کوئی بادشاہ نہ تہا یہ لوگ خدا کو اپنا بادشاہ سمجھکر اپنے قاضیون
کی حکومت مین رہتے تہے۔

اب یہ ملک بنام پونیقیا سلطنت روم مین شامل ہے کہتے ہین کہ سب سے اول فن جہازرانی کو اس ملک کی
لوگون نے جو کنعانی تہے ایجاد کیا تہا اور وہ اوسکو بدولت دونیل اور بحر قلزم کی راہ سے ہند عرب اور
افریقہ مین جاتے اور وہان کی چیزون کو فینس مین لاکر یہان سے چارون طرف روانہ کرتے اونکو اس قسم کی
تجارت سے ایسا فائدہ ہوا تہا کہ دولت اور مالداری مین شہرۂ آفاق ہو گئے تہے۔

افریقہ عرب فارس اور ہند کی ہر طرح کی چیزین اور عیش و عشرت کے سامانون کو اورشلیم
مین جمع کیے اور اسقدر دولت ہم پہونچائی کہ چاندی ٹھیکرے اور پتھر سے بھی زیادہ
بےقدر ہو گئی تھی پھر اوسنے حیرام صور کے بادشاہ کے وسیلے سے کوہ لبنان کے صنوبر
کی لکڑیان جو بہت مضبوط اور پاکیزہ ہوتی ہین اور بہت سے کاریگر ہم پہونچا کر عبادت
کے لیے ایک ایسی ہیکل تیار کروائی جسکی عمارت دنیا کی تمام عمارتون کی نسبت عمدہ اور
شاندار تھی اور اوسکی تعمیر اور آراستگی مین بہت سا چاندی سونا صرف ہوا تھا ++

بعدہ سلیمان نے مصر کے بادشاہ فرعون کی دختر سے شادی کی اور ایسی شہرت و ناموری
پائی کہ ویسی کسی نے نہ پائی تھی کیونکہ وہ جیسا دولتمندی مین سارے بادشاہون سے
زیادہ تھا ویسا ہی فہم و فراست مین سب سے بالاتر تھا اور اوسکے دولتخانہ کی حشمت
بیان سے باہر تھی مگر آخر آخر اوسکی نیکنامی بدنامی کے ساتھ مبدل ہو گئی کسلیے کہ دنیا کا
یہ دستور ہے کہ جب انسان اقبالمند زیادہ ہوتا ہے تو اوسکا دل بگڑ جاتا ہے چنانچہ سلیمان
نے خدا کو بھولکر کئی عورتین محلمین داخل کین اور بعض بعض غیر کفو عورتون کے خوش
کرنے کو جو اونمین تھین بت پرستی بھی کی پس خدا نے ایک نبی کی معرفت جسکا نام بعض
مورخون نے سموئیل لکھا ہے فرمایا کہ اگرچہ داود کی خاطر سے سلیمان زندگی بھر سارے
ملک پر بادشاہت کرے گا لیکن اوسکے مرنے کے بعد بادشاہت اوسکی تقسیم ہو جایگی
اور یربعام اوسکا خادم دس قبایل کی حکومت کرے گا۔ چنانچہ ایسے نامی بادشاہ کی
پیرانہ سالی بسبب اس معصیت کے جو اوسکی نسل پر آنے والی تھی تلخی اور کدورت سے
بسر ہوئی اور اوسکے مرتے ہی بنی اسرائیل کے دس قبیلہ اوسکے بیٹے رحبعام سے نا

++ ڈونالڈ صاحب لکھتے ہین کہ سلیمان کے معبد یعنی ہیکل یعنی مسجد کی [illegible] تھی —

ہوکر یربعام کے مطیع ہوگئے جسکی بادشاہت اسرائیل کی بادشاہت کہلاتی تھی اور باقیماندہ
دو قبیلہ جو رحبعام کے تحت مین رہے اور اوسکی سلطنت بنام یہودیہ مشہور ہوئی اور
شہر اورشلیم اوسکا پایہ تخت تھا یہ تقسیم سنہ عیسوی سے نوسو پچہتر برس پہلے ہوئی تھی†

سکندر کا احوال

یونانیون کی تواریخ سے جانا جاتا ہے کہ جب فارسیون کی حملہ آوری سے یونان مین
طوائف الملوکی واقع ہو رہی تھی اوسوقت مقدونیہ کے بادشاہ فلفٹ دوم نے ہوشیاری
سے یونانیون کے خانگی فسادون مین شریرانہ دخیل ہوکر حسب حیلہ اور بہانہ کے ساتھ ہو سکا
اپنا ملک بڑہایا اور یہ ارادہ کیا کہ اسی طرح کل ممالک کا مالک ہو جاے مگر اہل ایتھنیہ ایک
فصیح شخص ڈیموستھنس نامی کے ترغیب سے چند شہر والون کو متفق کرکے اپنی آزادی
کی غرض سے فلفٹ کے مقابلہ کو گئے فلفٹ نے اپنے بیٹے الکزینڈر عرف سکندر کی بہادری
سے اونکو شکست دیکر یونان پر قبضہ کرلیا اور یونانیون سے سپہسالاری کا خطاب لیکر
ایشیا کی تسخیر کا قصد کیا مگر قبل از روانگی اپنے بیٹے کی شادی مین ایک متعصب کے
ہاتھ سے مارا گیا اور سکندر نے اوسکی جگہ بیٹھکر یونان کی سپہسالاری لی اور شہر تھیبس
پہ جہان کے باشندون نے بغاوت کرکے اوسکی فوج کو بعد قتل افسرون کے قلعہ سے
نکالدی تھی حملہ کرکے فتح پائی اور وہان کے باشندون کے قتل اور اسیر کرنے مین ایسی
سختی دکہائی کہ اوسکی ہیبت کل یونان مین غالب ہوگئی —
بعدہ سکندر مقدونیہ مین آیا اور اپنے دوستون کو عطاے جاگیر اور زر نقد سے نہال
کرنے لگا جب پارمینو کی باری آئی تو اوسنے یہ دیکھکر کہ خزانہ خالی ہوا جاتا ہے پوچھا

---

† دیکھو سیر متقدمین صفحہ ۹۰ سے ۹۹ تک —

کہ خداوند نے اسنپے لیے کبار کہا فرمایا کہ امید تب پار مینو نے عرض کی کہ ہم لوگون کو
بہی چاہیے کہ اوسی امید پر قانع رہین پہر جو کچہ سکندر نے اوسکو دینا چاہا اوس نے
نہین لیا —

سکندر بعد فراغ امور سلطنت کے چار پانچ ہزار سوار اور تیس ہزار پیادہ کے ساتھ
ہلسپانٹ کے آب نامی سے گذر کر ہستیہ مین فارسیون کے دس ہزار سوار اور ایک لاکہ
پیادہ سے مقابل ہوا اور اونکو بس پا کر کے گرانیکوس دریا سے اوترآیا اور کوچک ایشیہ
کے صوبون مین عمل کر کے تا انقضاے سرما وہان ٹھہرا رہا جو کہ منجملہ اون صوبون کے
ایک صوبہ اڈا نامی ایک عورت کا تہا جسکو سکندر نے اوسکے قبضہ مین بحال رکہا اور
وہ اس عنایت کی شکر گزاری مین ہر روز لطیف کہانے اور کباب و نفیس لوزیات
سکندر کے واسطے بہیجا کرتی تہی بلکہ اسنپے معزز باورچیون مین سے جو فن طباخی مین
یکتا تہے چند باورچی اوسکی خدمت مین رہنے کے لیے بہیجے مگر سکندر نے عورت کو کہلا
بہیجا کہ ہمارے یہان محنت اور پرہیز دو باورچی ایسے ہین کہ اونکو ہمارے اوستاد نے
عنایت کیا ہے محنت ہمارا ناشتا تیار کرتی ہے یعنی علی الصباح خوب ورزش کر کے کہانا
کہاتا ہون اور دوپہر کو ایسی احتیاط سے کہ شب کو بہوک لگے —

بعد انقضاے سرما کے سنہ عیسوی سے ۳۳۴ برس پہلے سکندر نے ایران کے بادشاہ
دارا کو جو خود اوسکے مقابلہ کو آیا تہا صوبہ سلسیا مین شکست دی اور اوسکی جورو بیٹی
اور خزانون کو اسنپے تحت مین لا کر اسنپے طرف کے مقتولون کو بعزت تمام دفن کیا اور
زخمیون کو تسلی دیکر دارا کے حرم مین گیا اور سب کو دلاسا دیکر جلد چلا آیا اور پہر کبہی
اون کے دیکہنے کو نہ گیا تا کہ لوگ متہم نہ کرین اس امر مین اوسکو یہان تک احتیاط تہی

کر از راہ تہدید کے حکم دیدیا تھا کہ دارا کی بی بی کے حسن وخوبی کا چرچا (جو نہایت جمیلہ
وشکیلہ تھی) زنہار کوئی میرے روبرو نہ کرے —
بعدہ سکندر نے شہر صور کو گھیر کر حملہ سے فتح کیا اور وہان کے باشندون کو قتل کرکے
اورسلیم کو جہان کے یہودیون نے بموجب مخالفت دارا کے اوسکو رسد نہ پہونچائی
تھی اس ارادہ سے چلا کہ اوسکو جڑ سے کہود کر پھینک دے جب وہان پہونچا تو
سردار کاہن جو فارسیون کی طرف سے حاکم تھا نماز جماعت اور قربانی ادا کرکے
مع کل باشندون کے جو سفید لباس پہنے ہوئے تھے بادشاہ کے استقبال کو آیا اور
یونانی سپاہ اور خصوصاً اہل فنیقس اور سیریہ کو جو سکندر کے ہمراہ سپاہی اور یہودیون
کے جانی دشمن تھے یقین تھا کہ بادشاہ اونکو بھی مثل صور والون کے قتل کرے گا
مگر جب سکندر نے سردار کاہن کو سجدہ کیا تو اونکو بڑا تعجب ہوا اور پارمینو نے پوچھا
کہ سب لوگ تو آپ کو سجدہ کرتے ہین اور آپ سردار کاہن کو سجدہ کرتے ہو سکندر
نے کہا مین اوسکو نہین بلکہ اوس معبود کو سجدہ کرتا ہون جسکا نام اسکے تاج مین لکھا
ہوا ہے اور یہ اوسکا بندہ ہے اور اسنے ایک رات جب کہ مین اس تشویش مین تھا
کہ کیونکر فارس کو مغلوب کرونگا اسی لباس مین خواب مین آکر کہا کہ بے وسواس
تہلیسہ پر عازم ہو خدا تیرا ہاتھ سنبھالیگا تجھے اہل فارس پر فتحیاب کرے گا یہ کہکر سردار کاہن
کو گلے لگایا اور اورسلیم مین پہونچکر دستور کے موافق خدا کی قربانی دی تب سردار کاہن
نے وہ عبارت جو دانیال نبی کی پیشین گوئی کے آٹھوین باب مین درج ہے یعنے
یونانی سلطنت کا ایک پہلوان اہل میڈیہ (آذربائیجان) اور فارس کی متحد سلطنت کو
نیست ونابود کریگا اوسکو سنائی جسے سکندر نے خوش ہوکر یہودیون کو ہمسی کی

شریعت پر قائم رہنے کی اجازت دی اور سیریہ یعنے ملک شام کو مغلوب کرکے مصر کا
عزم کیا اور قلعہ غازہ کو جو مصر کی گہاٹی مین ہے جا گہیرا وہان کا حاکم بتیس نامی جو دارا
کا متوسل تہا دو مہینے تک اوسکا مقابلہ کرتا رہا آخر سکندر نے حملہ کرکے وہ شہر فتح کیا
اور اپنے زخمی ہونے کے انتقام مین وہان کے دس ہزار باشندون کے ٹکڑے
اوڑا دیے بقیۃ السیف کو مع عورتون بچون کے غلام بناکر فروخت کردیا اور جب بتیس
روبرو آیا تو ایڑیون مین چہید کرواکر رسی پہنائی اور گاڑی مین باندہکر شہر مین گہسٹوایا
جس سے وہ بیچارہ ایک سخت صدمہ اوٹہاکر مرگیا یورپ کے مورخ سکندر کے ذمے
اس ظالمانہ حرکت کا سبب کچہ الزام لگاتے ہین —
مصریون نے جو اہل فارس کی متابعت سے برداشتہ خاطر تہے سکندر کے چلے جانے
مین کچہ روک ٹوک نہ کی یہانتک کہ وہ سب ملک مین قابض ہوگیا اور ممفیس مین پہونچکر
یہ ارادہ کیا کہ ان کے عبادتخانہ مین بیٹہکر عبادت کیجیے وہ معبد کہ جو بیگستان مین
مصر سے بارہ منزل تہا چنانچہ اوسکے لشکر کو اس سفر مین نہایت تکلیف ہوئی اور تشنگی
سے ہلاکت کے قریب نوبت پہونچی اوسکا مطلب اس سفر سے یہ تہا کہ اپنے کو ادس معبود کا
بیٹا مشتہر کرے یقین ہے کہ یہ امر اوس سفر کا باعث ہوا جسمین لکہا ہے کہ سکندر تشنہ تک
پہونچا —
بعد ازان بحیرۂ روم کی طرف کوچ کیا اور وہان جہان دریاے نیل سمندر مین ملتا ہے
ایک قطعہ زمین جو تجارت کے لیے مناسب تہا پسند کرکے سکندریہ نامی ایک شہر آباد کیا
جو اب تک اوسکا یادگار ہے —
چونکہ اس عرصہ مین دارا نے پہر کچہ لشکر جمع کرلیا تہا اسلیے سکندر شروع بہار مین مشرق

کی طرف روانہ ہوا اور شہر آربیلہ کے میدان میں جو دجلہ کے اوس پار مملکت روم میں شامل ہے صف جنگ آراستہ کر فارسیون کو شکست دی دارا میدیہ کو بہاگا سکندر نے بابل کی طرف کوچ کیا اور وہان والون کو مطیع کر کے سوزہ کی طرف متوجہ ہوا وہان فارس کے بادشاہون کا بیشمار خزانہ تہا وہ سب سکندر کے ہاتھہ آیا اور اوسنے دارا کے متعلقون کو وہان چہوڑکر آگے بڑہنے کی تیاری کی کہ اس عرصہ مین مقدونیہ سے کچھ ارغوانی کپڑے آئے اوسنے اونکو مع کاریگر دارا کی مان کے پاس بہجوا کر کہلا بہیجا کہ اگر آپ ان کپڑون سے خوش ہون تو ان کے تیار کرنے کی حکمت اپنی پوتیون کو سکہا دین کہ وہ اپنے ہی ہاتہہ کے کام سے جسکو چاہین گی انعام دینگی دارا کی مان نے اس بات سے آبدیدہ ہو کر کہا کہ ہائے اب گردش فلکی سے یہان تک نوبت پہونچی کہ بادشاہ مجہسے کپڑا بنوانا چاہتا ہے یہ بات سکندر تک پہونچی اور فوراً آ واسطے عذر کرنے کے اوسکے روبرو گیا اور عرض کی اے امان جو کپڑا اب مین پہنے ہون میری مان بہنون کا بنایا ہوا ہے آپ میرا قصور معاف کیجیے کہ مین آپ کے ملک کے دستور سے واقف نہ تہا پہر وہ اوس سے رخصت ہو کر پرسی پولس یعنے شہر استخر کو گیا وہان بہی بہت خزانہ تہا یہ وہ شہر ہے جسکو تائیس نامی ایک زانیہ کے کہنے سے شراب کی مستی مین سکندر نے خود مع مصاحب بہمیت خوان طعام اوٹہکر مشعل سے جلا دیا تہا۔

سکندر وہان سے چلکر دارا کے تعاقب مین روانہ ہوا دارا گو کہ اوسکے لشکر نے اپنی سکلالی سے گرفتار نہ ہونے کی زبان دی مگر اوسکے ایک سپہ سالار نے فریب سے اوسکو گرفتار کر لیا اور ہنگام قریب پہونچنے سکندر کے زخم کاری مار کر راہ پر چہوڑ دیا کچہہ دیر بعد سکندر کا ایک سپاہی وہان آیا اوسنے اوس سے پانی مانگ لیا اور جب ہوش مین آیا

تو کہا کہ ضرور نہیں کہ سکندر سے کہوں کہ میرے قاتلوں سے انتقام لے اور تو اوس سے
کہیو کہ میں اپنے آپ کو اوسکا ممنون سمجھتا ہوں اور اوسکی بیحد شکرگزاری کرتا ہوں کیونکہ
اوسنے میرے ناموس یعنی ماں اور جورو اور بیٹی اور لڑکوں کو بعزت تمام نگاہ رکھا ہے
معبودین اوسکو فیروزمند کریں اور ہفت اقلیم کا مالک یہ کہکر مر گیا اوسوقت سکندر پہونچا
اور اوسکی لاش پر زار زار رویا اور اپنے لحاف سے اوسکی لاش کو چھپایا اور صندوق
میں رکھکر اوسکی ماں کے پاس پہونچا دیا کہ اپنے طریق پر مدفون کرے —

پس اسطرح سے سکندر نے چار برس کی لڑائی کے بعد سنہ عیسوی سے ۳۳۰ برس پہلے
فارس کی سلطنت پر تسلط پایا اور فارسی سلطنت بعد دو سو چھ برس کے جو کیخسرو کے
وقت سے دارا کے زمانہ تک گذرے یونانی سلطنت میں ملگئی —

سکندر دارا کے مارے جانے کے بعد اوسکے قاتل کی تلاش کو نکلا اور باختر یانہ اور
سغد یانہ سے ہوکر جیحون ندی تک پہونچا اور اسی عرصہ میں جا بجا کئی شہر بھی آباد کیے اور
پارتھیہ کے اون فرقوں پر جو اثنا سے راہ میں تھے دفعتاً چڑھکر اونکو آسانی مغلوب
کیا اور وہیں دارا کے قاتل کو بھی پاکر بڑے عذاب و عقاب سے ہلاک کیا —

اتنی فیروزمندی سے سکندر کے مزاج میں بہت کچھ خود پسندی اور مغروری سمائی اور
اہل یونان سے وہ تعظیمیں اور آداب جو فارسی اپنے بادشاہوں کے روبرو کرتے تھے
چاہتے بلکہ یہ خواہش کی کہ لوگ اوسکے سامنے بطور پرستش معبودانہ خوشبوئیں جلاویں
مگر جب یہ سنا کہ اہل یونان اس بات سے ناراض ہوکر شکایت کرتے ہیں اور مجکو میرے
باپ سے برا سمجھتے ہیں برہم ہوکر اونکی ضرر کے درپے ہوا اور کوئی بہانہ کرکے دو امیروں
کو جو اوسکے باپ کے مشیر تھے مروا ڈالا اور ایک امیر کو اپنے ہی ہاتھ سے مارا اور ہند

کی طرف روانہ ہوا اسکا سبب کچھہ تو یہ تھا کہ سپاہی جنگ وجدل مین مصروف رہکر فرصت نہ پاوینی کہ میرے مصلحت مین مخل ہون اور کچھہ یہ کہ اوسنے اپنے معبودون کی داستانون مین سنا تھا کہ جوپیٹر مین کے جسکو وہ اپنا باپ جانتا تھا دو بیٹے ملک ہند تک سگئے اور چاہا کہ وہ مجھہ سے افضل نہ ہون اسلیے بحر خضر سے ہوکر دریا دسندھ کے اوس کنارے پر جہان آج شہر اٹک ہے وہان پہونچا پیشتر اوسکے آنیکے عبور ہونے کے لیے تیاری کی گئی تھی

جبتک سکندر ہند کو نہین آیا تھا تب تک اہل فرنگستان کو ہند کے صحیح حالات مفصلاً نہین معلوم ہوے تھے کئی ایک شخصون نے جو سکندر کے ہمراہ تھے اس غرضیت سے کہ ذکر مین ہند کے حالات بہی جیسا اونکے فہم مین آئے قلمبند کیے چنانچہ اون کے لکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب سکندر ہند مین آیا ملک کی یہ صورت تھی کہ ریاستین اونکی چہوٹی چہوٹی تہین اور قومیت کی تمیز جیسی بالفعل ہے اوسوقت بہی تھی خاصکر برہمنون کا ذکر کرتے ہین اور گوشا ئیون کا جنکو حکیم برہنہ کہتے ہین —

ہند کے راجون نے سکندر کی اطاعت قبول کی مگر پورس[1] نامی ایک بادشاہ نے اوسکے مقابلہ کے لیے لشکر آراستہ کیا جہلم ندی پر دونون کا صف جنگ مقابلہ ہوا پورس اور اوسکے لشکر نے ہرچند کہ بہادری کی مگر فتح نہ پائی آخرکو شکست ہوئی اور پورس سکندر کے روبرو پکڑ آیا سکندر نے اوس سے پوچھا کہ اب تیرے ساتھہ کیا سلوک کرون اوسنے جواب دیا جیسا بادشاہ کو چاہیے سکندر نے کہا کیا اور کچھہ عرض نہین کرتا پورس نے کہا اسمین سب کچھہ آگیا سکندر نے خوش ہوکر اوسکی سلطنت اوسکو پہیر دی اور اوسکے سوا ہند کے وہ صوبے بہی جنپر سکندر نے عمل کر لیا تہا اوسکے حوالہ کیے اور گنگا کی طرف جانیکا قصد کیا مگر اوسکے لشکر

[1] پورس یا پوریس کی نسبت مورخون کے مختلف خیالات ہین چنانچہ ایران اور عرب کے مورخ تو اوسکو

نے برسات کو قریب اور اپنے ملک کو بہت دور سمجھکر اور نیز یہ سنکر کہ گنگدہ دیس کا راجہ چہاننند ۲۰ ہزار
سوار چہہ لاکہہ پیادہ اور نو ہزار جنگی ہاتھی سے اوسکے مقابلہ کو آمادہ ہے آگے بڑہنے سے
انکار کیا پس وہ پورب کی طرف آگے نہ بڑہا مگر پنجاب کو مغلوب کرکے جنوب رویہ چلا اور روانہ
ہونے کے قبل معبودون کے شکرانہ مین بارہ قربان گاہ بنوائے جو ہر ایک لنبائی مین پچاس
ہاتہہ تھے ہر ایک خیمہ ایسا بلند تیار کروایا کہ اوسکے گرد کی خندق عمق مین تیس ہاتہہ تہی اور
چوڑائی مین چہہ — اور حکم دیا کہ ہر ایک آدمی اپنے ڈیرون مین پانچ پانچ ہاتہہ کے لمبے پلنگ
بنواکر چہوڑدین اور گہوڑون کے اصطبل بہی ویسے ہی انداز پر تعمیر کیے اسلیے کہ لوگ سمجہین
کہ سکندر اور اوسکی فوج کے لوگ طویل القامت تہے —

پہر وہ جہان کہ چناب ندی سندہ ندی مین ملتی ہے مع لشکر جہازون پر سوار ہو کر خلیج عرب تک
گیا اور وہان بتون کے دیوتا کے لیے قربانی گذرانی اور سونے کے پیالے سمندر مین
چہوڑ دیے اور تب یہ حکم کرکے کہ کچہ جماعت تری کی راہ سے بابل کو جاوین آپ خشکی سے
اوس شہر کو متوجہ ہوا جب فرات ندی پر پہونچا تو اوس جماعت سے جو تری کی راہ سے
بابل کو گئی تہی ملاقات ہوئی وہان سے مع جہازی لشکر سوزہ مین پہونچا اور دارا کی بڑی بیٹی
روشنک سے شادی کی اور اوسکے منصب دارون نے بہی وہان عالی جاہ خاندان کے بیٹیون
سے اوسی روز اپنی شادیان کین —

قنوج کا راجہ بتاتے ہین اونکی تصنیفات مین اوسکا نام پور یا فور درج ہے انگریزی مورخ اس بات کو نہین مانتے
وہ کہتے ہین کہ سکندر قنوج تک نہین گیا راجہ پورس پنجاب کا بادشاہ تہا بعض لکہتے ہین کہ [illegible] کا اور کوئی اوسکو
از قوم پنوار سمجہتے ہین اونکی دانست مین پورس معرب پنوار ہے —
سلہ آئینہ تاریخ نما —

سکندر نے اپنی اخیر عمر کو اپنے ممالک محروسہ کی بہبودی مین بسر کی چنانچہ اوسنے جہازون
کی حفاظت کے لیے بندرون کی مرمت کی اور سلاح خانون کو آراستہ کیا بابل کو دارالحکومت
جانکر اوسے تزیین اور آرائش بخشی چونکہ فرات کا پانی بندون کے ٹوٹ جانے سے کیخسرو
کے وقت مین چارون طرف پہیل گیا تہا اس سبب سے اصل ندی خشک ہوکے میدان
ڈوب گئے تہے اسنے اپنی اولوالعزمی سے چاہا کہ اوس آب رفتہ کو پہر اپنی جگہ پر لاوے
تاکہ کشتیان بدستور بلاتکلف آتی جاتی رہین مگر خلاف خواہش خدا اسکے کسی کام مین فیروزمندی
پانا محال ہے بابل کے ویران ہونے کے حق مین تو آگے ہی جیسا اشعیا نبی کے تیرہوین
چودہوین باب مین مندرج ہے قلم تقدیر پہر گئی تہی مٹی کے ناقص نکلنے سے اوس کام مین
ایسا توقف ہوا کہ سکندر کے حیات تک انجام کو نہ پہونچا اور اوسکے بعد اوسکے جانشین بہی
اپنے ہی مختلف مہمات مین مشغول رہے اور کوئی بابل کی آراستگی کی طرف متوجہ ہوا —

سکندر نے چاہا کہ اپنے ملک کی مختلف رعایا کو ہم ملت اور ہم عادت و رسم کرے چنانچہ اس
مطلب کو ہمیشہ پیش نہاد رکہکر ایسے ایسے قانونون اور دستورون کے ایجاد کرنے مین
مصروف رہا جس سے وہ انجام پاوے اور اوسنے اپنے لشکر کو اس انداز پر مرتب کیا کہ
ہر جماعت مین بارہ بارہ سپاہی فارسی اور چار چار یونانی آپس مین ملے جلے رہین یقین ہے کہ
اگر چندروز اور بہی سکندر کی حیات مستعار وفا کرتی تو اوس رنج اور مصیبت کے مکافات
مین جو اوس سے خلق کو پہونچا تہا رفاہیت اور آسایش اوس سے خلق کو پہونچتی مگر اوسنے
جب اون تدبیرون کے انجام دینے کی زحمت سے فرصت پائی تو جیسا کہ لڑائیون کے رنج
اور مصیبت سے فرصت پاکر عیش و عشرت سے اپنی تفریح طبع کرتا تہا ویسا ہی اب عیش و عشرت
اور غوغا و مستی مین اکثر اوقات اپنی عمر عزیز کو بسر کرنے لگا اور اسلیے کہ بابل کے نجومیون

اوس سے کہا تہا کہ تیری عمر دراز نہ ہوگی اسکا غم ہمیشہ وہ دلمین رکہتا تہا اور میکشی کی طرف
بہشیتر مائل تہا تاکہ اوسکے سرور مین اپنے دل کا کہٹکا فراموش کرے چنانچہ ایک دن جشن
نوروز کی نوشا نوشی کی حالت مین اوسنے ایک ایسا پیالہ پیا کہ جسمین قریب چار سیر کے
شراب آتی تہی منگوا کر دو مرتبہ پیہم پیا اور پیتے ہی بیہوش ہو کر گر پڑا اور گیارہ دن کے بعد
اوسی حرارت مفرط سے مرگیا —

اس حادثہ سے تمام یونانی اور فارسی غمناک ہوے اور کوئی ایسا نہ تہا کہ جسنے اوسکی
ماتم مین گریہ وزاری نہ کی دارا کی مان بہی جسنے اپنے باپ اور شوہر اور بہائی اور بیٹے کے
مرنے مین صبر کیا تہا سکندر کے غم مین کہانا پینا ترک کر کے مرگئی اہل بابل نے اوسکی
میت کو اپنے طریق پر مومیا کیا اور اوسکی تجہیز و تکفین کی تیاری ایسی شان و شوکت اور
تکلف سے کی کہ اوسے بابل سے سکندریہ مین لیجانے اور خاک کو سونپنے تک دو برس
گذرے اور وہان اوسکا مقبرہ نہایت عظیم الشان بنایا —

سکندر نے سمہ و چہ بارہ برس سلطنت کی اور ۳۲ برس کی عمر پائی سکندر کے مرنے
سے چہ برس تک اوسکے امیر آپس مین لڑتے رہے سکندر کا بیٹا جو اوسکے بعد تولد ہوا تہا
مع والدہ اور پہوپہی کے اوسی لڑائی مین مارا گیا اور اوسکی سلطنت بموجب پیشین گوئی
دانیال نبی کے چار حصون مین منقسم ہوئی تفصیل اونکی یہ ہے —

نام حصہ	نام جو مشہور تہا	نام قابض
ملک مصر جسمین لیبیا اور یہودیہ تہا	مصر	بطلیموس

*یہ سکندر کا سب حال سیر متقدمین سے لیا گیا ہے اور اوسمین بعض بعض جگہ آئینہ تاریخ نما اور راشمن
اور شاہد راجستان کی روایتین بہی داخل ہین —

نام حصہ	نام جو مشہور تھا	نام قابض
ایشیا	سیریا	سلیوکس +
ملک تھریس	سلہ	لیسیماکوس
مقدونیہ و یونان	سلہ	کساندر

سوال

نوشیروان نے کہان سے کہان تک ملک گیری کی۔

جواب

مشرق مین سندبلوچستان تک شمال مین فرغانہ تک مغرب مین روم تک۔ چین اور ختاکی اطاعت جو شاہنامہ وغیرہ مین درج ہے وہ وہان کی تاریخون سے ثابت نہین ہوتی گو کہ چین کی تواریخ مین نوشیروان کا ذکر آیا ہے مگر وہ چین سے کچھ علاقہ نہین رکھتا۔

سوال

کیخسرو نے کیا کیا کام کیے۔

جواب

کیخسرو بموجب تواریخ فارسیون کے ایران کے بادشاہ کیقباد کا پوتا تھا اور اوسنے اپنے باپ سیاوش کے معاوضہ مین جو باپ سے ناراض ہوکر افراسیاب بادشاہ توران کے پاس چلا گیا تھا اور افراسیاب نے اوسکو مار ڈالا تھا بعد محاربات عظیم کے افراسیاب کو شکست دیکر پکڑا اور اپنے دادا کیقباد کے روبرو قتل کیا کیقباد نے اوسکو سلطنت حوالہ کی بعد حکومت شصت سالہ کے ایک غار مین

+ سلیوکس کی سلطنت ڈوائی سو برس ہی اوسنے بابل کو اپنا پایہ تخت قرار کیا تھا مگر جانشینون نے شہر انطاکیہ مین تخت گاہ قرار دیا [illegible]

سلہ دیکھو تاریخ الفنسٹن اور ڈینیر صاحب کا سیاحت نامہ۔ سلہ دیکھو تاریخ چین تصنیف کارکرن۔

ہالکہ غائب ہوگیا *

انگریزی مورخون سے کتاب توریت اور یونانیون کی روایتون سے کیخسرو کا حال اس طرح پر لکہا ہے کہ میدیہ عرف آذربائیجان کے بادشاہ استیاجیس نے جسکو مقدس کتاب مین اجاز ویرس لکہا ہے اپنی بیٹی ماندانہ کو کمبیس یا سیوش (سیاوش) کے ساتھہ بیاہی اوس سے کیخسرو جو سلطنت فارس کا بانی تھا تولد ہوا اہل میدیہ اور فارس کی تاریخ اوسیوقت سے ملی جلی چلی آتی ہے —

کیخسرو کے عہد مین فارس کی سلطنت ہلسپانٹ کی آبنائے سے سندہ ندی تک دو ہزار آٹہ سو میل لمبائی مین اور چوڑائی مین بحر خزر سے عربی خلیج تک تمام اون خطون پر جواب مالک روم اور دیار عجم کہلاتے ہین مشتمل تہی ان امر کا بیان کرنا کہ آب وہوا کا اختلاف ایسی وسیع سلطنت مین بہت تہا ضرور ہے یعنی فارس کوہستان ہے اور وے خطے جو اوسکے شمال مین ہین بہ نسبت دوسرے خطون کے سرد ہیں جنوب کی طرف حرارت زیادہ پانی کم اور کہین ایک ریگستان اور کہین زرخیز زمین اور خوش آب وہوا ہے —

اگرچہ اہل فارس قدیم سے آتش پرست تہے لیکن زردشت نے اوس عبادت کو نئی وضع سے تکلفات کے ساتھہ رونق دی —

ایسا جانا گیا ہے کہ کیخسرو سے پہلے اہل فارس اعصریا اور میدیہ کے باجگذار تہے مگر یہ فرقہ کے رئیس کے محل مین رہتے تہے کیخسرو کا جد کیتس یا الیمانذان تہا اوسوقت تمام اہل فارس بارہ چہوٹے قبیلے تہے وہ گنتی مین فقط ایک لاکہہ بیس ہزار آدمی تہے مگر عالی ہمت اور مشاق سپہ گری اور کیخسرو سے شکوہ سردار کے محتاج تہے کہ جسکے ذریعہ

* دیکہو شاہنامہ وروضۃ الصفا وغیرہ —

سے سلاطین کے درمیان ایک نادر تحفہ کو سمجھیں

کیخسرو وجیہہ اور نیک ذات تھا اوسنے بارہ برس تک فارس کے دستور پر ایک خدمت اور
اون پر ریاضت تربیت پائی اور پھر اپنی مان ماندانہ کے ہمراہ اپنے نانا استاجیس والی آذربائجان
کے پاس جاکر دلیری اور خوش خلقی سے آپ کو ہر دل عزیز کیا اور گو وہان سب طرح کے
عیش و عشرت کا سامان مہیا تھا مگر کیخسرو نے اوسمین جی نہ لگایا اور جب سولہ برس کا ہوا
تو شاہ بابل کے مقابلہ مین جو سیتھیہ پر حملہ آور ہوا تھا اپنی مردانگی دکھا کر فارس مین آگیا
اور چالیس برس کی عمر تک وہان رہا اس عرصے مین استاجیس مرگیا اور سیک زیس اوسکا
بیٹا آذربائیجان کے تخت پر بیٹھا بابل کے بادشاہ نرگلسا نے اہل میڈیہ اور فارس کے
ایک گروہ ہوجانے سے متردد ہو کر ملک لدیہ کے دولتمند بادشاہ کریسوس نامی کی مدد
بابل پر لشکرکشی کی کیخسرو فارس سے اپنے ماموں کی مدد کو آیا تین برس فریقین مین
خونریزی ہوتی رہی آخر بابل کا بادشاہ نرگلسا مارا گیا اور کریسوس لدیہ کو بھاگا کیخسرو نے
اس فتحیابی کے غنائم سے گھوڑے تو خود لے لیے اور باقی اموال ماموں کے حوالہ کیے
پھر دونون ماموں بھانجہ سلطنت آشوریہ کے شہرون اور قلعون کو لیتے ہوئے بابل
کے قریب جا پہونچے اور لبنی طوس عرف بلساذار جو نرگلسا کا جانشین ہوا تھا خوف زدہ
ہو کر کریسوس کے پاس گیا اور اوسکی مددگاری مین ایک بڑی فوج یونان اور کوچک آشیہ
سے جمع کرکے واسطے فتح میڈیہ کے لایا مگر کیخسرو نے سبقت اختیار کرکے ایک ہی دفعہ
جنگ مین اونکو شکست دی اور شہر سارڈس کو لیکر کریسوس کو پکڑا اور اوسکی سلطنت کو اپنے
ملک مین شامل کی اور کوچک آشیہ کی سلطنتون کو مغلوب کرکے میڈیہ اور عرب کو گیا اور
اون کو بھی فتح کرکے آشوریہ مین ہوتا ہوا بابل مین آیا اور لبنی طوس کو جب باہر سے آکر

لڑا تہا شکست دیکر شہر کا محاصرہ کرلیا جو کہ اوس شہر مین بیس برس کی خوراک کا ذخیرہ تہا
اور شہر پناہ کی دیوار بہت بلند تہی اور شہر کے اندر کہیتی ہوتی تہی اسلیے دو برس تک
ساری تدبیرین اوسکی ضایع گئین آخر اوسنے فرات ندی کا جو شہر مین ہوکر نکلی تہی بند توڑکر
اپنے لشکر کو شہر مین داخل کیا اور عین اوسوقت مین کہ تمام شہر والے مع بادشاہ کے
عید کی تقریب سے نشہ مین مست پڑے تہے تیغ رانی کی اور بادشاہ کو مع اوسکے
ارکان دولت کے قتل کرکے بابل مین قبضہ کرلیا دو برس بعد کیخسرو کے والد اور ماموں
نے وفات پائی اور کیخسرو جو اونکا سپہ سالار رہتا بالاستقلال ایسی سلطنت کا بانی ہوا جسکا
طول بحر یونان سے سندہ ندی تک تہا اور غالب ہے کہ ایسی بڑی اور کوئی سلطنت
اوسوقت دنیا مین نہ دیکہی گئی ہو —

کیخسرو نے اپنے جلوس کے اول برس یہودیون کو جو ستر برس تک بابل کی غلامی مین
رہے تہے آزاد کرکے حکم دیا کہ اپنے وطن یعنی اورشلیم مین جاکر اوسکو ازسرنو آباد کرین
اور ہیکل بنادین —

کیخسرو نے سات برس سلطنت کی اور اوس ملک وسیع کے بندوبست کو جسکو اوسنے اپنی ہی
تلوار سے فتح کیا تہا ایسی پایداری اور استواری بخشی کہ باوجودیکہ اوسکے جانشین نارسا اور
بے تدبیر تہے تو بہی اوس درستی اور انتظام کے سبب جو اوسنے ریاست کے باب مین کیا تہا
وہ سلطنت دوسو برس تک قائم رہی اور بعد ازان یونان مین شامل ہوگئی جیسا کہ سکندر کے
احوال مین لکہا گیا مورخ کہتا ہے کہ کیخسرو؎ کی حمد وثنا علی العموم سب نے کی ہے اور اوسکے
نام نے توریت انجیل اور یونانی شعرا اور فارس کے مورخون سے بہی اشتہار پایا ہے +

؎ یونانی اور انگریزی مورخ فارس کی سلطنت کا بانی کیخسرو کو سمجھتے ہین اور اوسکے بزرگون کو

سوال ۹

پٹھان بنی اسرائیل ہین یا نہین —

جواب

پٹھانون کے مورخ تو بالاتفاق اونکو بنی اسرائیل لکھتے ہین اور اون کے نسب کا سلسلہ یعقوب پیغمبر سے ملاتے ہین جسکا لقب اسرائیل تہا مگر بنی اسرائیل کی تواریخ سے کچھ اسکا ثبوت نہین ملتا کیونکہ اول تو بنی اسرائیل کی زبان پشتو نہ تہی جو عموما کل افغان بولتے ہین لارڈ انفنسٹن نے جو مشہور مورخ گذرا ہے پشتو اور عبرانی زبانون کے ملانے مین بہت کوشش کی مگر ایک لفظ بہی مطابق نہوا — دوسرے بنی اسرائیل کے نام ایسے نہ تہے جیسے کہ افاغنہ کے رسالون نے لکہے ہین تیسرے بنی اسرائیل کی تواریخ سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ ساول بادشاہ کی نسل مین کوئی شخص بنام افاغنہ پیدا ہوا ہے جس سے افغانون کا سلسلہ چلا —

بعض مورخون نے افغانون کو قبطی لکہا ہے اور یہ روایت کی ہے کہ جب فرعون

جنہین فارسی مورخون نے پیشت بیشت بادشاہ لکہا ہے اپنے گروہ کے رئیس اور بابل اور آذربائیجان کے خراجگذار بیان کرتے ہین اونکی روایت کے بموجب فارس مین اسقدر بادشاہ ہوے کیخسرو یعنی سائرس کمبیسس[۲] پسر کیخسرو — دارئیوس[۳] یعنی گشتاسپ بعد کمبیسس تخت پر بٹہایا گیا زرکسیز[۴] پسر گشتاسپ دارا[۵] —

غرضکہ دوسو چہہ برس بعد سکندر کا عمل فارس مین ہوا اور سو برس تک اوسکے جانشین قابض رہے بعد آرسیس یعنی اشک نے انٹی اوکس روم کی اطاعت چہوڑکر ایک سلطنت قائم کی جو بنام اشکانیہ ۴۷۵ برس تک قائم رہی اور آخری بادشاہ اوسکا اہل روم سے لڑکر مارا گیا تب آردشیر نے جو کیخسرو کی نسل سے تہا ۲۲۶ء مین پہر فارسیون کی سلطنت قائم کی جو سنہ ۶۳۲ء مین مسلمانون کے ہاتہ سے ختم ہوئی — ۱ سیر متقدمین —

شاہ مصر موسیٰ پیغمبر کے معجزہ سے مع قبطیون کے دریائے نیل مین غرقاب ہوا اوس وقت بقیہ قبطی وہان سے بہاگ کر کوہ سلیمان توابع ہند مین آرہے قبائل افغان اون کی ذریات ہین —

فارسی مورخ افغانون کو یہودیون کی نسل سمجھتے ہین اور جہانگیر بادشاہ کے روبرو بہی شاہ عباس دارائے ایران کے ایلچی نے درباره اصلیت افاغنہ یہی کہا تہا +

انگریزی مورخ کہتے ہین کہ قیس عبدالرشید پٹہانون کا مورث اعلی ایک مجہول شخص تہا جسنے مسلمان ہوکر آپکو بنی اسرائیل مشہور کیا اوسکے بعد اس قوم کے مورخون نے یہ فقرہ اون کے نسب نامہ مین داخل کردیا +

جیسلمیر کی تواریخ سے ایسا پایا جاتا ہے کہ پٹہان قبل از قبول اسلام یادو راجپوت تہے مگر جب وہ مسلمان ہوگئے تو مورخون نے اونکو یہود بنا دیا یادو اور یہود مین تہوڑا ہی تفاوت ہے اسیطرح غوریون کو گوڑ راجپوت بتاتے ہین +

چونکہ افغانستان مین پہلے ہندو آباد تہے اور اب تک اونکی مذہبی مورتین اور عمارتون کے آثار اور سکہ وغیرہ وہان کی زمین اور پہاڑون سے نکلتے ہین اسلئے عجب نہین کہ جیسلمیر والون کا قول صحیح ہو —

سوال ۱۰

ہریا سنکہلا کون تہا —

جواب ۹

ہریا قوم سانکہلا سے مارواڑ مین ایک شخص پوار راجپوت تہا سانکہلا ایک شاخ پوارون کی ہے

+ مجمع افغانی و حیات افغانی — + تاریخ الفنسٹن حیات افغانی — + ٹاڈ راجستان جلد دوم —

تاریخون مین اوسکی بہادری سخاوت اور ریاضت گری کے بڑے بڑے اوصاف لکھے
ہین مگر خلاصہ یہ کہ وہ سپاہی بھی تھا اور عابد بھی اوسکا سدا برت بارہون مہینے جاری رہتا تھا
اور وہ اپنے بہائے سے زمینداریون کی مدد کیا کرتا تھا اوسنے اپنی عمر عبادت مین بسر
کی یا جنگ و جدل مین جو کہ از حد سخاوت پیشہ تھا اسلیے جب ہر حملہ آور ہوتا تھا فتح پاتا تھا
وہاں اوسکی تیر بہدف تھی اوسکے اخلاق قابل تسخیر تھے سمت پندرہ سو کے قریب گہلوتون
نے راٹھوڑون سے راج چھین لیا تھا اور راو جودھا بانی جودھپور ملک وہان کھو کر
ہرپا سنکھلا کے پاس پناہ گیر ہوا تھا ہرپا نے اوسکو بہت دنون تک اپنے گھر مہمان رکھا
اور اخیر کو مدد کر کے مارواڑ کا ملک اوسکو پھر دلا دیا +

سوال ۱۱

ہارون رشید کے وقت مین ہندوستان کا کون بید گیا تھا۔

جواب ۱۱

مانک اور شالا یہ دو بید گئے تھے * جام جہان مین لکھا ہے کہ ہارون رشید صرف بیدون کی دوا کھاتا تھا ++ نگارستان مین اون بیدون کے عجیب عجیب معالجے لکھے ہین ++

سوال ۱۲

ہامون رشید کے عہد مین سنسکرت کی کون کون کتابون کا عربی ترجمہ ہوا۔

+ ٹاڈ راجستان جلد اول روزنامچہ مصنف۔

* اخبار لارنس گزٹ میرٹھ مطبوعہ ۲ ستمبر ۱۸۶۹ء۔

++ جام جہان نما جلد اول۔

++ نگارستان

جواب ۱۱

ایک قرابادین اور ایک کتاب خاصیت سمیات کا اور ایک بیج گنت یعنی جبر و مقابلہ کا عربی ترجمہ مامون رشید کے وقت مین ہوا ++

سوال ۱۲

لکرگس کے قانون کیسے تھے —

جواب ۱۲

لکرگس یا لائی کرگس ملک اسپارٹہ واقع یونان کے بادشاہ کا بھائی تھا اوسنے اپنی رعایا مین اتفاق اور حب الوطنی کے جوش پیدا کرنے اور درشتی اور جفاکشی اور سپاہیانہ بہادری پیدا کرنے اور فضول باتون اور عیش و عشرت کے تکلفات اور طمع و حرص کے وسائل اور حسد و بغض کے سامانون اور سستی و کاہلی وغیرہ عیبون کے مٹانے کے لیے چند عجیب و غریب قانون ایجاد کیے تھے جنکے رواج پانے سے ملک اسپارٹہ کی شان و شوکت ہوبہو تک روز بروز ترقی پاتی رہی اور ساتسو برس وہ قانون جاری رہے —

لکرگس نے قبل از اجرا ان قانونون کے تجربے کی غرض سے مختلف ملکون مین سفر کیے تھے اور وہان کے مختلف قانونون کو دیکھ بھالکر ایک عمدہ معلومات قانون بنانے اور اونکے اجرا کرنے کی لیاقت پیدا کی تھی —

اول لکرگس نے بادشاہ کے اختیارات اور رعایا کے حقوق محدود رکھنے کے واسطے ایک محکمہ قائم کیا جو بروقت بے اعتدالی بادشاہ کے رعایا کی جانب داری کرتا تھا

+ اخبار لائل گزٹ میرٹھ مطبوعہ ۲۰ ستمبر ۱۸۹۰ء — اہل عرب جو دعوی کرتے ہین کہ علم جبر و مقابلہ ہمنے ایجاد کیا ہے غلط ہے

اوسوقت اس محکمہ مین دو حاکم اٹھائیس سنٹر کل تئیس ممبر تھے بعدہ اونسنے محتاجون کی
پرورش اور اہل مقدور کو درجۂ مساوات مین رکھنے کے واسطے تمام اراضی خالصہ
سرکاری اور ہرکل باشندون کی تعداد اوسکے موافق اوسکے برابر برابر حصہ کرکے اونکو
تقسیم کردیے اس ترکیب سے لوگون سے چھوٹائی بڑائی کا امتیاز جاتا رہا اور سب کی
جائداد اور آمدنی یکسان ہو گئی بعد تقسیم جائداد غیر منقولہ کے لگرگس نے منقولہ جائداد
یعنی سونے چاندی کو اسی طرح تقسیم کرنا چاہا مگر جبکہ سونا چاندی لوگون کو جان کی
برابر عزیز ہوتا ہے اور اوسکا برابر تقسیم کردینا بھی ایسا آسان نہ تھا اسلیے سونے چاندی
کی محنت اوٹھا دینے کو روپیہ پیسہ اور اشرفی کا رواج بند کردیا اور بجاے اوسکے لوہے کا
سکہ ایسا وزنی اور کم قیمت جاری کیا کہ کوئی اوسکو جمع نہ کرسکے کیونکہ دس مانیاس
کے ٹکسال ہو گھر تک لانیکے واسطے ایک بڑا چھکڑہ مع دو بیل کے درکار ہوتا تھا اور
رکھنے کے واسطے ایک کوٹھا — اگر حساب کرو تو دس مانیاس کے کل دو سو روپیے
ہندوستانی ہوتے ہین —
اس سکے کے جاری ہونے سے مال اور دولت کا لالچ لوگون کے دل سے جاتا رہا
اور ساتھ ہی اوسکے تمام خیانت فن جنکا رواج روپیہ کی کثرت سے ہوتا ہے خودبخود
موقوف ہو گئے —
اب لگرگس کو کھانے پینے اور پہننے اوڑھنے کے تکلفات کے کھونے اور بجاے اوسکے
کفایت شعاری اور سادہ پوشی کے مروج کرنے کی فکر ہوئی پس اوسنے ایک فہرست
ضروری اور سادہ کھانون کی تیار کرکے حکم دیا کہ سب لوگ بادشاہی باورچیخانے مین
باہم مل جلکر کھایا کرین اور جو کوئی امیر یا غریب اپنے گھر کھانا کھانے لگا اوسکو ضرر ہوگا

چنانچہ ایجس بادشاہ کو اس قصور پر سزا دی گئی کہ جب وہ مہم سے آیا تو اوسنے اپنی بی بی کے ساتھ کھانا کھایا تھا —

یہ بھی کسی کو مقدور نہ تھا کہ اپنے گھر مین کچھ عمدہ کھانا کھا کر جلسہ عام مین شریک ہو کیونکہ ایک دوسرے کا نگران رہتا تھا کہ اسنے پیٹ بھر کھایا نہین اگر کوئی کچھ کم کھاتا تو اوسکو یون ملامت کرتے کہ یہ نازک مزاج تکلف پسند پھرتا ہے اور یہان کا کھانا اسکو پسند نہین آتا کھانے کا یہ دستور تھا کہ ہر میز پر پندرہ آدمی بیٹھتے تھے اور ہر شخص کو ہر مہینے مین ۳۲ سیر آٹا ڈیڑھ سیر پنیر سوا سیر انجیر اور اٹھ پیمانہ شراب کے دینے پڑتے تھے اور کچھ تھوڑی دال اسکے پکوائی تھے — عمدہ غذا امام اللحم تھا تمام آدمی خصوص عمر رسیدہ لوگ اوسکو بہت پسند کرتے تھے کھانے پینے کے وقت اچھی اچھی باتین ہوتی تھین اور یہ التزام تھا کہ کوئی کلمہ ایسا زبان پر نہ گذرے جس سے کسی کو رنج پہونچے بلا سبب کوئی گفتگو کسیکو ناگوار گذرتی تھی تو اوسیوقت موقوف کیجاتی —

لائکرگس کے اوقات اسطرح پر کھاتے تھے کہ جوان سالار اونکو دروازہ دکھا کر کہتا تھا کہ جو کچھ یہان زبان سے نکلے وہ اس دروازے سے باہر نہ نکلے —

ایک دفعہ ڈالیپیسیس بادشاہ اس عام جلسہ مین شریک ہوا تھا اوسنے برخلاف سب کے تمام کھانون کو بدمزہ پایا تب باورچی نے عرض کی کہ جب تک فضلہ تحلیل نہ ہون اور بدن پسینہ نہ ہو جاوے اور بھوک غالب نہ ہو تب تک کھانے پینے کا مزا نہین آتا اور حضور کا یہ حال ہے کہ تھوڑی محنت بھی گوارا نہ کی اور کھانے کے لیے بیٹھ گئے —

لائکرگس اپنے قانون کے جاری کرنے مین یہان تک سرگرم تھا کہ جب ایک مرتبہ کھانے پینے کے طریقے سے ناراض ہوکر اونکی آنکھ پھوڑ ڈالی تو اوسنے کچھ پرواہ کی بلکہ

اوسکی چشم نمائی سے صاف چشم پوشی کر گیا اگر وہ چاہتا تو اوسکو طرفہ العین مین خاطر خواہ سزا دے سکتا تھا —

لائی کرگس نے رعایا کو حب الوطن اور جنگی لیاقت سکھانے کے لیے یہ حکم دیا کہ اون کے بچے مان باپ کی بہ نسبت گورنمنٹ سے زیادہ علاقہ رکھتے ہین اور اونکی تعلیم و تربیت کے واسطے جدا گانہ قاعدے مقرر کیے جب کسی کے بچہ پیدا ہوتا تھا تو ہر قوم کے عمدہ عمدہ آدمی اوسکو بغور دیکھتے اور جانچتے تھے اگر وہ اونکی تشخیص مین تنومند کا مضبوط اور چالاک ٹھہرتا تھا تو اوسکو لے آتے تھے اور فالتو زمین کے نو ہزار حصون مین سے ایک حصہ اوسکے نام لکھتے تھے اور اگر اوسکو ایسا کمزور دیکھتے تھے کہ اوسکے قوی اور تندرست ہونے کی امید نہو تی تو اوسکے مارنے کا فتویٰ دیتے تھے —

لڑکون کی تعلیم مین بھی اونکا یہ منشا تھا چنانچہ اونکو سکھاتے تھے کہ جیسا کھانا حاضر ہو اوسکو کھالیا کرین تنہائی اور اندھیرے مین نہ ڈرین رویئن چلائین نہین اور غصہ اور بدمزاجی کی عادت نہ ڈالین چنانچہ ان تعلیمون کے پورا کرنے کے واسطے اونکو ننگے پانو پھراتے تھے کھردی کہاٹون پر سلاتے تھے گرمی اور جاڑے مین صرف ایک کپڑا پہناتے تھے ساتوین برس جماعت مین داخل کرتے تھے اوسوقت ایک قانون سب پر جاری ہوتا تھا جسکا ایک بڑا مقصد یہ تھا کہ گورنمنٹ کی اطاعت کو یہان تک مقدم سمجھین کہ جو کچھ اون سے کہا جاوے بلا عذر اوسپر عمل کرین —

اوستادون کا یہ عالم تھا کہ کھانے بیٹھنے کے وقت بھی لڑکون سے تعلیم کی چھیڑ چھاڑ کرتے جاتے تھے مثلاً اون سے پوچھتے کہ شہر مین کونسا آدمی متدین ہے اور اس مقدمے مین تمہاری کیا راے ہے لڑکے اوسی وقت مختصر لفظون مین جواب عرض کرتے تھے

اور یہ طاقت اونکو ایک خاص قسم کے محاورے کے عادی کیے جانے سے ہوئی تھی
وہ یہ تھا کہ تھوڑی لفظون مین بڑا مطلب ادا کیا جاوے یا قلم سے لکھا جاوے کیونکہ
لائی کرگس کو تقریر مختصر اور بیان مطلب خیز سے انس تام تھا —

وہان علم ادب کی تعلیم بقدر ضرورت دیجاتی تھی اور پھر سواے فنون جنگ اور رسوم
اطاعت کے اور کسی علم و ہنر کی تعلیم نہ ہوتی تھی —

لڑکون کو علم کے علاوہ محنت اور تکلیفون کے عادی کرنے کی غرض سے اجازت تھی
کہ بڑے بڑے مکانون اور باغون مین کھانے پینے کی چیزین ایسی ہوشیاری سے چوراوین
کہ دوسرے کو خبر نہ ہووے اگر کوئی پکڑا جاتا تو اوسکو اس قصور پر سزا دیجاتی کہ ہوشیاری
سے کام کیون نہین کیا —

ایک دفعہ ایک لڑکے نے لومڑی چورائی اور اوسکو دامن کے نیچے چھپالی لومڑی اوسکا
پیٹ پھاڑتی رہی اور وہ ویسا ہی کھڑا رہا یہانتک کہ اوسنے اوسکا کام تمام کیا مگر اوسنے
دم نہ مارا اور بدنامی گوارا نہ کی —

اس اجازت سے یہ مقصد تھا کہ سپاہ ذات کے داو گھات مین پورے ہوجاوین اور زمانۂ
اوقات پر بسر کرین اور خود کماوین اور جفاکشی کے عادی رہین اور لڑائی مین کام دین —
اسپارٹا مین ایک تیوہار مقرر تھا کہ جسمین لڑکون کے ننگے بدنون پر اونکے
مان باپ کے روبرو کوڑے لگتے تھے جو اس بے رحمی کی حرکت مین اکثر لہولہان ہوجاتے
تھے اور بعض بعض مر بھی جاتے تھے مگر کوئی اُف نہین کرتا تھا اور مان باپ کے
لوگ دیکھکر وہ ہر چوٹ پر لڑکون کو شاباش کہتے تھے —
لائی کرگس کے قانونون سے شہر والون کے دلون مین حب وطن اور رفاہ عام کے ولولے

استغرسا گئے تھے که وه اپنی ہستی کو اپنے ذات کے واسطے نه سمجھتے تھے بلکه اس بات پر جمے ہوئے تھے که ہم رفاه خلائق کے واسطے پیدا ہوئے ہین اور خدا کو ہماری پیدایش سے صرف رفاه عام مقصود ہے اس خیال نے نفاق اور نفسانیت کو اونکی طبیعتون سے کہو دیا تہا اور حسد کا کام باقی نه رکہا تہا چنانچه پیڈارٹس نامی ایک ذی رتبه شخص جب کسی قوم پر پہنچا اور تین سو آدمیون کے جو عہده افسر منتخب تہے شمار ہوا تو اوسنے اوس وقت کمال رضامندی سے کہا که نہایت شکر کا مقام ہے که اسپارٹہ مین تین سو آدمی مجھ سے زیاده قابل اور ہوشیار ہین—

لائکرگس نے جب دیکہا کی میرے قوانین سے بہلائی کو بخوبی ترقی ہوئی اور برائی کو تنزل — تو اوسنے بیگانه لوگون کو اپنے شہر مین آنے اور اپنے آدمیون کو غیر شہرون مین جانے کی قطعی ممانعت کی تاکه اون کے ملنے جلنے سے عیاشی اور اوباشی کا دخل ان نئے ضابطون مین نه ہووے—

فی الجمله اوسکے اور اوسکے لوگون کے تمام کاروبار لڑائی کے کامون کے لیے تہے اور وه فنون جنگ اور ہتہیارون کی کارفرمائی مین مشاق بہی ایسے ہی ہوگئے تہے که اوس وقت دنیا کی کوئی قوم اون کے برابر لڑنے بہڑنے اور ہتہیار کرنے والی نه تہی اونکا عام مسئله یه تہا که جہان کہڑے ہونا کہڑے رہنا مرنا یا مارنا مگر فوجون کی کثرت سے منه نه موڑنا جب گشتاسپ کے بیٹے ذرکسیز نے تین لاکہ فوج سے یونان پر حمله کیا تہا تو وہان کے تین سو سپاہی ایسی مضبوطی اور دلیری سے لڑے تہے که تین لاکہ کے دانت کہٹے کردیے تہے اور کسی نے بہی منه نہین پہیرا تہا ایکدفعه اسپارٹا کے ایک شاعر نے یه مضمون باندہا که آدمی کے حق مین ہتہیار مدالدنیا جان عزیز کے کہو دینے سے بہتر ہے

اسپر وہ اوسی وقت شہر سے باہر نکالا گیا —

اسکی اور بہت مثالین تواریخ مین موجود ہین چنانچہ ایک عورت نے اپنے بیٹے سے یہ بات کہی کہ ڈہال لگا کے ہوے آنا یا ڈہال پر پڑکر - اور ایک عورت نے جب یہ سنا کہ اوسکا بیٹا لڑائی مین کام آیا تو کمال بے پروائی سے کہا کہ مین نے اوسکو اسی کام کے لیے پالا تہا ایک لڑائی مین اسپارٹہ والون کو شکست ہوئی اور بہت آدمی اونکے مارے گئے مقتولون کے مان باپ ایسے خوش ہوے تہے اور باہم مبارکباد دیتے تہے کہ گویا اونہون نے فتح پائی ہے مگر جو لوگ بہاگ کر آئے وہ ایسے خوار ہوے کہ اونکا جینا مشکل ہو گیا تہا کیونکہ اسپارٹہ والون کا یہ قاعدہ تہا کہ بہاگنے والون کو بہاتہ نہین کہلاتے تہے پاس نہین بیٹہنے دیتے تہے اون سے رشتہ نہین کرتے تہے سرکاری محکمون مین نوکر نہین رکہتے تہے وہ جہان جاتے تہے ہزارہا بری بری باتین اون کو سناتے تہے —

لائی کرگس نے جب دیکہا کہ میرے قانون بخوبی رواج پاگئے اور رات دن اونپر عملدرآمد ہوتا ہے تو بہت خوش ہوا اور کل رعایا کو جمع کرکے فرمایا کہ ابہی یہ قانون تمام وکمال پورے نہین ہوے کچہ باقی رہ گئے ہین چونکہ وہ اپالو یعنی دیوتا کی مشورت پر منحصر ہین اسلیے مین ڈلفاس کو جاتا ہون جب تک نہ آؤن یہ ہی قانون بدستور جاری ہین یہ کہکر ہر ایک سے قسم لی اور ڈلفاس کو گیا اور بعد چند روز یہ کہلا بہیجا کہ دیوتا نے میرے قانون پسند کیے اور یہ فرمایا ہے کہ جب تک وہ جاری رہینگے اسپارٹہ والون کی بات نبی رہیگی بلکہ یہ ملک تمام دنیا کے ملکون سے ترقی اور شایستگی مین اول درجہ پر رہیگا —

بعدہ اونسے یہ سوچکر کہ جب تک مین واپس نہ جاؤنگا یہ قانون بدستور جاری رہینگے کہانا پینا چھوڑ دیا اور آپ کو بھوکھا پیاسا ہلاک کیا اور اوسکے قانون اوس ملک مین سات سو برس تک جاری رہے —

یہ مختصر حال ہے لائی کرگس اور اوسکے قانون کا جو بہت کتب معتبرہ سے منتخب کیا ہر چند کہ بموجب منشاے سوال کے اسکا جواب بھی مختصر ہونا چاہیے تہا مگر بعضے امور کچہ مفصل لکہا کہ مختصرین ہر ایک کی اوسقدر تشفی جو اس سے متوقع ہے ممکن نہ تہی +

سوال ۱۴

نوح کے طوفان مین کسقدر آدمی غرقاب ہوے تہے —

جواب ۱۳

اسکی صحیح تعداد تو خدا جانے مگر بعض انگریزی محققون نے یہ دریافت کیا ہے کہ اگر کوئی امر نبی آدم کے توالد تناسل مین مانع نہو تو اونکا عدد ۲۵ برس کے عرصے مین دونا ہوجاتا ہے پس اس اندازہ کے موافق انہون نے حساب کر کے لکہا ہے کہ طوفان کے ہنگام سے چون ہزار نو سو پچہتر کرور اٹھاون لاکھ تیرہ ہزار آٹھ سو اٹھاسی آدمی سیل فنا مین طعمہ نہنگ اجل ہوے + ۵۴۹۷۵۵۸۱۳۸۸۸ —

راقم نے جو اس حساب کو بموجب قاعدہ مرقومہ بالا کے پہیلایا تو یہ تعداد سولہ سو چھپن برس پر جا کر تمام ہوگئی اور طوفان نوح سنہ ۱۶۵۶ سولہ سو چھپن برس بعد پیدایش دنیا کے واقع ہوا

+ لکرگس کا احوال کلیتہً رومن صاحب کی تاریخ یونان سے لیا گیا ہو گو کہین کہین سیر متقدمین جنرل ہسٹری اور تذکرۃ الکاملین کی مطابقت سے بہی کچہ اضافہ ہوا ہے —

+ سیر متقدمین —

ہوا تھا وہاں تک حساب لگانے سے غرق ہونے والوں کی تعداد بقدر آتی ہے —

١	٢	٣	٤	٥	٦	٧	٨	٩	١٠	١١	١٢	١٣	١٤	١٥	١٦	١٧	١٨	١٩	٢٠
٤	٦	٢	٣	٠	٢	٨	٣	٨	٤	٩	٢	٦	٧	٩	٦	٨	٧	٣	٦
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

یعنی چھہ پدم ۳۷ پدم ۸۶ سنکھ ۷۹ نیل ۶۲ کھرب ۹۴ ارب ۳۸ کرور ۲۰ لاکھ تئیس ہزار دو سو چونسٹھ —

یہ غلط ہے کیونکہ آجکل کے تخمینہ کے بموجب دنیا میں کم و بیش ایک ارب آدمی دریافت کیے گئے ہیں پس ابتداے آبادی میں اتنے بہت آدمیوں کا جنکی تعداد بیس مراتب پر جا کر ٹھہرے صرف ساڑھے سولہ سو برس میں ایک آدمی کی نسل سے موجود ہونا ناممکن ہے اس صورت میں یا تو یہ قاعدہ ہی غلط ہے یا اوسکے حساب لگانے میں کچھ غلطی واقع ہوئی ہو میں اوسکا کتنا حساب واسطے طبع آزمائی اہل ذکا کے بجنسہ پیش کرکے + وہ ایک دلیل بھی بحث کے فیصلے لکھتا ہوں —

دیکھو سیاجی راٹھور سمت ۱۳۰۰ میں مارواڑ میں تنہا آیا تھا مگر اولاد اوسکی اب تک باوجود گذرنے عرصہ قریب ساڑھے چھ سو برس کے پانچ لاکھ نفری سے نہیں بڑھی اسیطرح والیان کچھواہہ کی نسل باوجود گذرنے عرصہ نو سو برس کے تین لاکھ آدمی سے زیادہ نہیں اب وہ حساب کہاں رہا جسکے بموجب راٹھوروں کی تعداد ۲۳۵۵۴۴۳۲ اور کچھواہوں کی ۲۲۶۱۹۳۷۶۴۳۹ ہونی چاہیے اگر کوئی کہے کہ ان کے توالد و تناسل میں بڑے بڑے موانع اور حادثہ حائل ہوے اور آدم کی اولاد کو طوفان تک کوئی بڑا واقعہ

* دیکھو تتمہ نمبر ۱ —

مانع ترقی نسل نہ ہوا تہا تو اوسکا جواب یہ ہے کہ کچہواہون کو ہمیشہ راٹہورون کی بہ نسبت
حادثہ کم پیش آئے مگر پہر بہی راٹہورون کی نسل اون سے زیادہ ہے ہرچند کہ اون کا
خاندان کچہواہون سے پونے تین سو برس بعد قائم ہوا تہا —

اب ایک دو مثال مسلمانون کی تواریخ سے بہی لکہی جاتی ہے —

روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ ہارون رشید خلیفہ عباسی نے سنہ ۲۰۰ ہجری مین ۳۳ ہزار
بنی عباس گنے اور امام علی رضا کو ولیعہد کیا اسوقت تک عباس کے عہد سے
ڈہائی سو حد پونے تین سو برس گذرے ہون گے —

اس سے طرفہ تر طبقات محمود شاہی مین لکہا ہے کہ سنہ ۶۶ ہجری کی عالم سوز وبا سے
بصرہ مین ستر ہزار آدمی صرف انس بن مالک کی اولاد سے راہی ملک عدم ہوے
تہے — یہ عرصہ بہت ہی کم ہے کیونکہ اس واردات اور انس بن مالک کے درمیان کا
زمانہ صرف سو برس کا تسلیم کرسکتے ہین پس اس عرصہ مین جسقدر اوسکی اولاد کی
ترقی ہوئی وہ عجائبات روزگار سے ہے اور اوسکے دیکہتے ہوے اس قاعدہ کی رہی
سہی بنیاد بہی قطع ہوئی جاتی ہے —

پس ہم کیا کوئی آدمی بہی طوفان نوح کے ڈوبے ہوون کی صحیح تعداد کسی طرح
نہین بتا سکتا ہے — ہان یہ کہہ سکتے ہین کہ اس طوفان مین جسقدر غرقاب ہوے تہے
کہ بموجب روایات توریت اور انجیل کے صرف نوح اور اوسکے تین بیٹے مع اپنی
عورتون کے زندہ بچ رہے تہے —

سوال ۱۵

واٹرلو کی لڑائی قبل از مسیح ہوئی تہی یا بعد اور اوسکا ثبوت کیا ہے —

جواب ۱۴

واٹرلو کی لڑائی مشہور مقدمہ وہی ہے جو ۱۸۱۵ء میں ہوئی تھی جسمین انگریزون نے فرانس کے غاصب نیپولین بونا پارٹ کو شکست دیکر گرفتار کر لیا تھا + اور ثبوت اوسکا یہ ہے کہ بعد جنگ مذکورہ عہد و پیمان فرانس و انگلستان مین ہوے تھے وہ ابتک قائم ہین اور اس عرصہ مین پھر کبھی دونون سلطنتون مین لڑائی بھڑائی کا اتفاق نہ پڑا۔

سوال ۱۵

دنیا مین اول کون کون قوم عقلمند مشہور تھی۔

جواب ۱۵

ہند و یونانی اور اہل چین۔ اگرچہ اہل مصر بھی بہت عقلمند ہوگذرے ہین مگر انہون نے ان کے بعد شہرت مین پائی۔

سوال ۱۶

مسلمانون کے علوم نے کہان سے کہان تک اثر پیدا کیا۔

جواب ۱۶

جبکہ مسلمانون کے غلبہ پانے اور اگلی سلطنتون کے برباد ہوجانے سے یونانیون اور فارسیون کے علوم معرض زوال مین آگئے تھے مسلمانون کے علوم نے جو خلفائے عباسیہ کے عہد مین بڑی ترقی پر تھے کل ایشیا کو باستثنا چین خطا اور ہند کے فیض پہنچایا اور اسوقت یورپ کے طالبعلمون سے جبتک کہ کوئی اندلس

+ جنرل ہسٹری جلد سوم۔

کے عربی مدرسہ مین داخل ہوکر وہان کی سند حاصل نہین کرتا تھا فاضل نہین سمجھا جاتا تھا
دمشق قرطبہ بلخ اندلس سسلیہ اطالیہ سمرقند وغیرہ مقامات کے مدرسہ اور رصدخانہ
ترقی علم وفضل اسلامیہ کی گواہی دیتے ہین چنانچہ صرف اندلس مین چھ لاکھ کتابین
اور سات کتب خانہ وقفی تھے ابوعلی ابوموسی ابوالعلا وغیرہ مسلمانون مین ایسے
حکیم ہو گذرے ہین کہ جنکی بزرگی اور ہمہ دانی کا اعتراف اکثر انگریزی مصنف اپنی تصنیفات
مین کرتے ہین مسلمانون مین اہل تالیف وتصنیف بھی بہت گذرے ہین جنھون نے
بیشمار کتابین تصنیف کی ہین اور علم طب وحکمت ومنطق وریاضی وشعر وعلم ہیئت وغیرہ
کو بطور خود ترقی ہو کر کمال پر پہونچا کر چھوڑا ہے ہم اونکی تصنیفات اور ترجمون کا
تذکرہ بخوف اطناب چھوڑکر اس مطلب کو اسطرح پر ختم کرتے ہین کہ جب سے مسلمانون نے
روم فرنگ فارس ماوراءالنہر ہندوستان وغیرہ ولایتون کو قتل ونہب سے غارت و
برباد کیا ویسے ہی بعد ازان اون کے علوم اور ہنر پروری نے وہان کے لوگون
مین تھوڑا بہت اثر بھی پیدا کیا۔

سوال ۱۸

یونانیون نے علم کہان سے حاصل کیا تھا۔

جواب ۱۸

ہندوستان سے۔ چنانچہ افلاطون حکیم اپنے تصنیفات مین تمثم ہندی کی بہت کچھ
تعریف لکھتا ہے جس سے اوسنے علم حکمت تحصیل کیا تھا۔ حکیم فیثاغورث نے
حرکت محوری زمین کا مسئلہ بھی ہندوستان سے حاصل کیا۔ سکندر کے ساتھ
یہان کا ایک ادنی حکیم کلیان نامی گیا تھا جسکی تعریف یونانیون نے اپنی تصنیفات

مین بہت کچھ لکھی ہے —

چین کے لوگ شہر بنارس عرف کاشی کو اپنے علم اور حکمت کی مان بتاتے ہین فارسیون نے اکثر عجیب و غریب صنائع کو یعنی انکو ہندون سے منسوب کیا ہے بہرام گور بادشاہ ایران نے ہندوستان سے بہت سے گانے والے بلوائے تھے اور فارسیون نے علم موسیقی اون سے اخذ کیا —

ابوریحان البیرونی نے خوارزم شاہ کے حکم سے چالیس برس تک ہند مین رہکر علم حکمت اور فلاسفہ سیکھا ابو معشر نجومی نے بھی بنارس ہی مین علم نجوم تحصیل کیا تھا —

اسی طرح انگریزی مورخ علوم اور فنون کے باب مین ہندوستان کو معلم قدیم بیان کرتے ہین چنانچہ ایک محقق مسٹر [illegible] نامی کا قول ہے کہ ہند وہ عظیم الشان مدرسہ تھا کہ جہان سے سب یورپ کے مہذب قدمانے عرفان صنائع بدائع اور فنون و علوم کا اقتباس کیا —

ہندوون کی تصنیفات کی ہر ولایت مین قدر ہوئی اور ہر شخص نے اون سے فیض اٹھایا چنانچہ ارسطو نے ترک شاستر یعنی منطق کے مسائل ہندی حکیمون سے اخذ کیے اور اقلیدس نے جیومیٹری کے علم کو ہندوستان سے سیکھکر چین اور یونان مین لیگیا نوشیروان بادشاہ نے برزویہ حکیم کو بھیجکر کلیلہ و دمنہ کا ترجمہ منگوایا منصور دوانقی خلیفہ بغداد کے عہد مین بہت سی تقویمون اور رسالون کا ترجمہ محمد بن ابراہیم نے عربی مین کیا ابو صالح نے ۱۱۵۰ء مطابق سمت ۱۲۰۰ مین راج نیت کا ترجمہ سنسکرت سے عربی مین کرایا حکیم بو علی نے بہت سے رسائل علم طب اور کوک وغیرہ کے عربی مین ترجمہ کیے فیروز شاہ کے عہد مین کتاب بطیاری اور مطلاع اور فال نجومی کے ترجمہ ہوے زین العابدین بادشاہ کشمیر نے اکثر نسخہ علم موسیقی و تواریخ و حکمت وغیرہ کے فارسی مین ترجمہ کرائے اکبر کے عہد مین شیخ فیضی خان خانان عبد القادر

بدایونی ابو الفضل ملا احمد ٹھٹوی وغیرہ فضلا نے رامائن امرکوش لیلاوتی اتھربن بید سنگھاسن بتیسی مہابھارت اور رسائل علم موسیقی ونجوم وہیئت وتصوف کو ترجمہ کر کے یادگار چھوڑے عالمگیر کے زمانہ مین مرزا خان نے راگ درپن سنگار درپن نایکا بھید پنگل قافیہ النکار یعنی صنائع بدائع اور لغت وغیرہ کا فارسی مین ترجمہ کرکے ایک دلچسپ مجموعہ تحفۃ الہند نامی ترتیب دیا ۔ غرضکہ پہلے پہلے تو ہندوستان کے علم دوست سیاحون کی مغرب مین عرب تک اور شمال مین چین تک پہونچکر علم کی روشنی پھیلائی اور یہان کے علوم وفنون نے مصر ویونان مین جاکر اور وہان سے یوروپ مین منتقل ہوکر رنگا رنگ کے گل پھلائے اور اہل عالم کو گوناگون ثمرۃ الفواد سے متمتع کیا جبکہ انقلابات زمانہ سے ہندوستان مین بدنظمی اور جہالت پھیلی اور وہان کے علوم قدیمہ حالت افسردگی مین پہونچکر چھپ جانے کے قریب پہونچے تب صاحبان انگریز بہادر کا قدم آیا اور اونکی برکت سے پھر کچھ علم کا چرچا ہوا چنانچہ بہت سی چھپی ہوئی کتابین زوایاے خمول سے نکلین اور اونکا انگریزی ترجمہ ہوا اور اہل یوروپ نے باوجود موجد ہونے اکثر صنائع بدائع کے پھر بھی اون سے کچھ نہ کچھ فائدہ ہی اوٹھایا ۔

جو ترجمہ ہندی اور سنسکرت کی کتابون کے علماے انگلینڈ اور فضلاے فرانس نے اپنی اپنی زبانون مین کیے ہین اونکی تفصیل لکھتا مگر خوف اطناب سے باز رہا ۔

سوال ۱۹

پارلیمنٹ کی رسم کہان سے نکلی ہے ۔

جواب ۱۸

یونان سے وہان سے روم مین مروج ہوئی اور روم سے انگلستان مین جہان کہ بخوبی

شہرت اور ترقی کو پہونچی —

سوال ۲

سیواجی مرہٹہ کا سوانح عمری او حسب نسب بیان کرو —

جواب ۱۹

ایسا تحقیق ہوا ہے کہ لاکھاجی رانا کا ایک بیٹا سدن سنگہ نامی میواڑہ چھوڑکر ملک مرہٹہ مین
چلا گیا تہا جو مرہٹون سے میل جول اور شادی بیاہ کا بیوہار کرکے بہوسلہ اور اندولیہ
نامی دو خاندانون کا بانی ہوا از انجملہ خاندان بہوسلہ نے بڑی شہرت پائی اس خاندان کا
ایک شخص مالوجی نامی نظام الملک والی احمدنگر کی سرکار مین کسیقدر سوارون کا افسر تہا
ایک دن کسی تیوہار کی تقریب سے لوکجی جادو راے کے مکان پر گیا جو اوسکا اعلی افسر
اور دس ہزار سوارون کا مالک تہا لوکجی نے سادہ دلی سے مالوجی کے چہ سالہ بیٹے ساہوجی
کو ایک زانو پر اور اپنی سہ سالہ لڑکی کو دوسرے زانو پر بٹھا کر ہنسی ہنسی مین کہا کہ یہ جوڑا تو
لائق بیاہ کردینے کے ہے مالوجی نے اوسی وقت حاضرین دربار سے کہا کہ تم سب گواہ رہنا
لوکجی اپنی لڑکی میرے لڑکے کو دے چکے ہین یہ بات اگرچہ اوسوقت لوکجی کے مزاج
پر بہت گران گذری مگر جب چند ہی روز مین مالوجی نے پیشگاہ نظام الملک سے پانچہزار
سوارون کی افسری حاصل کرکے ایک ایسا ضلع جاگیر مین پایا کہ جسکا صدر مقام پونہ تہا تو
ناچار جادو راے نے اپنی دختر کی شادی ساہوجی بہوسلہ سے کردی جسکے بطن سے [illegible]
سنہ ۱۶۲۷ مین وہ آفت کا پرکالا یعنی سیواجی پیدا ہوا —

سیواجی کے خیر مقدم سے ساہوجی کی حشمت دوچند ہوگئی اور اوسنے دکن سے ہندوستان
تک ناموری پائی سنہ ۱۶۳۲ مین جبکہ نظام الملک کی سلطنت کو شاہجہان اور بیجاپور کے

بادشاہون نے باہم تقسیم کرلی تو پونا شاہجی کی جاگیر بیجاپور والے کے حصہ مین آئی اور اوسنے
اوسکے خیرخواہیون سے خوش ہوکر ایک بہت بڑی جاگیر اوسکو ملک میسور مین عطا فرمائی
جسکا صدر مقام بنگلور تہا —

ساہوجی اکثر میسور مین رہا کرتا تہا اور اوسکا وزیر داداجی کھنڈدیو پونہ رہتا تہا جسکے تعلق
سیواجی کی اتالیقی بہی تہی سیواجی بچپن ہی سے شوخ چالاک اور بیباک تہا اوسنے اپنی
ملکی طریقون کے بموجب شہسواری اور سپہ گری کے فنون مین خوب مہارت پیدا کی اور
شکار کے بہانے سے جنگل اور پہاڑون مین جاکر وہان کے سپاہی پیشہ اور غارتگر قومون
سے ایسی آشنائی بہم پہنچائی کہ بہت لوگ اوسکے رفیق ہوگئے جنکی ہمراہی سے سیواجی کی
طبیعت مین بڑے بڑے ارادے پیدا ہوئے اور شجاعت اوسکے خون مین جوش
مارنے لگی تب وہ داداجی کے قابو سے نکل گیا اور بیجاپور کی عملداری مین لوٹ مار کرکے
سمت مین قلعہ تورنا پر قابض ہو بیٹھا اور وہان کے مسلمان قلعدار کو نکالکر بادشاہ کا
اطمینان کردیا کہ مین اس قلعہ کو آپکے ملازمون کی بہ نسبت اچہی طرح رکہونگا مگر
جب اوسنے قلعہ مذکور کو کہائی خندق برج بارہ اور لڑائی بہڑائی کے سامانون سے
مستحکم کیا تو بادشاہ کو اندیشہ ہوا اور اوسنے ساہوجی کو اوسکی شکایت لکہی ساہوجی نے
داداجی کو لکہا کہ سیواجی کو علاقہ بیجاپور مین لوٹ مار نہ کرنے دو چنانچہ وہ اپنی زیست تک
سیواجی کو منع کرتا رہا مگر اوسکے بعد سیواجی مطلق العنان ہوگیا اور اوسنے باپ
کی جاگیرون پر قبضہ کرکے اوسکے عاملون کو بیدخل کردیا اور سنگر کا قلعہ شاہ بیجاپور کے
مسلمان قلعدار کو ملاکر اپنے تصرف مین داخل کیا اور چندر کا مشہور قلعہ کہ جسکی وراثت
پر دو حقیقی بہائی قوم مرہٹہ آپس مین جہگڑتے تہے سیواجی نے اونکے بیچ مین پڑکر دغا سے

لے لیا یہ سب کامیابیان اوسکو ہمت آئین حاصل ہوئین —
بعدہ سیواجی کوکن مین گیا اور بادشاہی خزانہ کی کرا ہیون کو لوٹکر بڑے بڑے پانچ قلعہ
جو گھاٹی مین ستے دبا لیے اور اوسکے افسر قوم برہمن نے کلیانی کے مسلمان حاکم پر
چھاپہ مارا اور اوسکو گرفتار کرکے سارے قلعون کی کنجیان اوس سے چھین لین اور
اوسکو سیواجی کی خدمت مین پیش کیا سیواجی نے اوسکی جان بخشی کی اور اپنے ممالک
مقبوضہ مین شاہ بیجاپور کے ضبط کیے ہوے اوقاف اور معافی اور جاگیرات کو ہندون
کے نام بحال کرکے وہانکی پورانی رسمون کو تازگی بخشی —
سیواجی کی طبیعت مین تعصب مذہب اور پاس قومی دونون موجود ستے وہ مسلمانون
کے وجود اور اونکی راہ و رسم سے سخت نفرت رکھتا تھا اور اون کے استیصال سے اپنے
مذہب اور اپنی قوم اور اپنی رسمون کو ترقی دیا چاہتا تھا یہ مزاج اوسکا تدابیر ملکی سے
ایسا راس آیا کہ اوسنے بخوبی کامیابی پائی اور یہ دعوا کیا کہ دیوتے مجہپر مہربان ہین اور
اوتارون نے مجکو کرامتین بخشی ہین —
بیجاپور کی سرکار نے اس غلط فہمی سے کہ سیواجی نے اپنے باپ کے سکھانے سے یہ ہوم
مچائی ہے ساہوجی کو فریب سے گرفتار کرلیا ساہوجی نے بہت کہا کہ مین بیٹے کی ان باتون
مین شامل نہین ہون مگر قبول نہین کیا اور اوس فتنہ کے فرو کرنے کے لیے اوسکو
معقول مہلت دی اس عرصہ مین ساہوجی نے بیٹے کو ہر طرح کی تاکید بتہدید لکہی مگر
وہ اپنے ارادون سے باز نہین آیا تب ساہوجی کو قید کرلیا اور یہ دہمکی دی کہ اگر اسقدر
عرصے مین تیرا بیٹا مطیع نہ ہوگا تو تجکو مار ڈالین گے سیواجی یہ سنکر بہت گھبرایا اور اوسنے
شاہجہان بادشاہ دہلی سے اعانت چاہی جسکے علاقہ مین اب تک اوسنے احتیاط

لوٹ مارنے کی تھی —

شاہجہان نے سیواجی کو ہزاری منصب دیکر اوسکے باپ کو بعد مقید ہی چار سال کے رہا کرو ادیا سیواجی باپ کے جان کے خوف سے کچھ عرصے تک چپ بیٹھا رہا لیکن یہہ بیکاری اوسپر بہت شاق گذرتی تھی آخر کرناٹک مین فساد ہوا سرکار بیجاپور نے ساہوجی کو وہان کے انتظام پر بہیجا سیواجی نے اس موقع کو غنیمت سمجھکر اوس ہندو راجہ کو جو گہاٹیون سے دریاے کشنا کے بالائی حصون تک سارے پہاڑی ملکون واقع جنوب پونہ کا مالک تہا بغاوت کی ترغیب دی اور جب وہ اوسکا شریک ہوا تو اوسکو مار کر اوسکے تمام مقبوضات پر قبضہ کیا اور پہر جس ترکیب اور جس حیلہ سے ہوسکا سنہ ۱۰۶۵ھ مطابق سنہ ۱۶۵۵ء تک ملک گیری کی شہزادہ اورنگ زیب اسی سال مین دکن کا صوبہ ہوکر آیا سیواجی نے اوسکی ملازمت حاصل کی اور اپنے ممالک مقبوضہ کو بادشاہی سندون سے مستحکم کیا مگر جب دیکہا کہ شاہزادہ گولکنڈہ فتح کرنے مین مصروف ہے اور یہ مہم بہت طول کہینچیگی تو اوسکا ساتھہ چہوڑ دیا اور مغلون کی قلمرو پر دہاوا کرکے جنیر کو لوٹ لیا اور احمد نگر کا قصد کیا مگر اورنگ زیب کے جلد جلد فتحیاب ہونے سے اوسکی امیدین پوری نہوئین —

اس عرصہ مین شاہجہان بیمار ہوگیا اور اورنگ زیب ہندوستان کو جانے لگا تو سیواجی نے واسطے عفو تقصیرات کے ملتجی ہوکر عرض کی کہ میرے حقوق جو ممالک شاہی مین ثابت ہین دلوائے جاوین تو مین جان نثاری کو مستعد ہون مگر اورنگ زیب نے اون کے استحقاق کی تحقیقات آیندہ پر رکہکر اوسکے قصور اس شرط پر معاف کیے کہ وہ اپنے سوارون کے گروہ کو اوسکی فوج مین داخل کرے سیواجی بہی اورنگ زیب کے مانند چالاک حیلہ ساز تہا وہ زبان سے تو سب کچھہ قبول قرار کرتا رہا مگر سوارون کے بہیجنے کو صاف اوڑا گیا —

بعد روانگی اورنگ زیب کے سیواجی نے ملک بیجاپور مین چھاپہ مارنے شروع کیے
اس عرصہ مین وہان کا بادشاہ مرچکا تھا اور اوسکا جانشین خورد سال تھا وزیرون نے
سیواجی کی مدافعت کو ایک بڑی فوج افضلخان کی افسری مین بھیجی جب وہ پہاڑی جنگلون کو
طے کرکے پرتاب گڈھ کے قریب پہونچی تو سیواجی نے حیلہ گری سے اطاعت ظاہر کی اور
افضلخان کو ایسے ایسے فقرے دیے کہ وہ ایک خدمتگار اور ایک تلوار لیکر اوسکے ملنے کو
قلعہ پر گیا سیواجی دگلے کے تلے فولادی زرہ پہنکر اوسکی پیشوائی کو آیا اور بغلگیر ہوتے ہی
ایسی تلوار ماری کہ اوسکا کام تمام ہوگیا اور اوسی وقت سیواجی کی فوج نے جو سپاہ غنیم کو
گرد جنگلون مین چھپی ہوئی تھی اوسپر حملہ کرکے فتح پائی سیواجی نے فراریون کی جان بخشی
اونمین جتنے مرہٹے تھے وہ سیواجی کی ملازمت مین داخل ہوے مگر ایک مرہٹہ سردار نے
ولینعمت کی نمکحلالی سے سیواجی کی نوکری قبول نہ کی سیواجی نے اوسکو خلعت و قیمت
دیکر رخصت کیا—

اس فتح سے جو ماہ کنوار سمت ۱۷۱۶ مین حاصل ہوئی اوسکا حوصلہ بہت بڑھ گیا اور اوسنے
پاس پڑوس کے ملکون کو غارت اور سب پہاڑی قومون کو فتح کرکے کوکن کی طرف
یورش کی تاکہ وہان کی فتوحات کو خاتمہ پر پہونچا دے راستہ مین سنا کہ اوسکے مقابلہ کو
ایک لشکر عظیم بیجاپور سے روانہ ہوا ہے پس وہ وہین سے لوٹا اور قلعہ پنالا مین آ بیٹھا
بیجاپور کے لشکر نے ماہ جیٹھ سمت ۱۷۱۷ مطابق ۱۶۶۰ء مین اوسکا محاصرہ کیا سیواجی کچھ عرصے تک اوس سے
لڑکر ایک اندھیری رات مین باہر نکلگیا وہ قلعہ چار مہینے اور لڑ کر آخر فتح ہوگیا مگر سیواجی
کے ہاتھ نہ آنے سے شاہ بیجاپور کو اس فتح کی خوشی نہ ہوئی بلکہ اسقدر غصہ آیا کہ خود اپنی
فوج لیکر چڑھا کہ سیواجی اوسکا مقابلہ نہ کرسکا اور شاہ نے اکثر ملک اوسکا فتح کرلیا اس

اس عرصہ مین کرناٹک مین ایسا فساد ہوا کہ بادشاہ اوسکے فرو کرنے کو گیا اور دو برس تک
اوسمین مصروف رہا سیواجی نے فرصت پاکر اپنے گئے ہوے علاقے ہی واپس نہ کیے بلکہ
وہ اور بہت سا ملک بیجاپور کا دبا بیٹھا آخر ساہوجی نے بیچ مین پڑکر فیما بین شاہ اور سیواجی
کے آشتی کرادی سیواجی صلح کے بعد ایسے ملک پر قابض رہا کہ جو سمندر کی جانب سے
اڑہائی سو میل چوڑا اچکلا اور کوکن کا وہ حصہ تہا جو گوا اور کلیانی کے بیچ مین پڑتا ہے
اور گہاٹون کے اوپر سے طول اوسکا پونہ کے شمال سے لیکر مقام مرچ واقع دریای کشنا کے
جنوب تک ڈیڑہ سو میل کے قریب قریب ہے اور عرض اوسکا مشرق سے مغرب تک زیادہ
سے زیادہ سو میل تہا اس مختصر ملک مین سات ہزار سوار اور پچاس ہزار پیادہ اوسنے قائم
کیے اور ایک خود مختار ریاست کا ڈہنگ ڈالا —

سیواجی کو جب بیجاپور کی مہم سے فراغت حاصل ہوئی تو وہ قلمرو مغل کی طرف متوجہ ہو کر
جنیر مین آیا اور اوسکے سوار اورنگ آباد تک لوٹتے چلے گئے شایستہ خان صوبہ دار اورنگ آباد
نے اون سوارون کو بہگا کر پونہ کے قریب ڈیرے لگائے سیواجی جو اوسوقت سنگڑہ کے
قلعہ مین چلا آیا تہا ایکدن شام ہوتے ہی پونہ کو روانہ ہوا اور راستہ مین پیادہ فوج کی چوکیان
بٹہاتا ہوا پچیس مرہٹون کے ساتہ ایک برات کی ہیئت مین شہر مین داخل ہوا اور شایستہ خان
کے پہرون کی قطار سے گذر کر سیدہا اوسکے محل مین گہس گیا شایستہ خان جی چھوڑ کر بہاگا غضب
کہ وہ ایک کہڑکی سے نیچے کو کود آیا تہا اوسکے ہاتہ کی دو انگلیان سیواجی کی تلوار سے
کٹ گئین اور بیٹا اوسکا جان سے مارا گیا بعدہ سیواجی ایسی تیزی اور تندی سے لوٹ
گیا جیسا کہ آیا تہا اور کیسکو اوسکے آنے جانے کی خبر نہ ہوئی اور سیدہا سنگڑہ کے قلعہ پر پہونچکر
اس خوشی مین ایسی روشنی کی کہ اوسکا تماشا بادشاہی فوج والے بارہ میل سے دیکہتے تہے

سیوا اجی کا یہ کام ایسا بڑا سمجھا گیا کہ ابتک مرہٹہ اوسکو فخر و عزت کے ساتھہ بیان کرتے ہیں
اورنگ زیب اس شکست سے بہت برہم ہوا اور جب شائستہ خان نے اس بلائے
ناگہانی کو اپنے معاون مہاراجہ جسونت سنگہ کی دغابازی سے منسوب کی تو جسونت سنگہ
اوس سے ناراض ہوکر اورنگ آباد چلا گیا اور شائستہ خان کی بدلی بنگالہ کو ہوگئی —
سیوا اجی نے دشمنون کے خرخشون سے امن پاکر چار ہزار سوار سے سورت پر دہاوا
کیا اور اوس تونگر شہر کو چہہ روز تک دل کہولکر لوٹا گو انگریزون اور ہالینڈ کے
کارخانہ والون نے جنکے پاس بہت سے ہندوستانی تاجر بہی پناہ گزین ہوئے تہے
مرہٹون کو مارکر اپنی سرحد سے نکالدیا لیکن پہر بہی وہ بیشمار دولت لے گئے اور
سیوا اجی قلعہ راے گڈہ واقع کوکن مین جاکر آرام ہو بیٹہا یہ واقعہ ۵ - جنوری ۱۶۶۴ء
مطابق ۱۵ - ماہ جمادی الثانی ۱۰۷۴ھ موافق متی ماہ بدی پدو سمت ۱۷۲۰ کو واقع ہوا
کچہ عرصے بعد ساہوجی شکار کہیلتے مین گہوڑے سے گرکر مرگیا اوسنے اپنی جاگیر واقع
مدراس کا انتظام اچہی طرح سے کیا تہا اور جنوبی فتوحات کو بیجاپور کے نام سے
بہت ترقی دی تہی اوسکی فتوحات شہر مدراس تک پہونچی تہین اور تنجور کی ریاست بہی
اوسمین شامل ہوگئی تہی —
ساہوجی کے مرتے ہی سیوا اجی نے راجگی کا خطاب اختیار کیا اور اپنے نام کا سکہ جاری
کرکے جہازون کا ایک بیڑہ بنایا اور اوسکے ذریعہ سے شاہ دہلی کے اکثر جہازون کو
لوٹا ایکدفعہ چار ہزار آدمیون کو ساٹہہ کشتیون پر بٹہاکر صوبہ کنارا کے ایک دورداز
مقام پر اوترا اور بارسلور کو جو بیجاپور کا مالدار بندر تہا لوٹ کر اون سب بندرون کی

اس سکہ مین یہ کندہ تہا - سیوا مہاراجہ چہترپتی -

بھی خبر سے ڈالی خان اوسکی رسائی کا سان گمان بھی نہ تھا۔
شروع سنہ ۱۶۶۶ء مطابق سمت ۱۷۲۱ مین اوسنے بیجاپور اور اورنگ زیب کی سلطنتون کو
ایک ساتھ غارت کرنے کا ارادہ کرکے فوج کو تو علاقہ بیجاپور مین روانہ کی اور خود اورنگ زیب
کے قلمرو مین گیا اور اوسکا بہت کچھ نقصان کیا اورنگ زیب نے حجاجیون کی کشتی
کے لوٹے جانے اور بندر سورت کے تباہ ہونے سے جو حجاجیون کے اوترنے کی وجہ سے
مقدس سمجھا جاتا تھا غضبناک ہوکر راجہ جے سنگہ اور دلیر خان کو سیواجی کی مہم پر روانہ کیا۔
انہون نے نربدا پار ہوکر پونہ اور پورندر کے قلعون کو فتح کرلیے اور سیواجی کے پکڑنے
مین بہت مصروفی کی چونکہ بعد مہم سیواجی کے اونکو بادشاہ کا حکم بیجاپور جانے کا تھا اور
سیواجی کو بیجاپور کا تباہ کرنا مدتون سے لگا ہوا تھا اسلیے اوسنے راجہ جے سنگہ سے
صلح کرلینا مناسب سمجھا تاکہ اوسکے ساتھ ہوکر بیجاپور کو لوٹے چنانچہ اوسنے راجہ سے
مکاتبت شروع کی راجہ نے بھی اوسکو جان کی سلامتی اور بادشاہ کی نوازشون کا بھی
یقین دلایا کہ وہ جریدہ اوسکے پاس چلا آیا اور دونون کی مشورت سے ایک عہدنامہ
لکھا گیا جسمین سیواجی کی طرف سے بیس قلعون کے پیشکش کرنے اور بادشاہی اطاعت مین
جان نثار رہنے کی شرطین تھین اور بادشاہ کی طرف سے اوسکے پنجسالہ بیٹے سنبھاجی کو
پنجہزاری منصب دینے اور بیجاپور کے مفتوحہ ممالک کے محاصل سے فیصدی کے حساب
سے کچھ اوسکا حق مقرر کرنے کا وعدہ تھا مگر بادشاہ نے پچھلی شرط کو قلم انداز کرکے
اور باقی شرطون کی منظوری کا ایک مفصل عہدنامہ سیواجی کے نام لکھ بھیجا اور سیواجی
دوہزار سوار اور آٹھ ہزار پیادہ لیکر راجہ کے ساتھ بیجاپور کو روانہ ہوا اور وہان کی مہمات
مین بڑی خیرخواہی اور دلاوری بروئے کار لایا۔

اورنگ زیب نے اس جلدی مین تعریف آمیز فرمانون اور عام وعدون سے سیواجی
کو خوش کر کے دہلی مین بلوایا سیواجی باوجودیکہ بڑا متقی اور ہوشیار رہتا اورنگ زیب
کے اقرارون اور جے سنگہ کی مہربانیون سے دہوکا کہا کر مع سنبہا جی کے دہلی کو روانہ
ہوا وہان اوسکی خاطر تواضع جیسی کہ وہ چاہتا تہا نہ ہوئی چنانچہ جب وہ دہلی کے قریب پہنچا
کمتر درجہ کا سردار جے سنگہ کے بیٹے کے ساتہہ اوسکی پیشوائی کو آیا اور دربار مین بادشاہ
اوسکو تیسرے درجہ والے یعنی پنجہزاری سردارون مین بلا امتیاز کہڑا کیا سیواجی اس
خفت سے غیرت اور غصہ کے مارے بیہوش ہو کر گر پڑا اور جب کچہہ ہوش مین آیا تو رامسنگ
کو اوسکے باپ کی دہوکا دہی اور وعدہ خلافی کی بڑی لعنت ملامت کی اور بادشاہی
نوکرون سے کہا کہ تمنے میری آبرو خاک مین ملا دی ہے مجکو بہی خاک مین ملا دو او
اوسی عالم مین بلا حصول خلعت دربار سے باہر چلا گیا اورنگ زیب نے اوسکے مکان پ
پہرہ قائم کر دیے اور یہ دم دیا کہ جب تک جے سنگہ کی رپوٹ اون وعدون کی بابت جو
تمسے کیے ہین نہ آجاوے تمکو یہان رہنا پڑے گا —

سیواجی نے اپنی مخلصی کی تدبیرون کو سوچکر اول تو بادشاہی اجازت سے اپنے ہمراہیون
کو جو پانسو سوار اور ہزار پیادہ تہے وطن کو بہیجدیا اور پہر خود بیماری کے بہانہ سے
کہاٹ پر پڑ گیا اور بادشاہی بیدون سے جو اوسکے معالجہ کو آتے تہے سازش کر کے با
کے رفیقون سے بات چیت جاری رکہی اور فقیرون کے واسطے بڑے بڑے ٹوکرون مین
شیرینی اور کہانا بہیجنا شروع کیا جب دیکہا کہ پہرے والے ٹوکرون کو بے روک ٹوک آنے
جانے دیتے ہین تو ایک روز وہ ایک ٹوکرے مین بیٹہا اور بیٹے کو دوسرے ٹوکرے مین
بٹہا کر پہرہ والون کی حفاظت سے باہر نکل گیا کچہ دور آگے اوسکا گہوڑا کہڑا تہا اوسپر

پہنچے کے بیشک بہت جلد متھرا مین داخل ہوا وہان اوسکے رفیق بھیس بدلے ہوے پڑے
تھے سیواجی نے سنبھاجی کو ایک برہمن کی حفاظت مین چھوڑ کر دکن کو روانہ ہوا اور تعاقب
کرنے والون سے بڑے فن و فطرت سے جان بچاکر نو مہینے کے عرصے مین ماہ پوس سمبت ۱۷۲۳
کو راے گڈھ مین صحیح وسلامت داخل ہو گیا—

چونکہ راجہ جے سنگھ قبل از پہونچنے سیواجی کے اورنگ آباد مین مر گیا تھا اور اوسکی فوج نے
بالا گھاٹ اور پائین گھاٹ کے قلعون کو بے حفاظت چھوڑا تھا اسلیے سیواجی کے افسرون نے
اون سب کو تھوڑی تھوڑی لڑائیون مین لے لیے تھے اور جب سیواجی پہونچا تو اوسی
گرما گرمی مین اور بہت سے قلعون پر قابض ہوے—

جے سنگھ کی جگہ شاہزادہ معظم دکن مین آیا اوسکے ساتھ جسونت سنگھ بھی تھا چونکہ شاہزادہ
کی طبیعت بے جا دہی اور بادشاہ کے برخلاف ہندون کا خیر خواہ تھا اور سیواجی کا دوست
سیواجی نے اوسکی حمایت اور دوستی اور شاہزادہ معظم کی تائید سے یہ فائدہ اوٹھایا کہ
بادشاہ نے اوسکے سارے قصورون سے چشم پوشی کی اور بہت سا ملک اوسکو واپس
دیکے جاگیر بھی صوبہ برار مین عطا فرمائی اور راجگی کا خطاب اوسکا تسلیم کیا—

سیواجی اپنے قوی دشمن اورنگ زیب سے فراغت حاصل کرکے گول کنڈہ اور بیجاپور
کی طرف متوجہ ہوا ان بادشاہون نے اوسکے مقابلہ مین آپ کو کمزور اور اورنگ زیب کو کمین
مین دیکھکر اوسکو سالانہ خراج دینے کا وعدہ کیا—

بعدہ سیواجی نے دو برس امن چین مین بسر کیے اور اپنی قلمرو کا انتظام ایسی شائستگی
سے کیا کہ جسکی تعریف انگریز بھی کرتے ہین مختصر یہ ہے کہ اوسکی سرکار مین دس سوار سے
لیکر پانچ ہزار سوار تک کے افسر تھے اور اونکی تنخواہین بڑی بڑی تھین مگر کسیکو یہ اختیار

نہ تھا کہ اپنے کسی ماتحت کو برطرف کرسکے یا اوس سے جو باقی نکلے سپاہ کی تنخواہ اور خزانے سے ملتی تھی لوٹ کل سرکار مین داخل ہوتی تھی اور سپاہیون کو اوسکے عوض اضافہ تنخواہ کے بخشش کردیتے تھے —

ملکی حکومت کا بھی یہی حال تھا کہ عاملون کی طرف سے رعایا پر ظلم ہونے پاتا تھا اونکا فریب نہین کرسکتے تھے کل محکمون مین برہمن کارندے تھے جو بہت کفایت اور خبرداری سے کام کرتے تھے —

عالمگیر نے جو سیواجی کا ملک واپس کیا تھا اور صوبہ برار مین جاگیر دی تھی اوسکا مقصد یہ تھا کہ سیواجی کو اپنے قابو مین لاوے اور شاہزادہ اور مہاراج کو خفیہ خفیہ اوسکی گرفتاری کی تدبیرین بتاتا تھا مگر سیواجی نادان نہ تھا کہ اوسکے جال مین پھنس جاتا بلکہ اوسنے یہان تک فیلسوفی برتی تھی کہ رشوتین دیکر دونون کو اپنا طرفدار بنا لیا تھا اور بر خلاف منشاے بادشاہ کے ایک بڑا مفسدہ برپا کیا چاہتا تھا تب تو اورنگزیب نے علانیہ حکم اوسکی گرفتاری کا جاری کیا جس سے دکن مین پھر لڑائی شروع ہوئی اور سیواجی نے سنگر کے قلعہ پر چڑھائی کی یہ بڑا مضبوط قلعہ تھا اور بادشاہ کی طرف سے ایک بہادر گروہ راجپوتونکا یہان رہتا تھا مگر سیواجی کا جنگی افسر رات کو زینہ لگا کر چڑھ گیا قلعہ والون کو مار کر نکال دیا سیواجی نے اس فتح کی خوشی مین اپنے سپاہیون کو چاندی کے جوشن عنایت کیے —

بعدہ سیواجی نے سورت کو پھر لوٹا اور خاندیس کو بے چراغ کیا اور اسدفعہ پہلے سے بہت سا مال لکھ مذکورہ سے چوتہ حاصل کی اور ایک بیڑہ جہازون کا مرتب کر کے بخیرہ کے حبشیون سے جو اوسکے قدیمی دشمن تھے جنگ کرا حبشیون نے اورنگزیب سے مدد مانگی تب اورنگزیب نے

شاہزادہ کو معطل کر کے چالیس ہزار سوار مہابت خان کی افسری مین دکن روانہ کیے سیواجی کی فتح ایک مضبوط قلعہ پر جسکو مہابت خان نے گھیرا تھا اوس سے مقابل ہوئی اور غالب آئی یہ میدان کی پہلی لڑائی تھی جسمین مرہٹون نے مغلون پر ایک بڑی فتح پائی اور فراریون کا اورنگ آباد تک تعاقب کیا یہ واقعات سنہ ۱۶۷۰ اور ۷۱ مین واقع ہوئے

اورنگ زیب نے شاہزادہ اور مہابت خان کو طلب کر کے خان جہان صوبہ گجرات کو انکی جگہ مامور کیا اور خود یوسف زئی پٹھانون کی تنبیہ اور تادیب مین مشغول ہوا۔ جنھون نے اوسکی شرقی و شمالی سرحد پر ایک بڑا فتنہ برپا کر رکھا تھا اس عرصے مین بیجاپور کا بادشاہ مر گیا اور اوسکی سلطنت کی بازی بسری ہو گئی سیواجی نے اس موقع کو غنیمت سمجھا اور دو برس کے اندر اندر بہت سی لڑائیون اور محاصرون کے بعد ایک بڑا حصہ اوس قلمرو کا فتح کر لیا جسکی وجہ سے اوسکی جاہ و حشمت کو اسقدر ترقی ہوئی کہ اوسنے بادشاہی آداب اور قاعدے کا برتنا مناسب سمجھکر راج گڈھ مین ایک بڑے جشن کا سامان مہیا کیا اور سلاطین تیموریہ کی تقلید پر تخت نشین ہو کر سونے چاندی کے تلادان کیے اور اپنے متوسلون کو خلاع فاخرہ تقسیم کر کے بڑے بڑے افسرون کے خطاب فارسی سے سنسکرت مین بدلے اور مذہبی باتون کی طرف متوجہ ہو کر کھانے پینے اور علاوہ اوس کے تمام چیزون مین جو ہندو دھرم اور حفظ نسب سے علاقہ رکھتی ہین بڑی احتیاط برتی تھی۔

آکسنڈن صاحب جو بمبئی کے فرنگی تاجرون کی طرف سے اس راج تلک کی تقریب مین سیواجی کے پاس گئے تھے کہتے ہین کہ یہ راج تلک ۱۶ جون سنہ ۱۶۷۴ء کو [illegible]

شوکت سے ہوا جو اوس ابتدا سے عروج میں اوس سے متوقع نہ ہو سکتا تھا—

سیواجی نے بعد تخت نشینی کے اپنی فوجوں کا اورنگ زیب کے قلمرو میں روانہ کین جنہوں نے دو ڈہبے قلعے فتح کیے اور مغلوں کی قلمرو کو خاندیس اور برار تک لوٹا اور گجرات میں بھڑوچ تک تاخت و تاراج کی مرہٹہ اسدفعہ پہلے پہل فوج لیکر نربدہ سے اوترے تھے—

پہر سیواجی نے باپ کی جاگیر واقع میسور کا جو اب تک اوسکے بھائی وینکاجی کے قبضہ میں تھی ارادہ کرکے گول کنڈہ کے بادشاہ سے موافقت کی اور بیجاپور والوں اور مغلوں کی لڑائی کشیوں کے وقت اوسکی رفاقت کا اقرار کرکے ۱۶۷۷ء میں تیس ہزار سوار چالیس ہزار پیادہ لیکر گول کنڈہ گیا اور وہان عہد سابق کے سوا اتنا اور قرار پایا کہ سیواجی باپ کی فتوحات سے آگے بڑہے تو بادشاہ کو حصہ دے اور بادشاہ اوسکے عوض اوسکو توپخانہ اور روپیہ دے گا—

بعد ازان سیواجی دریاے کشنا کو عبور کرکے بیجاپور کے قلاع کو جو پیش آتے گئے فتح کرتا ہوا میسور میں پہونچا اور وینکاجی سے ملکر باپ کے ترکہ سے حصہ مانگا جب اوسنے انکار کیا تو سیواجی نے جبراً سب ترکہ پدری واقع میسور پر قبضہ کرلیا اور آیندہ اور بہی ملک گیری کیا چاہتا تھا کہ اتنے مین گول کنڈہ پر مغلوں اور بیجاپور والوں کے چڑہ آنے کا سنے لگا تو وہ جنوبی علاقہ میسور باقرار دینے نصف آمدنی کے وینکاجی کو دیکر گول کنڈہ کو روانہ ہوا مگر والی گول کنڈہ اوسکے آنے سے پہلے اون سے تصفیہ کرچکا تھا تب سیواجی بلاری اور ادونی وغیرہ قلاع متعلقہ بیجاپور کو فتح کرتا ہوا بعد سفر اٹھارہ مہینے کے ۱۶۷۸ء میں رایگڈہ میں پہونچ گیا—

بعدہ شاہزادہ معظم اور دلیرخان نے بیجاپور کا محاصرہ کرلیا اور بیجاپور کے وزیر نے
سیواجی سے امداد چاہی مگر وہ اودہر تو نہ گیا اور مغلون کی قلمرو پر بڑی زور شور سے
حملہ آور ہوا اس یورش مین ہزیمت نصیب ہوئی لیکن بار دیگر پہر ایسے زور و قوت
سے نمایان ہوا کہ ویسا کبھی نہ ہوا تہا اور بہت سے قلعہ مغلون سے خالی کراکر تصرف
مین لایا بیجاپور کے وزیر نے پہر بہت تمام کمک کی استدعا کرکے لکہا کہ ہماری مدد اوس
سے پہلے کرنا چاہیے کہ بعد اوسکے وہ کام نہ آئے سیواجی اوسکی درخواست پر روانہ ہوچکا
تہا کہ ناگاہ اوسکو اپنے بیٹے سنبہاجی کے مغلون سے ملجانے کا پتہ لگا یہ نوجوان شاہزادہ
جسمین باپ کی لیاقتون سے سواے دلیری کے اور کسی قسم کی لیاقت نہ تہی یہان تک
عیاش ہوگیا تہا کہ اوسنے ایک برہمن کی جورو کے ناموس پر دست درازی کی تہی جسکی
سزا مین باپ اوسکو ہمیشہ ایک قلعہ مین مقید رکہتا تہا مگر وہ اب قید سے بہاگ کر دلیرخان
سے جا ملا تہا سیواجی کو اس معاملہ سے بڑی تشویش ہوئی لیکن وہ چند روزہ تہی کیونکہ
بادشاہ نے دلیرخان کو لکہا کہ سنبہاجی کو قید کرکے ہمارے پاس بہیجدو مگر دلیرخان نے
اوسمین اپنی بدنامی دیکہکر اوسکو سیواجی کے پاس پہونچا دیا اور سیواجی نے بیجاپور کی
مخلصی پر مصروف ہوکر بادشاہی رسدون کو چارون طرف سے ایسا بند کردیا کہ دلیرخان
گہبراکر واپس چلا آیا اور بیجاپور والون نے منت پذیر ہوکر وہ سب علاقہ دیڈالا
جو کرشنا اور تنگبہدرا ندیون کے درمیان مین ہے اور جو حقوق اوسکے باپ
کی جاگیر واقع میسور پر حاصل تہے وہ بہی اوسکو عنایت کیے سیواجی کا یہ عروج اوسکے
بہائی وینکاجی کے دل پر اسقدر شاق گذرا کہ اوسنے حسد اور غیرت کے مارے جوگی ہوجانا
مصمم کرلیا تہا کہ اس عرصے مین سیواجی کے تمام ارادے ایک سخت بیماری سے

صدمہ سے فسخ ہوگئے اور وہ تاریخ ۵ - ماہ اپریل ۱۸۳۶ء مطابق ۲۲ - ماہ ربیع الآخر
سنہ ۱۲۵۲ ہجری موافق ہیا کہ یہی ۹ - سنہ ۱۸۳۶ کو تیرہ برس کی عمر مین راہی بقا ہوا اور
جو حکومت پیدا کرکے چھوڑ گیا تھا وہ اوسکے بعد علی ذریعہ کو پہونچکر پٹھانون کے زوال
کی باعث ہوئی ‡

سوال ۲۱

سمرامس بیگم جو حسب بیان انگریزون کے سب سے پہلے ہند پر حملہ آور ہوئی تھی کس
ملک مین حکومت کرتی تھی —

جواب ۲۱

سمرامس بیگم نینوہ کے بادشاہ نینوس کی بیگم تھی جسنے نمرود کے جانشینون سے شہر
بابل چھین کر سلطنت اعظم یہ مین جو دنیا کی سلطنتون مین اول سلطنت خیال کی گئی
ہے (اور عراق وکلدیہ بھی اوسی کو کہتے ہین اور ایران وروم بھی اوسمین شامل تھے)
عمل کرلیا تھا جب وہ مرا تو سمرامس اوسکی جانشین ہوئی اور حبش کو فتح کرکے ہندوستان پر
چڑھ آئی مگر ہندؤن نے مکر رمحاربہ کرکے اوسکو سندھ کے پار بھگا دیا یہ واقعہ بیشتر عیسوی
سے تخمیناً دو ہزار برس بیشتر واقع ہوا تھا ‡ اکثر انگریزی مورخون کا قول ہے کہ معرکہ
عظیم دیواسر سنگرام جو پورانون مین درج ہے اوسکی اصل شاید یہی لڑائی ہے —

سوال ۲۲

چین مین عجیب چیز کیا ہے —

‡ تاریخ الفنسٹن - کرنیل ٹوڈ صاحب کی تاریخ مرہٹہ —
‡ پیرشتہ مین —

جواب ۲۱

چین کی دیوار جو واسطے روکنے حملہ تاتار کے شفوریچی وانگ تی نے بنوائی تھی اوسکا مفصل احوال تاریخ چین مصنفہ کارکرن مین درج ہے۔

سوال ۲۲

روس کی عجائبات بیان کرو۔

جواب ۲۲

اس سے عجیب اور کیا بات ہوگی کہ ملک روس مین گرمیون مین کئی مہینے تک آفتاب غروب نہین ہوتا ہے۔

سوال ۲۳

ہندوستان مین کون کون عمارتین مشہور ہین۔

جواب ۲۳

روضہ تاج گنج۔ دیگ کے بھون۔ ہمایون کا مقبرہ۔ دہلی کی جامع مسجد۔ مندر جین واقع کوہ آبو۔ دیوگڈھ کا قلعہ جو ایک سخت پتھر کا تراشا ہوا ہے۔ ایلورا۔ اور ایلیفنٹا کی عمارتین جو پہاڑون کے غار مین پتھر تراش کر بنائی ہین۔

سوال ۲۴

یہ سچ ہے کہ فارس کے بادشاہون نے تمام دنیا مین فرمانروائی کی ہے۔

جواب ۲۴

یہ سچ نہین ہے کیونکہ تمام دنیا کی تاریخین اوسکی گواہی نہین دیتین۔

سوال ۲۶
راجپوت کس کس چیز کی زیادہ عزت کرتے ہین۔

جواب ۲۵
اپنی عورت اور اپنے گھوڑے اور اپنی تلوار کی۔ تشریح اسکی یہ ہے کہ راجپوت لوگ سب قومون سے زیادہ اپنی مرجاد کے پابند ہوتے ہین اور عورتون کی عزت و توقیر کرنا اونکی مرجاد مین داخل ہے اور یہ بات شاستر کی رو سے بھی ممنوع نہین ہے۔ راجپوتون کی عورتین گو شوہر پرست ہوتی ہین مگر مزاج ویسا ہی رکھتے ہین اور وہی اقتدار اور وہی غیوری جو راجپوتون کی طینت سے مخصوص ہے۔ اگر اونکے شوہر اون کی خاطر خواہ عزت اور آبرو نہ کرین تو وہ اس غم و غصہ مین اپنی جان ہلاک کر ڈالتی ہین۔

تلوار کی عزت اسلیے کرتے ہین کہ وہ اونکا خاص ہتھیار ہے راجپوت لڑائی مین جسقدر تلوار پر بھروسہ رکھتے ہین اور کسی ہتھیار پر نہین رکھتے تلوار ہر وقت اونکے پاس رہتی ہے وہ اوسکو بزم مین ایک عمدہ مصاحب اور رزم مین ایک بڑا رفیق سمجھتے ہین گھوڑے سے اونکو لڑائیون مین بڑی مدد ملتی ہے جب اونکا دلپسند گھوڑا مرجاتا ہے تو مثل آدمی کے اوسکو دفن کرتے ہین اور اگر ہوسکتا ہے تو اوسکی یادگاری کیلیے ویسی ہی صورت پتھر یا مٹی کی بنوا کر مدفن پر رکھدیتے ہین مجھے اسوقت ہاڈا راجپوت کی وہ بات یاد آئی جو اوسنے بادشاہ علاءالدین خلجی سے کہی تھی کہ آپ تین چیز راجپوت سے کبھی مت مانگنا ایک اوسکی تلوار ایک اوسکی عورت ایک اوسکا گھوڑا۔ راجپوت کی عورت تلوار گھوڑے نے اس مصرعہ کا مضمون باطل کردیا ہے۔

۴ اسپ وزن و شمشیر وفادار کہ دید ۵

اسلیے کہ جسقدر وفاداری راجپوتون کی عورتون کی تواریخ مین درج ہوئی ہے ویسی
کسی قوم کی عورات کو نہین ہوئی راجپوتون کی عورتین ایام مصیبت اور ہیبت ناک
لڑائیون مین اپنے شوہرون کا ایسا ساتھ دیتی ہین کہ ہتہیار باندہ کر دشمنون سے لڑتی
ہین اور جب فتح کی امید نہین رہتی ہے تو اونکی غیرت اور عزت کے بچانے کو جوہر کرکے
زندہ آگ مین جلجاتی ہین یا اور کسی ترکیب سے جان دیدیتی ہین تاکہ دشمن کے پنجہ
مین نہ پہنسین اور جب اونکے شوہر مرجاتے ہین تو اونکے ساتھہ ستی ہوجاتی ہین اگر
ستی نہین ہوسکتی ہین تو عمر بہر اون کے نام پر بیٹھی رہتی ہین —

اونکی تلوار کی وفاداری یہ ہے کہ دوہ اونکو قتل نہین کرسکتی کیونکہ وہ اپنی تلوار کو کبھی
جدا نہین کرتے نہ اورون کو حوالہ کرکے سیر و شکار کو جاتے ہین جیساکہ آجکل اکثر قوم
کے امرا کو دستور ہے — اور دشمن کے دباو سے جیتے جی ہتہیار نہین ڈالتے —

اونکا گہوڑا یہ وفاداری کرتا ہے کہ جب وہ لڑنے کو جاتے ہین اور جانبازی کے موقع
پر اوسکو چہوڑکر پیادہ ہوتے ہین تو وہ اونکے پاس کہڑا رہتا ہے اور تا اختتام جنگ
اودہر اودہر نہین جاتا اور جب دیکہتا ہے کہ اوسکا سوار مارا گیا تو اوسکی پگڑی موہنہ مین
لیکر گہر چلا آتا ہے تاکہ اوسکا بیٹا باپ کی پگڑی کو جو راجپوتون مین عمدہ میراث ہے
باندہکر جانشین ہووے راجپوتون کی تواریخ مین گہوڑے کی وفاداریون کی بہت کچہ
مثالین درج ہین چنانچہ گوگا چوہان کے گہوڑے جوادیہ نے اوسکے ساتھہ ایسی وفاداری
کی تہی کہ راجپوت لوگ جب اپنے گہوڑے سے خوش ہوتے ہین تو اوسکا نام جوادیہ
رکہتے ہین رانا پرتاپ کے چیتک اور انگارہ نامی گہوڑون کی تعریفین دفترون مین

لکھی گئی ہین اور اونکی قبرین ابتک میواڑ مین موجود ہین اسی طرح سرجی امید سنگھ راجہ بوندی کے وفادار گھوڑے کی معقول یادگار ملک بوندی کے دفاتر اور سرزمین مین باقی ہے—

سوال ۲۶

یہ کیونکر تحقیق ہوا کہ ماموں رشید نے چیتور پر حملہ کیا تھا—

جواب ۲۶

میواڑ کے مورخون نے کھمان راول کے وقت مین دشمنون کی ایک بڑی لشکر کشی کا ذکر کیا ہے اور حملہ آور کا نام محمود خراسان پت لکھا ہے چونکہ کھمان راول ہمعصر ہارون رشید خلیفہ بغداد کا تھا اور اوسکا بیٹا ماموں رشید خراسان کا صوبہ دار تھا اسلیے یہ ہی خیال کیا گیا ہے کہ محمود خراسان سے فوج لیکر آیا تھا وہ ماموں ہے حالانکہ مسلمانونکی کوئی تاریخ اس بات کی شہادت نہین دیتی—

سوال ۲۷

جہالا کون قوم ہے—

جواب ۲۷

راجپوت ہے اور راجپوتون کی چھتیس کُلی مین داخل—مگر یہ نہین کہہ سکتے کہ یہ لوگ سورج بنسی ہین یا چندر بنسی یا اگنی بنسی کیونکہ انکا سلسلہ ان تینون خاندان مین کسی ایک سے نہین ملتا—

سوال ۲۹

یورپ کا ملک مسلمانون کی چڑھائیون سے کیونکر محفوظ رہا—

جواب ۲۸

چارلس مارٹل بادشاہ فرانس کی مردانگی سے- کیونکہ جب بنی امیہ کی نیدرہوین خلیفہ ہشام کی فوج بسرکردگی عبد الرحمن فرنگستان کے شہرون کو ایک ساتھ فتح کرتی ہوئی فرانس کے قریب پہونچی تو چارلس مارٹل نے بمقام ٹورس اوسکو ایسی شکست فاحش ۷۳۲ء مین دی کہ پھر کبھی مسلمانون نے یورپ کی طرف رخ نہ کیا اور عروج اونکی تنزل کے ساتھ مبدل ہوگئی +

سوال ۳۰

ران کنہان کسکو کہتے ہین-

جواب ۲۹

اوس لڑائی کو کہتے ہین کہ جو کہان راول کے وقت مین چیتور پر مسلمانون سے ہوئی تھی اور ہر قوم کے راجپوت سردار چیتور کی حفاظت کے لیے کہان راول کے جھنڈے کے تلے جمع ہوے تھے جنہون نے مسلمانون کو متواتر چوبیس شکستین دیکر بھگا دیا تھا مفصل احوال اس معرکہ عظیم کا کتاب کہان ریس مین درج ہے-

سوال ۳۱

قوم موری راجپوتون مین داخل ہے یا نہین-

جواب ۳۰

داخل ہے بلکہ ہم اوسکا استقدر پتا بہی بتاتے ہین کہ وہ ایک شاخ قوم پنوار کی ہے مشہور راجہ چندر گپت اور راجہ اشوک بانی چیتور اور راجہ مان جسکے عہد مین مسلمانون

+جنرل ہسٹری - ترجمہ ٹاڈ راجستان صفحہ ۲۶۳-

نے اول ہی اول چیتور پر حملہ کیا تہا اسی تاریخ سے تھے +

سوال ۳۲

ہند کو مسلمانون کے آنے سے کیا فائدہ ہوا —

جواب ۳۲

یہ عجیب سوال ہے کہ جسکی نسبت بجز اسکے اور کچھ نہین کہہ سکتے کہ ہند کو مسلمانون کے آنے سے بجز صد ہا نقصانون کے اور کچھ فائدہ نہ پہونچا کیونکہ مسلمانون نے آتے ہی ہند کے لوگون کو قتل کیا اونکے مذہب مین رخنہ ڈالے ہندون کو زبردستی اپنے مذہب مین لائے ہند کی عمدہ اور قابل یادگار عمارتون کو توڑ ڈالین ہند کے مندرون کو خراب کیے ہند کی قدیمی رسمون اور خاندانون کو تباہ اور بے چراغ کر دیا ہند کی پورانی اور کار آمد کتابون کو جلا دین ہند کے بڑے بڑے شہر اوجاڑے ہند کی دولت لوٹکر لے گئے ہند کی آزادی ختم کر دی ہندوانون کو خوامخواہ واجب القتل سمجھکر اون سے جزیہ لیا اور جس حیلہ سے چاہا اونکا مال لوٹا ہند کے تیرتھون کو ناپاک کیا جاترین پر کر لگایا ان کے علاوہ ہند کے اور بھی بہت نقصان اونکے ہاتھون سے ہوے مگر باینہمہ ایک بات تو ایسی ہوئی کہ جسکو شاید اہل تواریخ فائدے کے نام سے تعبیر کرین گو عوام کا او سپر اتفاق نہو وہ یہ ہے کہ مسلمانون کے آنے سے ہزار آٹھ سو برس کی مسلسل تواریخ ہندوستان کی ہمارے ہاتھہ لگی اور اس سے پہلے کے واقعات ایسے سلسلہ وار نہین ملتے گو چند کبیشر نے پرتھی راج کے وقت مین ہندوستان کی تواریخ ساٹھہ ہزار جلدون مین لکھی ہے مگر آج کل

+ ٹاڈ راجستان کے مقامات مختلف —

بہت سی جلدین اونکی نایاب ہین‡

سوال ۳۳

قوم سیسودیہ نیپال مین کیسے قابض ہوگئے۔

جواب ۳۲

جب سمت ١٢٣٩ مین بمقابلہ شہاب الدین غوری راول سمرسی والی چتوڑ پرتھی راج چوہان کے ساتھ

---

‡ ہمارے ایک مسلمان دوست نے اس قوم سوال کے جواب مین بہت سے فائدون کا ذکر کیا ہے ازانجملہ یہ ایک البتہ قابل التفات ہے کہ مسلمانون نے ہندکو ایرانیون کی خراج گذاری سے چھوڑایا۔ یہ بات مسلمان مورخ تسلیم کرتے چلے آئے ہین کہ ہندوستان پہلے ایرانیون کا خراج گذار تھا اور اوسکی وجہ ایک تو یہ ہے کہ وہ ہندوون کی تواریخ سے بہت کم واقف تھے دوسرے انہون نے ایرانیون کی تعلّی آمیز تواریخ کو مسلم رکھی تھی جسمین خاص بادشاہون کو تمام دنیا کا مالک بیان کیا گیا ہے ازانجملہ عرب کی نسبت تو کچھ شک ہی نہین کہ وہ فی الحقیقت مطیع و باجگذار ایرانیون کا تھا اگر دنیا کے باقی حصون کی نسبت کلام ہے خصوص ہندوستان کی بابت سو ہمین نے بڑی تحقیقات کے بعد اسقدر پتہ لگایا ہے کہ ایرانی بادشاہون سے صرف دارا نے تین ضلع سندھ کے اپنے تحت مین کر لیے تھے جنکو سیلہ سنہ بتاتے ہین دارا کے بعد سکندر اونپر قابض ہوا وہ خود یونانی بادشاہ تھا اوسکو فارسیون کی تواریخ سے کچھ تعلق نہین سکندر کے بعد نوشیروان کی لشکرکشی کا ذکر کیا گیا ہے اسکا کچھ ثبوت تکلف کے ساتھ ملتا ہے نوشیروان اور خسرو پرویز کے بعد ایران کی سلطنت خود ضعیف ہوگئی تھی اور جب مسلمانون نے زور پکڑا تو رہی سہی بھی جاتی رہی اسمین مسلمانون کا کیا احسان ہوا اور انہون نے کیونکر ہندوستان کو اہل ایران کی خراجگذاری سے چھوڑایا ہان اگر مسلمان ہند کیطرف سے کمر باندھ کر فارسیون سے لڑتے تو جب بھی اس منت کرم داشتن کی کوئی وجہ نکل آتی اور اگر بالفرض انہون نے یہ احسان کیا تو ہندوستان کو پھر بھی اوسکا نتیجہ جو آزادی ہے حاصل نہوا کیونکہ جیسا انہون نے اپنے زعم مین اوسکو آزاد کیا ویسا ہی خود دبا بیٹھے پس وہ مثل ہوئی ہے کہ از چنگال گرگم در ربودے

مارا گیا اور اوسکی اولاد مین تفرقہ پڑا تو اوسکا ایک بیٹا کوم کرن نامی بھاگ کر نیپال
کے پہاڑ ون مین چلا گیا اور کچھ عرصہ بعد اوسنے وہان اپنی قوم کو پھیلا دی جو رفتہ
رفتہ سلطنت پر قابض ہو گئی —

چودہم ماقبت خوانگ پوسے *

ایک صاحب نے لکھا ہے کہ ہندوستان پہلے بہت کم آباد تھا اسقدر آبادی تو مسلمان کے آنے سے
ہوئی ہے اور دولت و آسودگی بھی پہلے اتنی نہ تھی جتنی مسلمانون کے عہد مین ہوئی —

میرے دانست مین یہ دونون باتین ہی خلاف ہین شق اول کا جواب تو یہ ہے کہ آجکل زیادہ سے زیادہ مسلمان
ہندوستان مین پانچ کروڑ ہونگے اور پانچ کروڑ ہندو صرف ایک کسی بادشاہ نے کرناٹک و تلنگانہ کے باشندون
سے قتل کرڈالے تھے اور جسقدر کہ غزنی بادشاہ کے مقابلہ او قتل عام مین اہل ہند مارے گئے ہین اونکا
کچھ شمار ہی نہین پھر کیسے کہ ہندوستان مسلمانون کے آنے سے پہلے کیونکر بہت کم آباد تھا دوسری دلیل یہ ہے
کہ جب ہندو راجہ محمود غزنوی اور محمد غوری وغیرہ سے لڑے ہین انکے فوجونکی تعداد مسلمان مورخون نے لاکھون
ہی لکھی ہے اور سپاہ کی کثرت بغیر کثرت آبادی کے ممکن نہین ہندوستان مین قومونکی تفریق ہمیشہ سے رہی ہے
اگر ہر قوم سے ایک ایک آدمی لیکر سو آدمی جمع کرو تو انمین صرف ایک شخص لڑنے والا ہوتا یا بندہی والا انکا ہے
جب اوسوقت ایسی قوم کے لاکھون آدمی ہندوستان کے ایک ایک حصہ مین موجود ہون تو اور قوم کے آدمیونکا
تو شمار ہی نہین کسقدر ہونگے —

علاوہ اسکے یہ بات بخوبی تحقیق ہو چکی ہے کہ ہندوستان کے مین آسودگی شائستگی اور دولتمندی
و آبادی کا زمانہ تو وہی تھا کہ جب مسلمانون کا قدم شریف نہین آیا تھا اور جب سے انکی آمد ہوئی تب سے
یہان کی حالت کو تنزل ہی ہوتا رہا یہ بات محض غلط ہے کہ مسلمانون کے آنے سے ہندوستان کی آبادی
کو بہت ترقی ہوئی —

سوال ٣٤

بخت نصر کا خواب اور اوسکی تعبیر معہ ثبوت کے بیان کرو۔

جواب ٣٤

بخت نصر بادشاہ بابل نے اپنے جلوس کے چوتھے برس یا سنہ عیسوی سے چہ سو برس قبل ایک ایسا عجیب خواب دیکھا کہ اوسکی تعبیر سمجھنے کو نجومیون اور جادوگرون سے پوچھنے لگا انہون نے عرض کی کہ جبتک خواب کا اظہار نہو ہم کیونکر اوسکی تعبیر کہہ سکتے ہین تب بخت نصر نے غضبناک ہوکر اون سب کے قتل کا حکم دیا جن مین دانیال نبی بہی تھے جسکو بروقت فتح اورسلیم کے بخت نصر معہ بہت سے یہودیون کے اسیر کرکے بابل مین لے آیا تھا۔

دانیال نے جب دیکھا کہ موت قریب آئی اور بادشاہی جلاد اوسکے قتل کو مستعد ہوگئے تو خدا سے دعا مانگی اور بادشاہ کے روبرو جاکر کہنے لگا کہ اے بادشاہ وہ جو تونے دیکھا ہے

امدنی و دولتمندی کی کثرت سوہبی مسلمانون کے آنے سے پہلے ہی تھی اگر اوسوقت دولتمندی اور مالداری کی کثرت نہوتی تو محمود غزنوی اور محمد غوری وغیرہ ہزارہا من چاندی اور صدہا من سونا اور جواہرات کہان سے لیجاتے اور پہر کیون بار بار آتے کیونکہ جہان گڑ نہین ہوتا وہان کہی کیون چیونٹے لگی تہی۔

یہان کی قدرتی دولتمندی اور زرخیزی کے ثبوت کے لیے صرف یہ ایک مثال کافی ہے کہ یہان کے تین ضلع واقع ساحل دریای سندہ جو کچہ دنون ایران کے بڑے بادشاہ دارا کے قبضہ مین رہے تہے تو کہتے ہین کہ تہائی آمدنی سارے ایران کے ملک کی اوسکے خزانے مین آتی تہی اوسکی ایک تہائی صرف ان ضلعون سے اوسکو ملتی تہی بلکہ ایران اسلیے تو اوسکو باج مین چاندی سے تہے اور ان ضلعون کے زر نقد سونا پہونچاتے تہے۔

پس ایسی وجوہات کے ہوتے ہوئے کون شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ مسلمانون کے آنے سے ہندوستان کو یہ فائدہ ہوا کہ اوسکی آبادی بڑہی اور دولتمندی و زرخیزی نے ترقی پائی۔

ایک مورت ہے جسکی تجلی بے نہایت تھی اور شکل مہیب سر اوسکا خالص سونے کا چھاتی اور ہاتھ چاندی
کے پیٹ اور رانین پیتل اور لوہے کی اور پانون لوہے اور مٹی سے آمیز۔

بادشاہ اوس مورت کو تک رہا تھا کہ ناگاہ ایک پتھر پہاڑ سے کہ بغیر ہاتھ کے منقوش تھا اوس مورت کو
پیر پر کہ لوہے اور مٹی کا تھا لگا جس سے وہ مورت چکنا چور ہو گئی اور لوہا تانبہ پیتل سونا اور روپا سب
ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور وہ پتھر بڑا سا پہاڑ ہو کر زمین مین پھیل گیا۔

دانیال نے یہ کہا کہ جو تعبیر بیان کی کہ یہ خواب تین سلطنت کی علامت ہے جو تمہاری سلطنت
کے بعد دنیا مین مشہور ہونگی یعنے فارسی یونانی اور رومی۔ بعد ان سلطنتون کے آسمان کا
مالک اپنی ایک سلطنت کھڑی کرے گا جو کبھی برباد نہوگی اور اوسکی خدمت اور لوگون پر نہ چھوڑی جائیگی

ثبوت اسکا یہ ہے کہ فارسی سلطنت جسکا بانی کیخسرو مانا گیا ہے سکندر تک دو سو آٹھ برس
رہی یونانی سلطنت گو کہ قدیم ہے اور اوسکا ذکر سنہ عیسوی کے دو ہزار برس پیشتر سے ہوتا چلا آیا ہے
مگر یہان یونانی سلطنت فیلقوس اور سکندر کے عروج کی ابتدا سے گنی گئی ہے جسکا دور قیصر
اغسطس رومی تک تین سو تینتالیس برس کا ہے۔

رومی سلطنت قیصر اغسطس سے شروع ہو کر ۱۴۵۳ء تک قائم رہی اور بعد اوسکے ایک نئی
سلطنت قسطنطنیہ مین قائم ہوئی جسکو مسلمانون نے برپا کیا۔

انکے بعد جس سلطنت کا ذکر ہے اوسکے لیے عیسائی کہتے ہین کہ وہ عیسی مسیح کی سلطنت کی
پیشین گوئی ہے +

سوال دہم

ہند کی وجہ تسمیہ کیا ہے۔

+ سیر المتقدمین - روضۃ الصفا مین بھی اس خواب کا حال اندک تغیر کے ساتھ لکھا ہے

جواب ۳۴

ایک کتاب مین یون لکھا ہے کہ اس ملک کا نام یونانیون نے (جو سب سے پہلے اس سے واقف ہوے تھے) اندز کہا تھا وہ سندھ ہی کو انڈس کہتے تھے جیسا کہ اب بھی انگریز لوگ ہند کو انڈیا اور سندھ کو انڈس بولتے ہین #

مگر مین ایک مدت سے سوچا کرتا تھا کہ ہندا اور ہندو کی اصل کیا ہے کیونکہ جو لفظ جس قوم یا جس ملک کا کسی غیر زبان مین استعمال کیا جاتا ہے وہ یا تو اوسی قوم اور ملک کی زبان کا لفظ معرب کیا ہوا ہوتا ہے یا اوسکی کچھ نہ کچھ اصل ایسی ہوتی ہے جسکو اوس زبان سے تعلق ہو پس یہ تنقیح میری واجب تھی کہ لفظ ہندا اور ہندو کو ہندوون کی اصلی زبان سے کیا تعلق ہے تاکہ اوسکی وجہ تسمیہ تحقیق ہووے مین نے اول اول ہندا اور ہندو کی معنی کی بھی تحقیقات کی کہ شاید اوس سے کچھ نتیجہ مرتب ہو مگر نہوا کیونکہ ہندو کے معنی مسلمانون نے چور بیدین غلام اور سیہ فام لکھے ہین جو سب قیاسی اور فرضی ہین اور اونکو اصل معنی سے کچھ تعلق نہین کیونکہ ان دونون لفظون کی اصل جو ایک مدت کے غوص اور تعمق سے اس عرصہ مین میرے ذہن نشین ہوئی یہ ہے کہ لفظ ہندو اصل مین اندو تھا اور شاستری زبان مین اندو چاند کو کہتے ہین اور قدیم قوم چندربنسی کا ایک نام اندو بھی تھا اور یہ اکثر ہندوستان کی شمالی اطراف مین رہتے تھے چنانچہ کابل قندہار اور بالبیک دیس عرف بلخ کے قدیمی راجہ اسی قوم سے تھے اور یونانی مورخون نے جو سیتھیا عرف تاتار کی اقوام کے بیان مین ایک قوم انڈوسیتھک نامی کا ذکر کیا ہے وہ اسی قوم اندو سے مراد ہے جو اوسوقت اون اطراف مین آباد تھی اور یونانی و انگریزی محاورہ کے بموجب اندو کا معرب انڈو ہو سکتا ہے اسیطرح فارسی اور عربی مصنفین نے اپنے روزمرہ کے موافق

تاریخ بلندشہر صفحہ ١

اندو کو ہندو لکھا اور پڑھا اور اونکے اصلی وطن آریاورت کا نام ہندوستان جسکا مخفف ہند ہے رکھکر
لفظ ہندو کو وہان کے کل باشندون پر عائد کیا اور متاخرین نے ہند کی یہ وجہ تسمیہ بنائی کہ اوسکو حام
کے بیٹے ہند نے آباد کیا تھا اور ہندو اوسکی نسل سے ہین اور جب مسلمان ہند مین آئے تو اونکے غلبہ
اور تلفظ سے اس لفظ نے عام رواج پایا کہ اب اس کشور عظیم کے تمام باشندہ یہی جانتے ہین کہ
قدیم سے ہمارا اور ہمارے مذہب کا نام ہندو ہی ہے جیسے مسلمان اپنے مذہب کو اسلام اور اپنے
قوم کو مسلم و اہل اسلام کہتے ہین ویسے ہی ہندو بھی خود کو ہندو اور اپنے مذہب کو ہندو دھرم
کہتے ہین اگر وہ اپنے مذہبی کتابون مین سو برس تک جستجو کرین تو یقین ہے کہ اس لفظ کی کچھ بنیاد
نہ پاوین کیونکہ اس ملک کا اصلی نام کتب شاستری مین بہرت کھنڈ بھارت ورش اور آریاورت
لکھا ہے اور باشندون کا خطاب آریہ —

پس یہ جو کچھ اصل ہندو لفظ کی مین نے اپنی عقل سے نکالی ہے اس لائق ہے کہ بڑے
بڑے طباع اور محقق آدمی اوسمین غور اور توجہ کرین اور اوسکے صحیح و غلط ہونے کی بابت
اپنی اپنی رای لکھین ؛؛

سوال ۳۶

قطب نما کسنے ایجاد کیا —

جواب ۳۵

کلمبس حکیم نے جسنے اوسکے ذریعے سے سمندر مین بیڑہ کی جہاز رانی کی اور بڑی

مین جانتا ہون کہ ہندو لفظ کی وجہ تسمیہ جو مین نے اپنے ذہن کی جودت اور واقفیت سے نکالی ہے
وہ اب تک کسی کے خیال مین نہ آئی ہوگی اور بر تقدیر صحت اس امر کے مین اپنی منصف سرکار سے مستحق
و امیدوار اوسکی تصدیق و رجسٹری کا ہون —

کی راہ سے دور دراز سفر کرکے امریکہ کا پتہ لگایا +

سوال ۳۷

رانا سانگا اور رانا پرتاب کا مختصر احوال لکھو۔

جواب ۳۷

رانا سانگا جسکا اصلی نام ہندوپت مہارانا سنگرام سنگھ ہے نوجوانی مین اپنے بھائیون کی ضد سے
عرصہ تک جلاوطن رہا اور اس عالم مین اوسنے زمانہ کا حال غور سے دیکھا اور بڑے بڑے تجربے
اوٹھائے مگر جب ۱۵۰۸ء مین اوسکا والد رانا رائمل بیکنٹھ باشی ہوا تو اوسنے تخت میواڑ کو اپنے قدم
سے زینت بخشی اور ریاست آبائی کو مدارج علیا پر پہونچایا مورخون کا قول ہے کہ اوسوقت مین
میواڑ کا راج رفعت و شوکت مین مثل ایک فلک فرسا گنبد کے تھا اور ہندوپت مہارانا سنگرام سنگھ اوس عالیشان گنبد کا کلس تھا
اوسکے وقت مین ہندوستان کی سلطنت چھوٹی چھوٹی بادشاہون مین منقسم تھی اور میواڑ
کے پڑوسی بادشاہ یعنے مالوہ اور گجرات والے گو باہم متفق ہو گئے تھے مگر میواڑ کا کچھ نہین کر سکتے تھے
اور رانا سانگا اونسے صف جنگ لڑتا تھا چنانچہ مشہور ہے کہ اوسنے اٹھارہ لڑائیون مین دہلی
اور مالوہ کے بادشاہون پر فتح پائی منجملہ اونکے مقامات گھٹولی اور بکرولی مین ابراہیم لودی شاہ
دہلی کو بکر شکست دی اور بہت سا لشکر اوسکا تہ تیغ کرکے ایک شاہزادہ بھی قید کر لیا اور ایک بڑی
لڑائی مین محمود خلجی شاہ مالوہ کو گرفتار کیا اور اوس سے اوسکے مورث اعلے کا تاج و کمربند چھین لیا
اسیطرح وہ ایک دفعہ مظفر شاہ گجرات کا تعاقب کرتا ہوا وہان تک جا پہونچا تھا کہ جہان سے
احمد آباد بہت قریب رہگیا تھا پھر اوسنے بیانہ تک اپنی عملداری کی سرحد مقرر کی اور اسی طرح
بہت سا علاقہ مالوہ کا محمود خلجی سے چھین کر جنوبی سرحد کو پھیلایا اور راہی سینج تک وسعت دی

+ کشاف عالم

انہیں سلطانون سے لیکر کرم چند راجہ سری نگر کو ملا کیا کالپی چندیری گاگرون اور آبو مین اپنے
تھانے بیٹھائے اور آمیر یاروار بونڈی گوالیار کے راجون اور میوات کے خانزادون پر خراج
مقرر کیے سب راجپوت اوسکے صفات حسنہ کی تعریف کرتے تھے اور اوسکا حکم بدل مانتے
تھے اور جب کوئی مہم پیش آتی تھی تو اسّی ہزار سوار اور سات بڑے راجہ اور نو راو اور ایکسو چار
چھوٹے سردار اور پانسو جنگی ہاتھی اوسکے ہمراہ میدان جنگ مین جاتے تھے وہ ہندؤن
کے غلبہ کو اعلےٰ ترین ترقیات پر پہونچا چکا تھا اگر اوس نازک وقت مین بابر بادشاہ ہند
پر حملہ آور ہوکر مسلمانون کے عزم شکستہ کو پھر مدد نہ دیتا تو ہندوپت سپکرورتی ہوکر تخت خلافت
کو دہلی سے چیتوڑ مین منتقل کرتا ـ

بابر جب کابل مین تھا تو سانگا نے بسبب عداوت سلاطین دہلی کے جو اوسکو بزرگون سے
پہونچی تھی اوسکے پاس ایلچی بھیجکر یہ اقرار کیا تھا کہ اگر تو دہلی پر حملہ کریگا تو مین آگرہ پر یورش
کرونگا مگر جب بابر نے ابراہیم لودی کو مارکر دہلی چھین لی تو رانا کو وہی طبیعی عداوت جو دلی
والون کے ساتھ تھی بابر سے بھی ہوگئی اور جون ہین دہلی کے فراریون نے اوسکے پاس پناہ لی
وہ اتوالم راجپوت کو جمع کرکے بابر پر چڑھ گیا اور بیانہ فتح کرکے مقام کنوہ پر بابر کے ہراول
کو بھگایا اس اردات سے راجپوتون کا خوف مغلون کے دل پر ایسا بیٹھ گیا اور وے ایسے
مایوس ہوگئے کہ بابر خود اپنی زبان سے کہتا ہے کہ کسی مین اتنی جان نہی تھی کہ کلمات بہادری کے
زبان سے نکالتا یا یہ کہتا کہ آگے بڑھکر تلوار مارو ـ

بابر دو ہفتہ تک مورچون مین بیٹھا رہا اور سلہدی تنور کو جو رانا کا معتبر سردار تھا درمیان
مین ڈالکر اس شرط پر صلح چاہی کہ رانا بیانہ تک قابض رہے اور دہلی و آگرہ کو میرے پاس
چھوڑ دے رانا نے نمانا تب بابر اپنی فوج کو دم دلاسا دیکر لڑنے مرنے پر مستعد ہوا اور توپخانہ

کو لشکر کے سامنے قائم کیا

راجپوت اوسکی توپون تک لپٹتے چلے آئے اور اونکے سوار مارتے ہوئے مورچون مین گھس گئے رانا کا ہراول وہی محکم اور منظم تھا جو بابر کیطرف سے سفارت کرتا تھا اور اب وہ دغا دیکر بابر سے جا ملا اوسکے جاتے ہی راجپوتون کی عزم پست ہوگئے اور رانا جو اول فتحیاب نظر آیا تھا آخر کار زخمی ہوکر پیچھے کو ہٹا اور بڑے بڑے سردار اوسکے میدان جنگ مین کام آئے بابر نے فتح پاکر اپنا لقب غازی رکھا جو اوسکی نسل مین اخیر تک چلا آتا تھا۔

رانا یہ کہکر کہ مین بدون فتح کیے چیتور مین ہرگز نہ جاؤنگا کوہستان میوات مین چلا گیا اگر وہ جیتا رہتا تو ضرور اپنا اقرار پورا کرتا لیکن اوسی سال وسکو کسی نے زہر دیدیا اور وہ مقام بسوا سر جو میواڑ پر جانب حد شمالی ہوا سانگا کا جسم قوی قد میانہ چہرہ حسین تھا اور آنکھین بڑی بڑی تھین مرتے وقت اوسکے جسم کے زخمون سے ثابت ہوا کہ وہ ایک جنگی شہسوار تھا اسلیے کہ ایک آنکھ اوسکے بھائی کے قصہ مین جاتی رہی تھی اور ایک بازو اوسکا شاہ لودہی کی لڑائی مین کٹ گیا تھا ایک ٹانگ اوسکی ایک اور لڑائی مین بندوق سے ٹوٹ گئی تھی اور اوسکے تمام جسم پر اسّی زخم تیر تلوار گولی اور برچھی کے لگے تھے۔

بابر گو اوسکو کافر کہتا ہے مگر اپنی تزک مین ہمیشہ اوسکے نام کو بڑی عزت اور توقیر سے لکھتا ہے اور اوسکی جوانمردی اور لیاقت کا اقرار اس بیان سے کرتا ہے کہ وہ محض اپنی بہادری اور تلوار کی زور سے اعلے درجہ کو پہونچا اور جوکہ بابر دوسری مرتبہ رانا سے مقابل ہوا اور نہ اوسکا تعاقب کیا اس سے پایا جاتا ہے کہ وہ اوسکا خوف کرتا تھا یا ادب اور پھر اوسکا یہ الزام اپنے ذمہ لینا کہ رانا کے تعاقب مین مجھسے غفلت ہوئی رانا کی عزت کو بڑھاتا ہے[1]

[1] تا در حقیقتان تزک بابر—

اور ہندوپت مہارانا پرتاب سنگھ بہادر کا مختصر حال یہ ہے کہ وہ جب شاہ میواڑ ہوا تو
ملک کی حالت نہایت ابتر تھی چتوڑ کا قلعہ اکبر بادشاہ نے اوسکے باپ اودے سنگھ
سے چھین لیا تھا مغلوں کی فوج وسط میواڑ میں پڑی ہوئی تھی راجپوتانہ کی آزادی جاتی
رہی تھی آمیر مارواڑ اور دوسرے ملکوں کے راجہ اکبر کے مطیع ہو گئے تھے بعض راجوں نے دولت کے
لالچ سے اوسکو بیٹیاں بھی دیں تھیں پرتاب جدہر آنکھ اوٹھا کر دیکھتا تھا یا تو دشمن نظر آتے
تھے یا اونکے مددگار۔ ایسا کوئی تھا جس سے یہ اپنی کہتا یا وہ اوسکی تسلی کرتا بلکہ اوس نازک
وقت میں خاص اوسکا بھائی سکتا اوسکو چھوڑ کر اکبر کے پاس چلا گیا اور اکبر نے اوسکو رانا کے لقب
سے ملقب کیا اور ملک کے تہیہ خراب کرتا رہا ان کو جو عمارت آثار امیر ... وغیرہ جسکے ابتک
ہے اوسکی بربادی ہو گئی مگر چونکہ وہ خود مرد اولوالعزم اور شجاع باحوصلہ تھا اور طبیعت
اوسکی اوس آزادی کی شایق اور وضعداری کی پابند واقع ہوئی تھی اور اوسکی ذات میں
اولوالعزمی اپنے قوم کی موجود تھی اور وہ ہمیشہ اپنی تواریخ میں اپنے بزرگوں کے کارہاے نمایان
کی سیر کیا کرتا تھا اسلئے ایسے طوفان خیز وقت میں کہ اوسکا کوئی ہمقدم راجہ خودمختاری کا نام
نہ لے سکتا تھا مثل کوہ اپنی سرفرازی کے دعوا پر قایم رہا اور کبھی سیاست پر راضی نہ ہوا کہ بپا راول
کا پوتہ ہو کر غیر کفو آدمی کو سر جھکا دے یا اوسکی اطاعت قبول کرے۔ اکبر اوسکے پیغاموں
میں غلامی کی شرطیں پیش آتی تھیں تو ناک بھوں چڑہاتا تھا اور کبھی کبھی تو رسول
کی بات بھی نہیں سنتا تھا۔

اوسکی خودداری کی ایک ادنیٰ مثال یہ ہے کہ وہ جس کسیکو اپنی پگڑی
بخشتا تھا تو اوس سے کہدیتا تھا کہ یہ میری پگڑی باندہکر کسی کو
سر مت جھکانا اگر ایسا قصور ہو جائے گا تو تیرا سر توڑ ڈالونگا

راج پرستی مین لکھا ہے کہ ایک بھاٹ جسکو رانا نے پگڑی دی تھی بادشاہ
کے دربار مین گیا اور سلام کرتے وقت پگڑی اوتار کر آداب بجا لایا بادشاہ نے پوچھا یہ کہان
کی رسم ہے کہ تو نے ننگے سر ہمکو سلام کیا بھاٹ نے عرض کی حضور اسوقت میرے سر پر رانا
پرتاب سنگہ بہادر کی پگڑی تھی جو کہ وہ کسی ہندو و مسلمان کو سر نہین جھکاتا ہے اسلیے مین نے
حضور کو سلام کرتے وقت اوسکی پگڑی ہاتھ مین لے لی تاکہ اوسکی حرمت باقی رہے —

پرتاب نے شاہنشاہ کے مقابلہ مین مستعد رہنے کے لیے اپنے مان کے دودہ کی قسم
کھائی تھی اور اوسکا حق الحقدور وفا کی وہ تنہا پچیس برس تک شاہنشاہ کا مقابلہ کرتا رہا اور ہرگز
نہین لچا کبھی تو وہ میدان مین مقابلہ کیا تا لوٹتا چلا آتا تھا اور کبھی ایک پہاڑ سے دوسرے
پہاڑ مین بھاگتا پھرتا تھا اوسکا خاندان تو اپنے وطن کے پہاڑون مین اوقات بسر کرتا تھا اور
اوسکا طفل خورد سال تھا جو اوہ اسرا جو بڑا الیق اور عوض لینے کے لائق نکلا جنگل کے وحشی جانورون
اور بہادر ہمیشہ خونریزی مین پرورش پاتا تھا پرتاب بہادر کے کارہاے نمایان جو بعض عبارات اوسکے
سے ظہور مین آگئے اب تک ہر گہاٹی مین زبان زد خاص و عام اور راجپوتون کے دلپر نقش ہین اور
بہت سی اونہین سے اکبر کی تواریخ مین جا بجا ہین —

پرتاب کے سردار بھی ایسے ہی عالی وقار اور صاحب تمکنت تھے کہ جنہون نے اکبر کے ایمان
کسل ترغیبات کو منظور نہ کرکے اوسکو ٹھکرا دیا چنانچہ جے مل شجاع کے بیٹے اور دلاور فتا کے
جانشین اور سلومر اور دیلواڑہ کے رئیس اوسکی طرف سے ایسے لڑے کہ جان و مال سب
اوسپر تصدق کر دیے —

پرتاب نے بربادی چتیوڑ کی یادگار کے لیے حکم قطعی دیا کہ جب تک حالات شاہی چتیوڑ
کی دوبارہ حاصل نہوت ہم اور ہمارے جانشین لباس فاخرہ نہ پہنین داڑھی پر استرہ نہ پھیرین

زمین پر سوئین نقارہ فوج کے پیچھے رکھین کھانا پتون پر کھائین ۔

پرتاب سنگہ اکثر یہ کہا کرتا تھا کہ اگر اودی سنگہ پیدا نہوا ہوتا یا فیما بین میرے اور رانا سانگا کے چند ضعیف جانشین نہوئے ہوتے تو راجستان کبھی ترکون کے ہاتھ نہ آتا اور اونکا قانون اس ملک مین جاری نہوتا اور بعض اوقات یہ بھی فرماتا کہ کیا کرون کہ میرا ہمعصر بھی سمجھ سا ہی ہے اگر اوسکی جگہ اور کوئی ہوتا تو جب بھی مین بہت کچھ کر سکتا تھا بلکہ کرکے دکھا دیتا ۔

میواڑ کے لئیق لئیق مورخون کا قول ہے کہ پرتاب کا نظیر اوس عہد مین کوئی نہ تھا اگر کچھ تھا تو اوسکا دشمن اکبر ہی تھا ۔

پرتاب نے آزمودہ کار اور صاحب تجربہ سردارون کی امداد سے ریاست کا انتظام نئے طریق پر کیا جو موافق آرزوئی ملک اور ضرورت وقت کے تھا جاگیرون کی نئی نئی سندین عطا ہوئین اور نئی نئی شرطین خدمت کی اون مین درج تھین کوملمیر گوگوندہ اور دوسرے پہاڑی قلعہ مستحکم کیے گئے لیکن جب اوسنے دیکھا کہ اکبر سے قوی دشمن کا مقابلہ میدان جنگ مین نہین ہوسکتا ہے تب اوسنے حکم دیا کہ جو کوئی رعایا مین سے میدان چھوڑ کر پہاڑون مین پناہ گزین نہوگا پھانسی پائیگا اس حکم کی تعمیل بڑی سختی سے کروائی اور کسیکو اوس سے منحرف ہونے دیا اوسکی تواریخ مین بہت سے قصے اسبارہ کے لکھے گئے ہین چنانچہ ایک دفعہ وہ چند سوار لیکر دیکھنے کو گیا کہ میرے حکم کی تعمیل بخوبی ہوتی ہے یا نہین پس اوسنے دیکھا کہ میدان بالکل ویران پڑے ہین انسان کی آواز کان تک نہین پہونچتی اناج کے کھیتون مین گھاس اوگی ہوئی ہے تمام سرسبز اور سرسبز مقامات کی زمین اربلی پہاڑ سے لیکر مغربی بلند قطعہ تک جو بناس اور اوسکے مخرج ندیون کی آبریزی سے ہمیشہ شاداب رہتی تھی اور نہایت زرخیز پڑی ہے جہان پہلے رعایا سکونت کرتی تھی وہان اب درندہ و گزندہ جانور دوڑتے پھرتے ہین ۔

اس تمام مدت اور ویران و برباد ملک میں صرف ایک چرواہے نے شاہ کے حکم سے انحراف
کیا تھا وہ اس خیال سے کہ مجھکو کون دیکھے گا اپنا ریوڑ اونٹالا کے سبزہ زاروں میں جو بناس
کے کناروں پر سرسبز اور شاداب ملک سے تھے چرایا پھرتا تھا شاہ نے بعد چند سوالات کے اوسکو
قتل کیا اور درخت سے لٹکا دیا غرض اس سختی سے جو براہ حب الوطنی و حفظ ناموس رعایا کے
عمل میں آئی پرتاب نے اپنا ملک ایسا بے چراغ کر دیا کہ فتح کرنے والے اوس سے کچھ فائدہ
نہ اوٹھا سکے اور تجارت جو فیمابین شاہ مغل اور فرنگستان کے میواڑ کی راہ سے جاری ہوئی
تھی بند ہو گئی اور اسباب تجارت کی آمد و رفت میں حرج ہی واقع نہوا بلکہ وہ جا بجا لٹنے بھی لگا

اس عرصہ میں جو راجپوت راجہ مذہبی تعصب چھوڑ کر اور عزت بیچکر اکبر کو بیٹیاں دینے
لگے تھے اور بجاے اسکے کہ اونکو پرتاب کا ساتھ دینا چاہیے تھا مسلمان بادشاہ کا پاس کر کے
شاہ راجپوت کے دشمن ہو گئے تھے پرتاب نے اونسے ربط اخلاص و شادی بیاہ کا سلسلہ
توڑ دیا اور بجاے اونکے دہلی گجرات مالوہ اور مارواڑ کے قدیم بادشاہوں کی اولاد کو جو اوسکے
اسیروں میں اول درجہ رکھتے تھے اپنے اور اپنے خاندان کی بیٹیاں دیکر سرفراز و سربلند فرمایا

جب کہ ہندو پت ایسی تدبیروں میں مصروف تھا راجہ مان سنگہ کچھواہہ گجرات فتح
کر کے میواڑ میں آیا اور شاہ راجپوت کو ملاقات کا پیغام بھیجا وہ کوملمیر سے اودے ساگر تک
اوسکی پیشوائی کو آیا مگر چونکہ خاندان کچھواہہ ایک غیر کفو ترک کو بیٹی دیکر راجپوت نہ رہا تھا اسلیے
وہ کھانا کھانے کے وقت اوسکا شریک نہوا جب کھانا چنا گیا تو راجہ مان سنگہ نے شاہزادہ امرا
سے پوچھا کہ راناجی کیوں نہیں آئے شاہزادے نے کہا کہ اونکے سر میں درد ہے راجہ مان سنگہ ایسا
بیوقوف تھا جو اس عذر کی وجہ نہ سمجھتا چنانچہ اوسنے بیساختہ کہا کہ میں اس درد سر کا
باعث خوب جانتا ہوں مگر یہ مرض لاعلاج ہے اگر ہندو پت ہی میرے روبرو [illegible]

تو کون رکھیگا رانا نے جب یہ لکھا کہ بھید تو کھل گیا پھر عذر کرنا لاحاصل ہے نہیں صاف کہا کیون نہ کہ مجھے
بھی آپ کے ساتھ کھانے کا بڑا رنج ہے مگر کیا کرون کہ مین اوس شخص کے ساتھ کھانا نہیں کھا سکتا
جس نے اپنی بہن ترک سے بیاہ دی ہے اور اوسنے غالباً تمھارے ساتھ کھانا کھایا ہوگا

راجہ مان نے پیشکر رانا کا کھانا چھوا صرف چند دانہ چاول کے اوٹھا کر پگڑی مین رکھ لیے
اور چلتے وقت رانا سے جو اوسکے پہونچانے کے لیے آیا تھا کہا کہ اگر مین تمھاری شیخی نہ جھاڑ دونگا
تو میرا نام مان نہین ہے پرتاپ نے جواب دیا کہ کیا مضائقہ ہے جیسے مل سکو ویسے ملیے
اور اوسی وقت کسی نے گستاخی کر کے یہ بھی کہدیا کہ تم اپنے پھوپھا اکبر کو بھی ہمراہ لانا بعد اوٹھ جانے
جس زمین پر یہ دعوت ہوئی تھی وہ ناپاک سمجھ کر کھدوا ڈالی گئی اور گنگا جل
سے پاک کی گئی سرداروں نے نہائے اور پوشاک بدلی گویا اوسکے آنے سے ناپاک ہو گئی تھی
اس اہانت کی خبر بادشاہ کو پہونچی اور اوسنے شاہ راجپوت پر دھاوہ کرنے کو اجمیر مین
چھاونی ڈالی پس وہ لڑائیان شروع ہوئین جن مین پرتاپ نے شہرت حاصل کی از انجملہ
ہلدی گھاٹ کی لڑائی ہے کہ جبتک قوم سیسودیہ صفت آرائے میواڑ ہے اور مورخون کی
تصنیفین موجود ہین تب تک وہ کبھی فراموش نہوگی —

اس لڑائی مین شاہ سلیم وارث تخت دہلی لشکر کا افسر مقرر ہوا تھا اور راجہ مان سنگھ
اور مہابت خان اوسکے مشیر تھے پرتاپ بائیس ہزار جنگی راجپوت لیکر میدان ہلدی گھاٹ
مین جو چارون طرف پہاڑون کے سلسلے سے محدود ہے سلیم سے مقابل ہوا اور قوم بھیل
جو یہان کے اصلی باشندے اور پرتاپ کے رفیق دلسوز تھے تیر و کمان لیکر پہاڑ کی چوٹیون
پر کھڑے ہو گئے دوپہر خوب لڑائی ہوئی شاہ راجپوت قرمزی جھنڈا لیے گرم میدان مین
کھڑا ہوا تھا اور اوسکے بہادر سپاہی اوسکے روبرو جانفشانی کر رہے تھے جب راجہ مان نے

اونکا خاتمہ کر دیا تھو پرتاپ اپنے گھوڑے چیتک نامی کو کداوہ دیکر سلیم کے گارد مین گھس گیا
اور اوسپر برچھہ چلایا اگر اوسکے ہودے مین فولاد کے تختے نہ لگے ہوتے تو وہ قتل ہوگیا ہوتا
تواریخ مین اس لڑائی کا نقشہ اسطرحپر لکھا ہوا ہے کہ گھوڑے کا ایک پانو ہاتھی کے سر پر رکھا
ہوا ہے اور اوسکا سوار اپنے دشمن کو برچھی مارتا ہے فیلبان مارا گیا اور فیل سلیم کو ایکطرف
لے بھاگا اس مقام پر بڑی خونریزی ہوئی کہ مغل تو اپنے باپ کے بچانے کو دوڑے اور
بہادران میواڑ اپنے شاہ کی امداد کو جو ابھی سات زخم کھا چکا تھا جمع ہوئے پرتاپ تین مرتبہ
دشمنون مین سے بچکر نکلا چوتھے مرتبہ قریب تھا کہ مغلوب ہوکر پڑے مگر مانا جھالا شاہی
آفتاب گیر اور شاہی جھنڈا لیکر ایک طرف کو بھاگا مغل اوسکو رانا سمجھکر پیچھے دوڑے
اور پرتاپ صحیح و سالم نکل گیا —

اسپر جھالا تو اپنے ہمراہیون کے مقابلون سے لڑکر کام آیا رانا نے اوس جانفشانی
کے صلہ مین اوسکی اولاد کو دہنی طرف بیٹھک دی اور حکم دیا کہ جب دربار مین آئین تو محل
شاہی تک نقارہ بجائین اور علامات شاہی یعنے آفتاب گیر و جھنڈا بھی اپنے ہی پاس رکھین
یہ حقوق ابتک مانا کی اولاد کو حاصل ہین —

انجام اس لڑائی کا یہ ہوا کہ بائیس ہزار راجپوت ایسے قوی دشمن پر کہ جسکے
پاس بے شمار توپین تھین اور اونٹون کے رسالے غالب نہو سکے اور قریب دو ثلث کے
مارے گئے پرتاپ تن تنہا بھاگا اور مغل اوسکے تعاقب مین شتابان ہوئے راستہ مین ایک
ندی حائل ہوئی اوسکو پھلانگ گیا باوجودیکہ وہ مثل اپنے آقا کے زخمی ہوگیا تھا مغل بھی
بھی ساتھ تھے اور اونکے گھوڑون کے نعل سے جو شعلہ نکلتا تھا وہ دشمن کے لپکے ہوئے
آنے کی خبر دیتا تھا کچھ دیر بعد پرتاپ نے اپنی زبان مین یہ آواز سنی کہ او نیلے گھوڑے کے سوار

جب پیچھے پھر کر دیکھا تو ایک سوار نظر آیا وہ اوسکا بھائی سکت سنگھ تھا جو اوسکی دشمنی سے
میواڑ چھوڑ کر اکبر کے پاس چلا گیا تھا اکبر نے اوسکو بھینسرور کا علاقہ دیا تھا وہ اس لڑائی مین
سلیم کے ساتھ تھا جب اوسنے دیکھا کہ میرا بھائی تنہا نیلے گھوڑے پر چلا جاتا ہے تو اوسکو
محبت کا جوش ہوا اور بے تکلف تعاقب کرنے والون کے ساتھ ہو لیا اور ایک موقع پر
دونون کو برچھے سے مار کر بھائی سے جا ملا اس وقت دونون بھائی اپنی زندگی مین اول مرتبہ
محبت سے بغلگیر ہوئے یہان چیتک بیٹھ گیا تب سکت سنگھ نے اپنا گھوڑا نذر کیا جوہن
رانا نے چیتک سے اپنا اسباب اوتار کر اوسپر رکھا چیتک مرگیا سکت سنگھ پھر بھائی سے ہنسی
مذاق کر کے رخصت ہوا چلتے وقت یہ کہہ گیا جسوقت پھر موقع ہوگا مسرور آن ملونگا —

ہلدی گھاٹ کی لڑائی جسمین سرداران میواڑ کا خوب خون بہا تھی ساون بدی ۷
سمت ۱۶۳۲ مطابق ماہ جولائی ۱۵۷۶ء کو واقع ہوئی اور پانسو آدمی خاص رشتہ دار شاہ [illegible]
کے قتل ہوئے اور رام ساہ والی گوالیار جو رانا کے یہان مہمان تھا اور رانا جسکو آٹھ سو روپیہ
روز [illegible] دیتا تھا مع ساڑھے تین سو سپاہ اور قوم تنور کے کام آیا یہ تمام حال اودے پور
مین [illegible] کی دیوار پر تصویرون مین لکھا ہوا ہے —

سلیم اس فتح سے خوش ہو کر چلا گیا موسم برشگال تو رانا نے عیش مین کاٹا
مگر شروع جاڑے مین دشمن پھر آیا اور پھر لڑائی شروع ہوئی پرتاپ جب الولی کی راہ سے
ہو کر [illegible] گیا تھی بہت مغلون سے لڑ کر آخر کو کوبھلمیر مین پناہ گزین ہوا مگر والی سروہی کی [illegible]
سے پانی جسمے ملگیا تھا شاہ نواز خان نے وہ قلعہ فتح کر لیا اور رانا چاوند مین چلا گیا
تب دشمن نے اوسکو ہر طرف سے گھیر لیا اور بڑے بڑے شہر اور قلعے لے لیے پرتاپ کو
[illegible] گیا مگر علو ہمتی اور ہر دلعزیزی سے اوس حالت مین کہ دشمن اوسکی خبر داری سے

مغلیہ سے یہ گمان کرتے تھے کہ وہ کسی تاریک گوشہ میں جا کر چھپا ہوگا ہر بار اپنی ٹولی سے انبوہ کثیر کو جمع کر کے۔ غنیم پر حملہ کرتا تھا یا تو فتح پاتا تھا یا پھر پسپا ہو کر پہاڑوں میں چلا جاتا تھا ایسی لڑائی میں کئی سال گذر گئے اور وہ انتقام کو نہ پہونچی ہر چند کہ ہر بار پرتاب کی کامیابی کے ذریعہ انبوہ سپاہ کم ہوتے جاتے تھے مگر کبھی اوسنے یہ ارادہ نہ کیا کہ کمر کھول ڈالے اور دشمن سے عجز کرے عیال و اطفال کی طرف سے البتہ اوسے تشویش رہتی تھی کہ کہیں دشمن کے ہاتھ نہ آجائیں بلکہ ایک دفعہ ایسا اتفاق ہو بھی گیا تھا مگر قوم بھیل اونکو سر کنڈہ کے ٹوکروں میں چھپا کر لے گئی اور مدت تک اونکو جوا کی کھان میں محفوظ رکھا۔

چونکہ رجپوت کے عیال و اطفال پر سخت مصیبت تھی وہ اونکو دشمنوں کے خوف سے پہاڑوں میں روپوش رکھتے تھے اور شب کو درندوں کے ڈر سے درختوں پر ٹوکروں میں لٹکائے جاتے تھے اور بھیل تیر و کمان لیے اونکے پاس بیٹھے رہتے تھے وہاں درختوں میں اونکے جھولوں کے نشانات اتک موجود ہیں۔

اکبر نے جو ماسوس رانا کے پیچھے چھوڑے تھے اونمیں سے ایک نے آکر بیان کیا کہ پرتاب معہ اپنے سرداروں کے کھانے پر بیٹھا ہوا تھا اس موقع پر وہ سب رسمیں جو امن و امان کے وقت میں مروج تھیں بخوبی ادا ہوتی تھیں یعنے رانا اپنے آگے سے کھانے کے دونے جس میں جنگل کے میوے رکھے ہوئے تھے اوٹھا اوٹھا کر اپنے بڑے بڑے سرداروں کو دیتا تھا اور ہر سردار اوسکو بڑے ادب سے لیتا تھا۔

اکبر نے یہ سنکر اوسکے حوصلے اور جوانمردی پر بہت آفرین کی اور خانان خانان نے بہت سے دوہے بنا کر رانا کے پاس بھیجے جنکا خلاصہ یہ ہے کہ زر اور زمین دونوں ہیچ و فنا ہو جائینگے مگر نامی گرامی اشخاص کی نیکنامی ہمیشہ ہی رہیگی اور اونکے ناموں کو

زندہ رکھنے کی پرتاب نے دربار اور زمین دونوں کو چھوڑ دیا لیکن اپنا کبھی اطاعت میں نہ جھکایا ہندو راجپوتوں میں اوسی نے اپنی قوم کی عزت بچائی ہے۔

پرتاب کو جب اپنے عیال و اطفال کی یاد آتی تھی دیوانہ وار ہوجاتا تھا کیونکہ وہ پہاڑوں اور غاروں میں بھی محفوظ نہیں رہ سکتے تھے چھوٹے چھوٹے بچے اوسکے پاس کھانے کے لیے روتے تھے غنیم نے اونکا ایسا تعاقب کیا تھا کہ پانچ مرتبہ کھانا جو تیار ہوچکا تھا چھوٹ گیا ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ اوسکے اور اوسکے بیٹے کی بی بی نے چند روٹیاں ایک گھاس کی جڑ کی پکاکر ایک ایک روٹی ہر ایک کو دی اور یہ کہا کہ آدھی اسوقت کھانا اور آدھی شام کو۔

پرتاب چٹان پر لیٹا ہوا اپنی مصائب کا خیال کر رہا تھا کہ ناگاہ اوسکی لڑکی چلا اوٹھی وہ چونک کر اوٹھا تو معلوم ہوا کہ بلی آدھی روٹی اوسکی کھا گئی اور وہ بھوک کی شدت سے روتی ہے اب تک تو پرتاب کی استقلال میں ذرا فرق نہوا تھا گو اوسکے بھائی بیٹے اور رشتہ دار اوسکے سامنے مارے گئے تھے اوسکا قول بھی یہ ہی تھا کہ راجپوت اسی واسطے پیدا ہوا ہے کہ سختیاں اوٹھائے مگر اب روٹی کے لیے اوسکی لڑکی کے رونے کی آواز اوسکے صبر و استقلال کو لے گئی اوس نے کہا کہ ایسی بادشاہت پر تف ہے اور اکبر سے درخواست کی کہ میری مصیبتوں کو کم کرو۔

اکبر نے اوس خواست کو تابعداری کی علامت سمجھکر بہت غنیمت تصور کی اور حکم دیا کہ ہر جگہ شادیانے بجے اور جشن کیا جاے اور وہ عریضہ کو دکھائی تب پرتھی راج برادر راجہ بیکانیر نے جو شاعر بے بدل اور بہادر بے مثل تھا عرض کی مصنف کبھی نے راجپوتوں کے نام پر بٹہ لگانے کو فریب کیا ہے میں پرتاب کو خوب جانتا ہوں اگر آپ اپنی کل سلطنت بھی اوسکو دینگے وہ کبھی تمہاری شرائط کو قبول نہ کریگا مجھے اجازت ہوجاے تو میں اوسکی تحقیقات کروا دوں الغرض اوسکو اجازت دی گئی اور وہ پرتاب کو لکھا ۔۔۔ اوشاہ نے کہا اچھا پرتھی راج

نے جیسا منشا اس گفتگو سے رانا کو اس حرکت سے باز رکھنے کا تھا بہت سے پرتاب شیر ہند ہی
شعر ناگر رانا کے پاس بھیجے گو ترجمہ مین اصل مضمون کی بندش اور لطافت کی خوبیان جاتی
رہتی ہین لیکن تاہم بھی اون دوہون کا ترجمہ جو دلون مین جو ایک عمدہ اثر آزادی اور ہمدردی
کا پیدا کرتا ہے یہ ہے —

ہندون کی امید ہندو پت پہ ہے اور پھر وہ اونکو دغا دیتا ہے — پرتاب ہی بچا سکے
تو بچے ورنہ اکبر تو سب کو خراب کر دیگا ہمارے سب سردار بزدلے ہو گئے ہین اور عورتون
کی عزت خراب — اکبر ہماری قوم کا برباد کرنے والا ہے اوسنے سواے پرتاب کے سبکو رشوت دیکے
اپنی طرف کر لیا ہے — وہ اوسے سنگ شیر ببر بیٹھ کو خرید نہین سکتا ہے — کون ایسا راجپوت ہے
کہ جو زندگی کے لیے اپنی عزت کھو دیگا لیکن اسپر بھی بہت سے لپیٹ مین آ گئے ہین
کیا چتور بھی بازار مین آوے گا جہان کہ چھتریون کے تمام تحفہ اور نادر شے
کی فروخت ہو چکی ہے گو پرتاب کی دولت ضائع ہو گئی ہے لیکن یہ خزانہ تو اوسنے اب تک
بچا ہی رکھا ہے بہت سے نا امید ہو کر اس بازار مین فروخت کے لیے آ گئے ہین اور انکی
بے عزتی ہوئی ہے ایسی بدنامی کے داغ سے رانا ہمیر کی اولاد ہی محفوظ رہی ہے —

دنیا یہ بات پوچھتی ہے کہ پرتاب کو اوسکے گوشہ مین کہان سے مدد ملتی ہے —
جواب کہین سے نہین — لیکن اوسکی بہادری اوسکی تلوار اوسکے چھتریون کی عزت کو
بچا رہی ہے —

یہ انسانون کا ٹوٹنے والا ممکن نہین کہ ہمیشہ زندہ رہے کسی نہ کسی دن تو غلغلہ
ہمراہ اکبر ہے ۱۲
اجل ہو گا ہماری قوم اوسی وقت پرتاب سے رجوع لائیگی پرتاب ہی پر سب کو بھروسا
ہے اور وہی اونکو اندھیرے سے نکالکر اوجالے مین لائیگا —

اس اٹھور شاعر کی فصاحت مین دس ہزار آدمی کا زور تھا پرتاب اوسکو پڑھتے ہی
پھر جوش مین آیا اور اوسکا عزم پھر زندہ ہوا اوسکی ہمت پھر تازہ ہوئی اور پھر لڑائی کی
تیاری کی مگر بسبب تہیدستی اور غلبہ دشمن کے بجز اسکے کچھ نہ بن آئی کہ پرتاب اپنے سردار
خاندان اور اون لوگون کو جو جلا وطنی کو بے عزتی پر ترجیح دیتے تھے ہمراہ لیکر سندھ کی
طرف روانہ ہوا تاکہ ریگستان سے آپکو اپنے اور دشمن کے درمیان مین ڈالکر راجہ
امرکوٹ سے مدد حاصل کرے مگر جب وہ کوہ اربلی سے اوترکر ریگستان کی اخیر سرحد
پر پہونچا تو اوسکے موروثی وزیر کو اوسکی مصیبت پر رونا آیا اور اوسنے فوراً اپنے اور اپنے
بزرگون کی جمع کی ہوئی دولت ولی نعمت کے نذر کی یہ اسقدر تھی کہ اوس سے پچیس ہزار (۲۵)
آدمی بارہ برس تک اسپر پرورش پا سکتے تھے۔

پرتاب وزیر کی دولت اور بھتی راج کی فصاحت سے حوصلہ پاکر الٹا پھرا شہباز
شہباز کے کیمپ پر بمقام دیویر آگرا اور اوسکو مثل گاجر مولی کے کاٹ کر سفر ورین کا
آمیٹ تک تعاقب کیا اور اوسی سرگرمی مین کونبلمیر پر حملہ کرکے عبداللہ کو معہ لشکر
تہ تیغ کیا اور بعد ازان اسیطرح ۳۲ مقامات مستحکم کو چھین کر دشمنون کو مار بھگایا۔

مورخ کا قول ہے کہ ایک ہی سال کی لڑائی مین تمام میواڑ اجمیر چتوڑ
اور مانڈل گڈھ کے سوا دوبارہ فتح ہوا اور پرتاب نے راجہ مان کی گوشمالی کو
جو شوق ہوتا تھا پھر تازہ اوسنے پرتاب کو کیسے مخاطرہ مین ڈال دیا امبیر پر حملہ کیا اور
اوسکے دولتمند شہر مالپورا کو لوٹ کر خاک مین ملا دیا۔

پرتاب کی اخیر زندگی آرام سے بسر ہوئی اور اکبر جو اوسوقت اور طرف مصروف
تھا اوسکی طرف سے بالکل چشم پوشی کر گیا اسکی وجہ صرف یہ ہی نہ تھی کہ وہ کابل پنجاب

کشمیر اور سندھ کی مہمات سے خالی نہ تھا بلکہ اوسنے ایک بڑی دوراندیشی سے رعنا کو اوسکے
جان مین چھوڑ دیا کیونکہ اوسنے بڑے بڑے راجون سے سازش کرکے رجستان مین
بلوائی تمام برپا کرنے کو اندیشہ اکبر کے دلمین پیدا کر دیا تھا۔

پرتاب کو آرام پسند نہ تھا اور نہ اوسکے سردارون کو وہ جب اوسے پورکے
درہ پر چڑھکر چتیور کے کنگرہ کو دیکھتا تھا تو اوسکا دل ایسا بیتاب ہو جاتا تھا کہ
اوسوقت سواے لڑکر مرجانے کے اوسکو اور کچھ نہ سوجھتا تھا۔

اوسکی تمام عمر مصیبت اور جفاکشی مین گذری اوسکا تمام بدن زخمون
سے چور تھا اوسکی جوانی غم اور فکر کی کثرت سے جلد پیری کے ساتھ مبدل ہو گئی
اوسکے ہاتھ پاؤن نے رات دن کی دوڑ دھوپ اور بیابان نوردی سے عین
جوانی مین جواب دے دیا ضعف سے اوسکو طرح طرح کی بیماریان پیدا ہوئین
اوسکی حالت نزع اوسکی بہادری کا حال بتاتی تھی اوسنے مرتے وقت اپنے
جانشین کو قسم دلائی کہ تو ہمیشہ دشمن سے لڑتا رہنا اور کبھی لڑائی سے پہلو تہی
نہ کرنا اگرچہ شاہزادہ امرا نے قسم کھائی اور عہد کیا مگر اوسکی تشفی نہوئی کیونکہ وہ
جانتا تھا کہ میرا فرزند آزادی اور سرفرازی کے مصائب کا متحمل نہوگا۔

پرتاب اور اوسکے ہمراہیون نے پچھولا جھیل کے کنارے پر کئی جھونپڑیان
ڈال رکھی تھین جن مین وہ مصیبت کے ایام بسر کرتے تھے اور مینہ اور آندھی کے
صدمون سے محفوظ رہتے تھے شاہزادہ امر کو یہ تو خیال نہ رہا کہ جھونپڑا بہت نیچا ہے
اور ایک ڈنڈا اوسکا باہر نکلا ہوا ہے چنانچہ جب وہ جھونپڑے سے باہر نکلا تو اوسکے
سر کی پگڑی اس ڈنڈے مین اٹک گئی اور وہ اوسکو ویسا ہی کھینچتا ہوا چلا گیا پرتاب نے

ہوا ایسے بیٹے کی حالت میں یہ سب استقلال پائی تو بہت رنجیدہ ہوا اور یقین کیا کہ یہ اون سختیوں کی برداشت کبھی نہیں کرسکیگا جو دشمن کے مقابلے کے لیے ضرور ہونگی

پرتاب مرتے وقت ایک خراب خستہ مکان میں پڑا ہوا تھا اوسکے سردار جو لڑائیوں میں اوسکے ہمراہ بڑی وفاداری سے لڑے تھے اوسکے سرہانے بیٹھے تھے اور اوسکی جان کندنی کو حسرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے آخر سلومبر کے سردار نے ایک آہ سرد دل پردرد سے کھینچکر پوچھا کہ ایسی کیا تکلیف تیری جان پر پڑی ہے کہ وہ نکلتی نہیں

پرتاب نے سنبھلکر اور کچھ ہوش میں آکر جواب دیا کہ میری تشفی کرو کہ بعد میرے یہ ملک ترکوں کے حوالے نہ کیا جائیگا میری جان اسی خیال میں تن سے جدا نہیں ہوتی میں جھونپڑی کی سرگذشت سے اپنے فرزند کے مزاج کا قیاس کرسکتا ہوں کہ وہ بجائے اونکے مکانات عالیشان بنائیگا اور اونمیں آرام سے بیٹھ جائیگا میواڑ کی آزادی جسکے لیے ہمنے اسقدر خون بہایا ہے اوسکے ہاتھ سے جاتی رہیگی۔ اے میرے دشمن شکار سردارو کیا تم بھی اوسی کے پیروی کروگے —

تب انہوں نے باپا راول کے تخت کی قسم کھاکر کہا کہ ہم شاہزادہ کیطرف سے ضامن ہیں کہ جب تک میواڑ کی آزادی دوبارہ حاصل نہوگی ہم اوسکو محل بنانے اور چمن سے بیٹھنے نہ دینگے یہ بات سنکر اوسکو ایسی تشفی ہوئی کہ اوسکی جان بخوشی نکل گئی

ٹاڈ صاحب کہتے ہیں کہ اون ولایتوں کے باشندوں کو جو انقلاب کی اذیتوں سے محفوظ ہوں سوچنا چاہیے کہ کسقدر جذبہ شجاعت اور بہادری کا اوس شاہ راجپوت میں ہوگا کہ جسنے تھوڑے سے ہی لشکر اور دولت سے اوس شاہنشاہ کا مقابلہ کیا کہ جسکی فوج تعداد میں اوس سے بھی زیادہ تھی جو کبھی ایرانی یونانیوں پر چڑھا لے گئے تھے

اربلی پہاڑ مین کوئی ایسا درہ نہین کہ جو پرتاپ کے کسی نہ کسی عمل سے پاک و متبرک نہوا ہو یعنے جہان کہ اوسنے کوئی جوہر بہادری کا نہ دکھایا ہو یا تو وہان اوسکو فتح نصیب ہوئی ہوگی یا ایسی شکست کہ جس سے اوسکو شان حاصل ہوئی اور اوسکا نام ہوا ازانجملہ ہلدی گھاٹ اور دیویر کی لڑائی بہت مشہور ہے ـ*

گذارش مؤلف

ہمکو یہ نہ چاہیے کہ جب تواریخ مین دو ذی مقدور اور کم مقدور حریفون کا احوال دیکھین تو ظاہری اسباب اور رسمی استعداد پر تکیہ کرکے خواہ مخواہ ذی مقدور کیطرفدار ہوجاوین اور کم مقدور کو اوسکا ہم پلہ نہونے سے حقیر سمجھکر چھوڑ دین بلکہ لازم یہ ہے کہ جب ایسی دو حریفون کے معاملات باہمی کو دیکھین تو اونکے ذاتی اوصاف کو باہم مقابلہ کرین کیلیے کہ کم مقدور اپنی ریاست اور لشکر مین وہی حقوق اور اختیارات حاصل رکھتا ہے جو ذی مقدور کو اپنے بے شمار افواج اور سلطنت عظمی مین حاصل ہوتے ہین پھر جب وہ دونو مقابلہ کرتے ہین تو سپہ داری اور حکمرانی کی حیثیت سے برابر ہوتے ہین پس جب تک ایک دوسری کا مطیع نہوجاوے آزادی اور خودمختاری کی وجہ سے کسی کو کسی پر ترجیح نہین ہوسکتی ـ

پس رانا پرتاپ سنگہ اکبر کا برابر کا دشمن تھا اور جہانتک اونکی خوخصلت اور اطوار اوضاع و محامد ذاتی پر غور کیجاوے تو اون مین بھی پرتاپ سنگہ اکبر سے کم نہ تھا بلکہ بعض صفات اوسمین ایسے تھے کہ جنکا آزاد اور اولوالعزم اشخاص کی ذات مین موجود ہونا ضروریات سے ہے ـ

---

* ٹاڈ راجستان جلد اول ـ

دیکھو وہ کیسا مستقل اور ضابطہ تھا کہ باوجود متواتر شکستون اور علی الاتصال لڑائیون
کے اپنے دعوے پر قائم رہا اور سب ملک کے چھٹ جانے اور خزانہ اسباب کے تاراج
پر بھی ہراسان نہوا اوسکے اخلاق کیسے تھے کہ جب اوسکے پاس کچھ نہ تھا تو صرف
خوش خلقی سے اپنا کام نکالتا تھا وہ ایسا ہر دل عزیز ہو گیا تھا کہ جب چاہتا تھا ہزارہا
آدمیون کو جان دینے پر مستعد کر لیتا تھا ہرچند کہ بے شمار آدمی اوسکی خیر خواہی
مین ہلاک ہو چکے تھے لیکن اوسکی رعایا اور خاندان والے اوسکو ویسا ہی چاہتے تھے۔

رعایا ورنظم ایسا تھا کہ اپنے ملکی قانون اور دربار کے قاعدون اور بزرگون کے
طریقون کو جنکا برتاو امن و امان کے زمانہ مین بھی بہت کم لوگون سے ہو سکتا ہے۔
مصیبت مین اور بدبختی کے ایام مین بخوبی مرعی و ملحوظ رکھتا تھا۔

حب الوطنی اور آزادی کی چاہ اوسپر ختم ہو چکی تھی جفاکشی کا یہ عالم تھا کہ فاقہ
کرتا تھا اور تخت کی جگہ پتھر پر بیٹھتا تھا اور بجاے پتر درخت کی چھاؤن اور آرام
کے لیے پوری بھی ٹھنڈی ہوا کبھی نہین ملتی تھی تاہم اپنے موروثی جنگل اور کوہستان
دشمن کو نہین دیا چاہتا تھا۔

آخر ان سب محنتون کا نتیجہ یہ ہوا کہ اوسنے اپنا گیا ہوا ملک شیر کے ڈاڑہ سے
نکالا اور بقیہ عمر آرام سے بسر کی کسی نے سچ کہا ہے **شعر** مشکلے نیست
کہ آسان نشود ٭ مرد باید کہ ہراسان نشود ٭

مین نے راجپوتون کی چھوٹی بڑی تاریخین دیکھی ہین اور اونکی بہادری اور
جفاکشی کے عجیب عجیب قصے ہین مگر اون سب مین دو مضمون کو لاجواب دیکھا
[illegible] ایک [illegible] احوال سے ایک [illegible]

دوسرا اٹرا را و امید سنگ جسنے اپنے باپ کا کھویا ہوا ملک صرف تلوار کے زور اور دل کی شجاعت اور بازو کی قوت سے بڑی بڑی لڑائیان لڑکر حاصل کیا تھا —

سوال ۳۸

عالمگیر کی قلمرو کا عرض طول بیان کرو

جواب ۳۷

عالمگیر کی سلطنت کا انبساط جانب عرض دس درجہ سے قریب ۳۵ درجہ کے تھا اور طول مدارج لگ بھگ اسی کے تھا ✱ غرض کل ہندوستان ایک دفعہ اوسکے قبضے مین آگیا تھا بلکہ اکثر اضلاع جو ہندوستان کے حدود سے باہر ہین مثل تبت خرد آسام کابل قندہار وغیرہ بھی اوسکے زیر حکم تھے اوسکی قلمرو کا طول شمال مین تبت خرد کے پہلے سرے سے جاری ہوکر دکھن مین سمندر تک تھا اور عرض مشرق مین برہما کی سرحد سے لیکر مغرب مین کابل سے ادہر ایران کی سرحد سے جا ملا تھا ✱ طول و عرض تقریباً دو ہزار اٹھارہ سو میل کے قریب ہو سکتا ہے اور وسعت ۳۶ لاکھ میل مربع کی تھی

سوال ۳۹

دنیا مین بہادر کون شخص ہو گذرا ہے

جواب ۳۸

بہادری کا انحصار ایک ہی شخص پر نہین ہو سکتا دنیا مین بے شمار بہادر اور

جنرل ہسٹری —

✱ ہندوستان کے مسلمان بادشاہوں مین عالمگیر صرف ایک ہی بادشاہ ہوا ہے جسکی قلمرو اسقدر طول طویل تھی یا اوسکا حکم شمالاً جنوباً شرقاً غرباً دور دور تک بکمال نفاذ و مضا جاری تھا —

شجاع آدمی ہوگذرے ہین چنانچہ ہر قوم اور ہر ملک کی تواریخ مین بڑے بڑے بہادرون
کے ذکر موجود ہین اگر کوئی بہادرون کے انتخاب کرنے مین باعتبار اونکی بہادری اور
مہمات مشکل اور اوقات نازک پر مستقل اور ثابت قدم رہنے کی مستعدی اور حق پژوہی کو
سامنے لائیگا تو چند ہی شخص ایسے نکلینگے کہ جن پر بہادری کا خاتمہ ہوگا چنانچہ راقم
کے نزدیک ہندؤن مین ابھمنو اور مسلمانون مین حسین بن علی ایسے لاجواب بہادر
ہوگذرے ہین اگر خدا جھوٹ نہ بلوائے تو اب تک دنیا مین کوئی مثل ان کے
نہین ہوا ہے —

ابھمنو کی بہادریون کا ذکر مہابھارت مین تمام وکمال لکھا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے
کہ راجہ جدہشتر نے جب دیکھا کہ میرا دشمن درنیودہن فوج کی ایسی صفون مین جو مثل
چکابو کے پیچ در پیچ مرتب کی تہین پوشیدہ ہوگیا ہے اور جو کوئی ان صفون کے توڑنے
کا ارادہ کرکے جاتا ہے وہ سمندر جیسے سپاہیون کے اور افواج سحر امواج کے گرداب مین
پہنسکر غریق لجۂ عدم ہوتا ہے تو اپنے بھتیجے ابھمنو ابن ارجن سے کہا کہ ای لخت جگر
آج خصم نے اپنی فوجون کو اس مضبوطی سے کھڑا کیا ہے کہ اپنے لشکر سے کوئی ادہر
حملہ کرنے کی جراءت نہین کرتا اور تیرا باپ جو صف چکابو کی شکست کرنے کی تدبیرین
جانتا ہے دور لڑنے کو نکلگیا ہے —

ابھمنو نے ہاتھ جوڑکر کہا کہ مین صف چکابو کو توڑکر اندر تو جا سکتا ہون
مگر باہر نکلنا نہین جانتا جدہشتر نے کہا کہ مین بڑے بڑے بہادرون اور سپہ سالارونکو
تیرے ساتھ کرتا ہون اگر تو داخل ہو جائیگا تو یہ تجھکو سلامت نکال لائینگے غرض
ابھمنو روانہ ہوا اور صفین چیرکر اندر گھس گیا دشمنون نے لڑنے لگا اوسکے ہمراہی جو

اوس معرکہ کی لڑائی سے ناواقف تھے صفوں کی باہر ہی مارے گئے اور کوئی اوس تک نہ پہونچا ابھمنو نے وہان جاکر دیکھا کہ میرے ساتھ کوئی نہین ہے اور دشمنون نے پیچ در پیچ صفین بنا رکھی ہین کہ اوسمے نکلنا ہی مشکل ہے اور ہمراہیون کا آنا بھی مشکل بیاس جی کہتے ہین کہ ابھمنو باوجود تنہائی اور ہجوم اعدا کے ایسا لڑا کہ غنیم کے صد ہا آدمیون کو مارا اور بعد پھر حملہ کیا اور پھر صفین ولٹ دین اوسکا رعب دشمنوں پر ایسا غالب ہوا کہ کسی کو اوسکے ساتھ تن تنہا مقابلہ کرنے کی جرات نہین رہی بلکہ بڑے بڑے بہادرون نے جواب دیدیا تب دشمن کے پانچ ذی رتبہ شخصون نے پانچ طرف سے اوسپر حملہ کیا اور فریب و دھوکا دیکر جو اوسوقت لڑائی مین حرام تھا اوسکے کمان کا چلہ کاٹ ڈالا رتھ کے گھوڑے مارے رتھ بان کو قتل کیا اور اوسکو شکل انگشتری کے حلقے مین گھیر لیا ابھمنو اسپر بھی نہ گھبرایا اور یہان تک اوسکی تلوار نہ ٹوٹی تلوار سے اور پھر گرز سے لڑا اور جو سامنے پڑا اوسکو زندہ نہ چھوڑا آخر ایک نامرد نے پیچھے سے ایسی ضرب ماری کہ زمین پر گر پڑا اور اوسکی روح عالم بالا کو پرواز کر گئی ۔

حسین رض کی سرگذشت بھی ایسے ہی ہے کہ وہ بہتر ۷۲ آدمیون کے ساتھ جنمین اکثر اوسکے بھائی بیٹے بھتیجے بھانجے اور دوسرے رشتہ دار تھے فرات کے کنارے پر یزید کے بیس ۲۰ ہزار سوار سے مقابل ہوا اور تین روز تک بھوکھا پیاسا اوس سے لڑتا رہا اور اگرچہ سب خاندان اوسکا اوسکے آنکھون کے سامنے مارا گیا اور اوسکے معصوم بچے پانی کے لیے تڑپ تڑپ کر ٹھنڈے ہو گئے مگر اسپر بھی اوسنے کچھ عاجزی نہ کی اور اوسی طرح صبر و استقلال کے ساتھ دشمنون سے لڑکر اپنی جان بھی دے دی اس معرکہ مین جیسی بہادری اور پامردی حسین رض اور اوسکے ہمراہیون سے ظہور مین آئی وہ طاقت

بشری سے خارج ہے۔

ابھمنو کی سرگذشت کو حسینؓ کی حالت سے مقابلہ کرنے مین جو نتائج پیدا ہوتے ہین وہ یہ ہین کہ ابھمنو جسوقت دشمنون سے لڑکر شجاعت کی آبرو لیگیا صرف چودہ برس کا تھا اور حسینؓ کی عمر بوقت شہادت ساٹھ برس کے قریب تھی حسین نے اپنی عمر مین بڑے بڑے معرکے اور دنیا کے نشیب و فراز دیکھے تھے ابھمنو نے (گوا سکے باپ اور چچا ایک عرصے سے طرح طرح کی مصیبتین اوٹھا رہے تھے) اپنے ماموں سری کرشن جی کے گھر ناز و نعمت کے ساتھ پرورش پائی تھی حسینؓ اپنے حق پر لڑکر مارا گیا اور ابھمنو اپنے چچا جدہشٹر کے حق کے لیے جان نثار ہوا لڑائی مین حسینؓ کے بہتر آدمی رفیق تھے اور اوسکا کوئی نہ تھا پس بہر حال ابھمنو کی عمر اور حالت قابل اس جانکشی کی نہ تھی اور اس سے ظہور مین آئی۔

سوال ۳۰

روم کے قدیم بادشاہ اگسطس کو ہند کے کس راجہ نے شوقیہ خط لکھا تھا۔

جواب ۳۹

یہ خط ہند کے ایک بادشاہ پورش نامی نے لکھا تھا جسکا مضمون یہ ہے کہ اگرچہ مین چھ سو سلطنت کا شاہنشاہ ہون پر یہ تمنا ہے کہ آپ کی ملاقات حاصل کرون آپ کوئی جگہ مقرر کیجیے تو مین حاضر ہوکر ملاقات سے مستفید ہون اور جو کام بھی میری سعی سے مفید ہو ارشاد فرمایئے کہ بجا لاؤن

لفافہ پر نام اپنا پورش شاہنشاہ ہندوستان لکھا *

---

* یہ سفیر متقدم ہین۔

عجب نہین کہ یہ خط راجہ بکرماجیت نے لکہا ہو کیونکہ اغوسطس (آگسٹس) جو سنہ عیسوی سے ۲۷ برس پہلے یا سمت ۳۰ بکرم مین تخت نشین ہوا تہا راجہ بکرماجیت کا ہمعصر معلوم ہوتا ہے اور جو رومی مورخون نے لفظ پوروش لکہا ہے اوسکی نسبت ایسا خیال کیا جاتا ہے کہ انہون نے اوسکی قوم پنوار کو نام سمجھکر پوروس لکھدیا۔

دی آینول مورخ کہتا ہے کہ یہ چٹھی یونانی حرفون مین لکھی ہوئی تہی اور نیکو لاز دمشقی نے اوسکو اپنی آنکھون سے دیکھی تہی۔

سو اسکا بہی تعجب نہین کیونکہ راجہ بکرماجیت کے دربار مین ہر ملک کے عقیل اور دانا آدمی حاضر رہتے تھے پہر بعض مورخون نے پوروش کی تخت گاہ کا نام اوزین لکہا ہے اور اوزین معرب اوجین ہو سکتا ہے جو راجہ بکرماجیت کی دارالحکومت تہی اور چہہ سو سلطنت کا مالک ہونا بہی بکرماجیت کے لیے ناموزون نہین کیونکہ وہ تمام ہندوستان کا فرمانروا تہا جیسا کہ اوسکی سمت کی رواج پانے سے پایا جاتا ہے ہندوستان اکثر اوقات چہوٹے چہوٹے راجون پر منقسم رہا ہے اور اوسوقت متفرق راجون کی تعداد چہہ سو کے قریب ہوگی۔

سوال ۴۱

مصر کب سے روم مین شامل ہے اور کلیوپیٹرہ کون تہا

جواب ۴۰

کلیوپیٹرا کوئی مرد نہین تہا جسکے لیے تہا کا لفظ لکہا بلکہ کلیوپیٹرہ ایک شاہزادی تہی جو اپنے بہائی بطلمی‡

‡ یہ بطلومی اوس بطلمی کی نسل مین تہا جس نے بعد سکندر کے مصر مین قبضہ کرلیا تہا اوسکی نسل مین دس بادشاہ ہوئے اسکندریہ اونکا پایہ تخت تہا اور اسکندریہ کا بڑا کتب خانہ جو مسلمانون نے جلا دیا انہون نے جمع کیا تہا اوس کتاب خانہ مین سات لاکہ کتابین تہین۔

والی مصر کی حکومت مین شریک تھی اور علو ہمتی سے یہ چاہتی تھی کہ مین اکیلی بادشاہت کرون جب جولیس قیصر اپنے باغیون کا تعاقب کرتا ہوا مصر مین آیا تو کلیوپٹیرہ خفیہ اوسکے پاس گئی اور اوس سے اپنا مطلب بیان کیا قیصر اوسکی خوبصورتی دیکھکر کہ وہ ایک ماہ پارہ تھی فریفتہ ہوگیا اور اوسنے اوسکی حمایت پر پٹولمی سے لڑنے کا ارادہ کیا مگر پٹولمی اوسی عرصے مین دریا مین گرکر مرگیا تب قیصر نے کلیوپٹیرہ کو سلطنت مصر پر بالاستقلال قائم کر کے چھ سات مہینے اوسکے ساتھ عیش و آرام کیا اور پھر روم کو چلا گیا یہان کلیوپٹیرہ حکومت کرتی رہی بعد مقتول ہونے جولیس قیصر کے اوسکے بھائی کے پوتے اگسٹیوس کے بہنوئی انٹونیوس نے جو اگسٹیوس کی سلطنت مین شریک تھا ایشیا مین آکر کلیوپٹیرا کو طلب کی جسنے ایک دشمن کو پناہ دی تھی مگر کلیوپٹیرہ اوسکے پاس ایسی زیب و زینت سے گئی کہ وہ مثل جولیس کے اوسپر عاشق ہو گیا اور اوسکے ساتھ مصر مین جاکر آٹھ نو برس تک عیش و عشرت کرتا رہا اور اگسٹیوس کی بہن کو طلاق دیدی اسپر اگسٹیوس ناراض ہوکر مصر پر چڑھ آیا اور ہنگام مقابلہ طرفین کے کلیوپٹیرہ جنگی جہازون کی ہیبت سے بھاگی اور انٹونیوس بھی اوسکے ہمراہ ہوا اگسٹیوس نے تعاقب کیا اور کلیوپٹیرہ کو انٹونیوس کو قتل کرنیکی ترغیب دی مگر اوسنے نمانا اور اوسکی عوض اپنی بادشاہت کا دینا قبول کیا مگر پھر اگسٹیوس سے مستعد مقابلہ ہوئی اور بعد وصف جنگ کی بیوفائی کرکے انٹونیوس سے کنارہ کر گئی تب اوسنے اگسٹیوس کی خوف سے آپ کو ہلاک کیا اور پھر کلیوپٹیرہ بھی سانپ کو اپنے ہاتھ مین کٹوا کر مرگئی اور مصر کا ملک دو سو چورانوے برس بعد وفات سکندر کے روم مین شامل ہوگیا ٭

ﮦ سیر متقدمین - جنرل ہسٹری - تاریخ مصر تصنیف رولن صاحب -

خاتمۃ الطبع الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب لاجواب جہل جواب تاریخی مولفہ مورخ یکتا منشی دیبی پرشاد صاحب متوطن [illegible] ماہ [illegible] سنہ [illegible]ء مطابق ماہ شوال سنہ [illegible] ہجری مطبع [illegible] سے آراستہ ہوکر حسرت افزای جہان ہوئی

تتمہ نمبر ۱ بابت سوال ۳۱ شمار غریقان طوفان نوح

نمبر شمار	تعداد سال	تخمینہ تضعیف بنی آدم
۱	۲۵	۱
	۵۰	۴
	۷۵	۸
۲	۱۰۰	۱۶
	۱۲۵	۳۲
	۱۵۰	۶۴
۳	۱۷۵	۱۲۸
	۲۰۰	۲۵۶
	۲۲۵	۵۱۲
۴	۲۵۰	۱۰۲۴
	۲۷۵	۱۰۴۸
	۳۰۰	۴۰۹۶
	۳۲۵	۸۱۹۲
۵	۳۵۰	۱۶۳۸۴
	۳۷۵	۳۲۷۶۸
	۴۰۰	۶۵۵۳۶
۶	۴۲۵	۱۳۱۰۷۲

جدول شجرہ نسب تاریخی

نمبر شمار	تعداد سال	تخمینہ تضعیف بنی آدم
	۴۵۰	۲۶۲۱۴۴
	۴۷۵	۵۲۴۲۸۸
۷	۵۰۰	۱۰۴۸۵۷۶
	۵۲۵	۲۰۹۷۱۵۲
	۵۵۰	۴۱۹۴۳۰۴
	۵۷۵	۸۳۸۸۶۰۸
۸	۶۰۰	۱۶۷۷۷۲۱۶
	۶۲۵	۳۳۵۵۴۴۳۲
	۶۵۰	۶۷۱۰۸۸۶۴
۹	۶۷۵	۱۳۴۲۱۷۷۲۸
	۷۰۰	۲۶۸۴۳۵۴۵۶
	۷۲۵	۵۳۶۸۷۰۹۱۲
۱۰	۷۵۰	۱۰۷۳۷۴۱۸۲۴
	۷۷۵	۲۱۴۷۴۸۳۶۴۸
	۸۰۰	۴۲۹۴۹۶۷۲۹۶
	۸۲۵	۸۵۸۹۹۳۴۵۹۲
۱۱	۸۵۰	۱۷۱۷۹۸۶۹۱۸۴
	۸۷۵	۳۴۳۵۹۷۳۸۳۶۸

نمبر شمار	تعداد سال	تخمینہ تضعیف بنی آدم
	۹۰۰	۶۸۷۱۹۴۷۶۷۳۶
۱۲	۹۲۵	۱۳۷۴۳۸۹۵۳۴۷۲
	۹۵۰	۲۷۴۸۷۷۹۰۶۹۴۴
	۹۷۵	۵۴۹۷۵۵۸۱۳۸۸۸
۱۳	۱۰۰۰	۱۰۹۹۵۱۱۶۲۷۷۷۶
	۱۰۲۵	۲۱۹۹۰۲۳۲۵۵۵۵۲
	۱۰۵۰	۴۳۹۸۰۴۶۵۱۱۱۰۴
	۱۰۷۵	۸۷۹۶۰۹۳۰۲۲۲۰۸
۱۴	۱۱۰۰	۱۷۵۹۲۱۸۶۰۴۴۴۱۶
	۱۱۲۵	۳۵۱۸۴۳۷۲۰۸۸۸۳۲
	۱۱۵۰	۷۰۳۶۸۷۴۴۱۷۷۶۶۴
۱۵	۱۱۷۵	۱۴۰۷۳۷۴۸۸۳۵۵۳۲۸
	۱۲۰۰	۲۸۱۴۷۴۹۷۶۷۱۰۶۵۶
	۱۲۲۵	۵۶۲۹۴۹۹۵۳۴۲۱۳۱۲
۱۶	۱۲۵۰	۱۱۲۵۸۹۹۹۰۶۸۴۲۶۲۴
	۱۲۷۵	۲۲۵۱۷۹۹۸۱۳۶۸۵۲۴۸
	۱۳۰۰	۴۵۰۳۵۹۹۶۲۷۳۷۰۴۹۶
	۱۳۲۵	۹۰۰۷۱۹۹۲۵۴۷۴۰۹۹۲

نمبر شمار	تعداد سال	تخمینہ تصنیف بنی آدم
۱۷	۱۳۵۰	۱۸۰۱۴۳۹۸۵۰۹۴۸۱۹۸۴
	۱۳۷۵	۲۹۰۲۸۷۹۷۰۱۸۹۶۳۹۶۸
	۱۴۰۰	۷۲۰۵۷۵۹۴۰۳۷۹۲۷۹۳۶
۱۸	۱۴۲۵	۱۴۴۱۱۵۱۸۸۰۷۵۸۵۵۸۷۲
	۱۴۵۰	۲۸۸۲۳۰۳۷۶۱۵۱۷۱۱۷۴۴
	۱۴۷۵	۵۷۶۴۶۰۷۵۲۳۰۳۴۲۳۴۸۸
۱۹	۱۵۰۰	۱۱۵۲۹۲۱۵۰۴۶۰۶۸۴۶۹۷۶
	۱۵۲۵	۲۳۰۵۸۴۳۰۰۹۲۱۳۶۹۳۹۵۲
	۱۵۵۰	۴۶۱۱۶۸۶۰۱۸۴۲۷۳۸۷۹۰۴
	۱۵۷۵	۹۲۲۳۳۷۲۰۳۶۸۵۴۷۷۵۸۰۸
۲۰	۱۶۰۰	۱۸۴۴۶۷۴۴۰۷۳۷۰۹۵۵۱۶۱۶
	۱۶۲۵	۳۶۸۹۳۴۸۸۱۴۷۴۱۹۱۰۳۲۳۲
	۱۶۵۰	۷۳۷۸۶۹۷۶۲۹۴۸۳۸۲۰۶۴۶۴